ابتداء زمانِ تکلیف سے تا موت پرستش خدا مین صرف کرون اور یہ پرستش اسی طرح پر
ہوسکتی ہے کہ کبھی مشغول ذکر رہون اور کبھی مصروف فکر اور یہ مشغلہ جب ہی آدمی سے
بن سکتا ہے کہ ان دونون الفاظ کے معنے وکیفیت پر آگاہ ہو ورنہ طلب مجہول کی ہوگی
لہٰذا اس رسالہ مین بیان متعلقات ذکر و فکر کا آیات واحادیث وکلام علماء آخرت سے
کیا جاتا ہے اور منظور یہ ہے کہ تحریر ان امور کے نہایت اختصار سے عمل مین آئی اسلئے کہ
نوشتین قاصر ہین وخیر الکلام ما قل ودل یہ رسالہ ایک مقدمہ و دو باب وایک خاتمہ
پر تمام ہے رب یسر وتمم بالخیر اس سے پہلے اگرچہ ایک رسالہ زیادہ ۱۲۸۰ ہجری بنام مہان اذکار
مین بزبان اردو لکھا گیا ہو لیکن طرز اوسکے بیان کا جدا ہے اور روش اس رسالہ کی جدی
ہے اوسمین فقط حال الفاظ ذکر کا ہے اور ادعیہ صحیحہ ماثورہ مذکور ہین اور اسمین ہمراہ
آداب ذکر کے طریق فکر کا بھی بتایا گیا ہے اور بعض اذکار خاصہ کا بیان مع فوائد نفیسہ لکھا
گیا ہو وباللہ التوفیق

مقدمہ بیان مین مطلق فضیلت ذکر کے

وقال اللہ تعالیٰ فاذکرونی اذکرکم تم یاد رکھو مجکو مین یاد رکھون تمکو ثابت بنانی
نے کہا تہا مجہے معلوم ہے کہ میرا رب مجکو کب یاد کرتا ہے لوگ ڈر گئے اور کہا آپ یہ بات
کیسی جانتے ہین فرمایا جب مین اوسکو یاد کرتا ہون تو وہ مجکو یاد کرتا ہے وقال تعالیٰ
اذکروا اللہ ذکرا کثیرا یعنے اللہ کو بہت سا یاد کیا کرو وقال تعالیٰ فاذا افضتم من
عرفات فاذکروا اللہ عند المشعر الحرام واذکروہ کما ھدٰکم یعنے جب طواف
کو چلو عرفات سے تو یاد کرو اللہ کو پاس مشعر حرام کے اور ذکر کرو اوسکا جسطرح تمکو
سکہایا وقال تعالیٰ فاذا قضیتم مناسککم فاذکروا اللہ کذکرکم آباءکم او اشد
ذکرا جب کر چکو تم اپنے حج کے کام تو یاد کرو اللہ کو جیسے یاد کرتے تھے اپنے باپ دادونکو

بلکہ اس سے بھی زیادہ یاد کرو اور فرمایا فاذا قضیتم الصلوۃ فاذکروا اللہ قیاما و
قعودا وعلے جنوبکم پھر جب نماز پڑھ چکو تو یاد کرو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور پڑے ابن
عباس نے کہا اس سے یہ مراد ہے کہ رات کو اور دن کو خشکی و تری و حضر و سفر و تونگری و مفلسی
و بیماری و تندرستی مین باطنًا و ظاہرًا ذکر کرتے رہو ۵

ورد زبان و مونس جانست نام یار ‌ ‌ ‌ کلیدم نی رود کہ مکرر نے شود

اور تھوڑا ذکر کرنے والون کی مذمت کی ہے فرمایا ولا یذکرون اللہ الا قلیلا
حقمین منافقین کے کہا ہے اور فرمایا واذکر ربك فی نفسك تضرعا وخیفۃ ودون الجہر
من القول بالغدو والآصال ولا تکن من الغافلین یاد کرتا رہ اپنے رب کو جی مین گڑگڑا
اور ڈرتا اور پکار سے کم آواز بولنے مین صبح و شام کے وقتون مین اور مت رہ غافل
ابن عباس نے کہا اس آیت کے دو معنے ہین ایک یہ کہ جتنا تم اللہ کو یاد کرتے ہو اللہ کا
تمکو یاد کرنا اوس سے بڑا ہے دوسرے یہ کہ خدا کا ذکر ساری عبادتون سے بڑھ کر ہے اسکے
سوا اور بہت آیات ہین جیسے ولذکر اللہ اکبر اے اکبر مما سواہ من الاعمال الخ
وقولہ واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون وقولہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب وقولہ
والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے قال اللہ تعالی
انا عند ظن عبدی بی وانا معہ اذا ذکرنی فان ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی
وان ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملاء خیر منہ اخرجہ البخاری ومسلم والترمذی
یہ حدیث قدسی ہے اسمین اللہ نے اپنے بندون کو اسبات کی ترغیب دی ہے کہ وہ ساتھ اللہ کے
نیک گمان رکھین اللہ بھی مطابق اونکے گمان کے اونکے ساتھ معاملہ کریگا سو جو کوئی اوس
سے گمان خیر و حسن ظن رکھتا ہے اللہ اوسپر خیرات جزیلہ و تفضلات جمیلہ و محاسن حکم و
سوابغ عطیات کا افاضہ فرماتا ہے اور جسکا گمان ساتھ اللہ کے ایسا نہین ہوتا
تو اللہ کا معاملہ بھی ساتھ اوسکے ویسا نہین ہوتا یہی معنے ہین اسبات کے کہ اللہ نزدیک

اپنے بندے کے گمان کے ہوتا ہے اب بندہ کو چاہیے کہ اپنے رب کے ساتھ جمیع حالات مین نیک گمان رہے اور اس امر کی تحصیل مین استغفار اور وسعت رحمت سے استعانت چاہئے

حکایت خلیفۂ عادل عمر بن عبد العزیز رح کہتے تھے یا من وسعت رحمته کل شئ انی شئ فلیسعنی رحمتك یا ارحم الراحمین مین کہتا ہون یا من کتب علے نفسه الرحمة لعبادہ اني من عبادك فارحمنی یا ارحم الراحمین یہ بہی ثابت ہوا کہ اللہ وقت ذکر کے ہمراہ اپنے بندے کے ہوتا ہے اسکا مقتضی یہ ہے کہ بندہ کیطرف رحمت سے دیکھے اور توفیق اوکی مدد و تسدید کرے معیت اللہ کی اگرچہ عموماً بہی آئی ہے جیسے ہو معکم اینما کنتم لکن یہ معیت خاص ہے جو کہ ذاکر کو حاصل ہوتی ہے اسکا مقتضی مزید عنایت و وفور اکرام و تفضل تام ہے ؎

صاحبا در حق آن ادعنایت فرما	بندۂ خاص جناب ست تو ہم میدانی

مراد ذکر نفسی سے یا تو یہ ہے کہ دلمین یاد کرتا ہے نہ زبان سے اسکا اجر بہی لوگون سے مخفی طور پر دیا جائیگا یا یہ مراد ہے کہ ذکر تو زبان ہی سے کرتا ہے مگر چپکے سے نہ چلاکر ملا سے مراد جمع و حلقہ ہے یعنے اگر مجلس مین بیٹہکر ہمراہ مجلس والون کے ذکر کیا تو اسکا ذکر بہی اللہ اپنے جمع ملائکہ مین کرتا ہے اور درجہ بلند فرما کر اسکی شان کو بڑہاتا ہے ابن عباس کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا ماصدقة افضل من ذکر الله رواہ الطبرانی فی الاوسط والسیوطی فی الجامع الصغیر وحسنه المنذری وقال الهیثمی ان رجاله موثقون اسمین دلیل ہے اسبات پر کہ کوئی چیز جمیع انواع صدقہ سے اللہ کے ذکر سے بڑہ کر نہین ہے کیونکہ نکرہ سیاق نفی مین آیا ہے ہر صدقہ کو شامل ہے اسکا مقتضا یہ ہوا کہ کوئی سا صدقہ کیون نہو ذکر اللہ سے افضل نہوگا یا تو برابر ہوگا یا کمتر اور ذکر برابر اوس صدقہ کے ہوگا یا افضل تر اوس سے مگر کمتر نہوگا ابو الدرداء کا لفظ مرفوع یہ ہے الا اخبرکم بخیر اعمالکم و خیر لکم من المباق

الذہب والفضة وخیر لکم من ان تلقوا عدوکم فتضربوا اعناقهم ویضربوا
اعناقکم قالوا بلی قال ذکر الله اخرجه احمد والترمذی والحاکم وغیرهم
اسمین دلیل ہے اسبات پر کہ ذکر بہترین اعمال ہے عموماً تو اب سارے اعمال عباد
سے نزدیک اللہ کے افضل ٹھیرا اور درجہ مین بلند اور برکت مین سب سے زیادہ نامی ہوا
یہ ترغیب عظیم ہے واسطے ذکر کے پہر اوسکو طبق زر وسیم وجہاد سے بہی بہتر فرمایا اس سے
مزید تاکید ومبالغہ فضیلت نکلا احادیث اس باب مین کہ اللہ کا ذکر مثل جہاد وصدقہ
افضل تر ہے بہت آئی ہین تحفۃ الذاکرین ونزل الابرار مین مذکور ہین اور حدیث ابو موسیٰ
مین مثال ذاکر کی زندے سے اور مثال غیر ذاکر کی مردے سے ارشاد فرمائی ہے رواہ البخاری
اس تمثیل مین ایک بڑی منقبت وفضیلت ہے ذاکر کی کہ اوسکو حی اور غافل کو میت ٹھیرایا ہے
ابو ہریرہ وابو سعید کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے لا یقعد قوم یذکرون الله تعالیٰ الا حفتهم
الملائکة وغشیتهم الرحمة ونزلت علیهم السکینة وذکرهم الله فیمن عنده
اخرجه مسلم اسمین ترغیب عظیم ہے واسطے اجتماع علی الذکر کی ہر خصلت ان خصال اربع
مین سے رغبت راغبین کو اوبہارتی ہے اور عزم صالحین کو قوت ذکر رب العالمین پر بخشتی
ہے معاذ کا لفظ یہ ہے ما عمل ابن ادم عملا انجی له من عذاب الله من ذکر الله قالوا
ولا الجهاد فی سبیل الله قال ولا الجهاد فی سبیل الله الا ان یضرب بسیفه حتی ینقطع
ثلاث مرات اخرجه الطبرانی فی الکبیر وابن ابی شیبة یہ حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ ذکر
افضل ہے جہاد سے ابو موسیٰ نے رفعاً کہا ہے لو ان رجلا فی حجره دراهم یقسمها وآخر
یذکر الله لکان الذاکر افضل رواه الطبرانی وحسن اسناده المنذری فی الترغیب
والترهیب وقال الهیثمی رجاله وثقوا اسمین دلیل ہے اسبات پر کہ ذکر افضل تر ہے صدقہ
سے حدیث انس مین حلق ذکر کو ریاض جنت فرمایا ہے رواہ الترمذی مراد حلق سے
جماعت مردم ہے جو بشکل دائرہ بیٹھ کر ذکر کرین ابو سعید خدری کا لفظ یہ ہے اکثروا

ذکر اللہ حتی یقولوا مجنون رواہ ابن حبان فی صحیحہ اس حدیث مین دلیل ہے جواز جہر بالذکر پر اور پہلے حدیث مین ذکرنی فی ملاء الخ گذر چکی ہے یہ مجنون کہنا اہل ذکر کو اسلئے ہوگا کہ لوگ اونکو دیکھینگے کہ وہ ہمیشہ ذکر مین لگے رہتے ہین اونکے ہونٹ ذکر سے ہلتے رہتے ہین یہان خوف سے اللہ کے کانپتا رہتا دیکھنے والے یہ خیال کرتے ہین کہ یہ لوگ موسوس مصاب بدیوانگی ہین اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ مشغول طاعت نہین ہین اور لہو و لعب مین پہنسے رہتے ہین وہ اہل ذکر کے ساتھ مسخرا پن اور استہزا کیا کرتے ہین اسلئے کہ اونکے دلون پہ مہر لگ گئی ہے وہ شمار مین مخذولین کے ہین شوکانی رحمہ نے تحفۃ الذاکرین مین لکھا ہے کہ بعض احادیث بمقتضی اسرار ذکر آئے ہین اور بعض مقتضی جہر ذکر کے جمع میان احادیث اسطرح پر ہے کہ یہ امر مختلف ہے باختلاف احوال و اشخاص کبھی جہر افضل ہوتا ہے جبکہ ریا سے امن حاصل ہو یا جہر مین تذکیر غافلین اور اونکے تنشیط اس شخص کی اقتدا کرنے مین متصور ہو اور کبھی اسرار افضل ہوتا ہے جبکہ امر برخلاف اسکے ہو اسکے مین کہتا ہون دوسری صورت یہ ہے کہ جہان جہر آیا ہے وہان جہر کرنا بہتر ہے اور جہان اسرار آیا ہے وہان اسرار کرنا افضل ہے اور جہان نہ جہر آیا ہے اور نہ اسرار وہان ذاکر کو اختیار ہے چاہے جہر کرے چاہے اسرار انس کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے اگر مین پاس ایسی قوم کے بیٹھون جو نماز صبح سے سورج نکلنے تک اللہ کا ذکر کرتے ہین تو یہ دوست تر ہے مجھکو اس بات سے کہ مین چار نفس اولاد اسمٰعیل سے آزاد کرون اور اگر بیٹھون مین پاس ایسے لوگون کے جو ذکر کرتے ہین اللہ کا عصر سے سورج ڈوبنے تک تو یہ دوست تر ہے مجکو چار نفس آزاد کرنے سے اخرجہ ابو داؤد بیضاوی نے کہا یہان چار چیزین ہوئین ایک ذکر اللہ کا دوسرے بیٹھنا واسطے ذکر کے تیسرے مجتمع ہونا ذکر پر چوتھے استمرار ذکر کا طلوع یا غروب تک حدیث دلیل ہے مزید شرف ذکر پر ان دو وقتون مین ہمراہ جماعت ذاکرین کے حدیث مین آیا ہے کہ جو

ہوئی ایک گردن آزاد کرتا ہے تو اسد ہر عضو اوسکا عوض ہر عضو رقبہ کے آگ دوزخ
آزاد کر دیتا ہے اور یہان چار نفس کا آزاد کرنا ایکوقت کے ذکر مین فرمایا ہے
بڑی فضیلت ہے ذکر خدا کی ابوہریرہ نے مرفوعًا کہا ہے جو لوگ کسی مجلس مین بیٹھ کر ذکر
الہی کرتے ہین تو اونکو فرشتے گھیر لیتے ہین اور رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور اسد او
ذکر اپنے پاس کے لوگون یعنی ملاء اعلیٰ مین کرتا ہے رواہ مسلم۔

باب اول بیان مین ذکر کے

اس باب مین کئی فوائد ہین **فصل** سب سے پہلے اذکار مین تلاوت قرآن مجید
ہے اسکی بہت بڑی فضیلت ہے خود اسد نے اسکا نام ذکر رکھا ہے فرمایا انا نحن
نزلنا الذکر وانا له لحافظون اور حدیث عثمانؓ مین رفعًا آیا ہے خیرکم من تعلم
القرآن وعلمه رواہ البخاری یعنے بہتر تم مین وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور
ابوسعید کا لفظ یہ ہے کہ اسد تعالی فرماتا ہے جس شخص کو قرآن کا پڑھنا مجھسے سوال
کرنے اور دعا مانگنے سے روکتا ہے مین اوسکو شکر گزارون کے ثواب سے
ہون رواہ الترمذی نسائی وابن ماجہ کا لفظ رفعًا یون ہے اهل القرآن
الله وخاصته ابوامامہ باہلی نے کہا قرآن کو پڑھو یہ لٹکے ہوے قرآن کہین تجھ
مغالطے مین نڈالین اسد اوس دل کو عذاب نہین کرتا جو قرآن کا ظرف ہوا ابن
نے کہا جب تم علم کا ارادہ کرو تو قرآن کو حاصل کرو کہ اوسمین اگلے پچھلون
ہے دوسرا لفظ انکا رفعًا نزدیک ترمذی کے یہ ہے کہ حضرت نے کہا جسنے پڑھا ایک حرف
کتاب اسد کا اوسکے لئے نیکی ہے ہر نیکی دس گنی ہوتی ہے یعنے ہر حرف پر دس نیکی
ثواب ملتا ہے مین یہ نہین کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور
ایک حرف اور میم ایک حرف عمرو بن العاص نے کہا کہ قرآن کی ہر ایک آیت

ایکدرجہ ہے اور تمہارے گہرون کا چراغ ہے جو شخص قرآن پڑہتا ہے اُسکے دونون
پہلوؤں مین نبوت مندرج ہو جاتی ہے اتنا فرق ہے کہ اوسپر وحی نہین آتی حکایت
امام احمد فرماتے ہین مینے اللہ پاک کو خواب مین دیکہا عرض کیا الٰہی جن چیزون سے
طالب تقرب تیرا قرب حاصل کرتے ہین اونمین سے افضل کونسی چیز ہے فرمایا اے احمد
سب سے افضل میرا کلام ہے مینے عرض کیا کہ الٰہی سمجہنے کے ساتہہ یا بے سمجہ فرمایا دونون
طرح سے فضیل بن عیاض نے کہا ہے جو شخص قرآن کا حافظ ہے وہ اسلام کا نشان
ردار ہے اوسکو چاہیے کہ لغو و سہو و لغو والون کے ساتہہ ان امور مین مشغول نہو
بتعظیم حق قرآن کی اسی باتکو چاہتی ہے حکایت ولید بن مغیرہ نے حضرت سے
کہا کہ میرے سامنے قرآن پڑہو آپنے یہ آیت پڑہی ان اللہ یامر بالعدل والاحسان
وایتاء ذی القربے وینہی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون
کہا دوبارہ پڑہو دوبارہ پڑہی کہا اسمین حلاوت و طلاوت ہے اسکے نیچے کا حصہ
مینہہ کی طرح برستا ہے اور اوپر کا حصہ بہت سا پہل رکہتا ہے اور یہ آدمی کا قول نہین
ہے حکایت قاسم بن عبد الرحمن نے ایک عابد سے پوچہا یہان کوئی ایسا نہین
ہے جس سے تمکو انس ہو اوسنے اپنا ہاتہہ قرآن شریف کی طرف بڑہا کر اوسکو اپنی
گود مین رکہہ لیا اور کہا کہ یہ انیس ہے ف انس بن مالک نے کہا بہت لوگ قرآن
کی تلاوت کرتے ہین حالانکہ قرآن اونکو لعنت کرتا ہے میسرہ نے کہا بدکار آدمی کے پیٹ
مین قرآن مسافر و بیکس ہے بعض علما نے کہا ہے کہ جب آدمی قرآن پڑہتا ہے پہر
اور گفتگو اوسمین ملا دیتا ہے پہر پڑہنے لگتا ہے تو اوس سے یہ کہا جاتا ہے کہ تجکو
ہمارے کلام سے کیا علاقہ ابن رباح نے کہا مین قرآن کو یاد کرکے پچتایا اسلیے کہ
مینے سنا ہے کہ قیامت مین قرآن والون سے وہ سوال ہوگا جو انبیاء علیہم السلام
سے ہوگا حدیث عقبہ بن عامر مین فرمایا ہے کہ اس امت کے اکثر منافق قاری ہونگے

رواہ احمد باسناد فیہ ابن لہیعۃ بعض اہل علم نے کہا ہے آدمی قرآن کی تلاوت
کرتا ہے اور نادانستہ اپنے آپکو لعنت کرتا ہے یعنے الا لعنۃ اللہ علے الظالمین کہتا ہے
حالانکہ خود اپنے نفس پر ظلم کرنیوالا ہے اور یہ آیت پڑہتا ہے الا لعنۃ اللہ علے...
اور خود جہوٹا ہوتا ہے ابن مسعودؓ نے کہا ہے قرآن لوگون پر اسلئے اتارا گیا ہے کہ
بموجب اوسکے عمل کرین یارون نے اوسکے پڑہنے پڑہانے کو عمل ٹہرالیا ہے ایک شخص
اول سے آخر تک سارا قرآن پڑہ جاتا ہے ایک حرف بہی اوس سے باقی نہین رہتا مگر
بموجب اوسکے عمل نہین کرتا ہے ابن عمر وجندب نے کہا ہمکو ایمان قرآن سے پہلے ملتا
جب کوئی سورت اوترتی اوسکے حلال وحرام کو سیکہتے امر ونہی سے واقف ... تہ
جس جگہہ توقف چاہیے اوسکو معلوم کرتے اب ہمنے ایسے لوگ دیکہے جنکو قرآن
ایمان سے پہلے ملتا ہے وہ الحمد سے لیکر آخر تک پڑہ جاتے ہین اور نہین سمجہتے کہ امر
نہی کیا ہے اور کس جگہہ توقف کرنا مناسب ہے کہانس سی کاٹتے چلے جاتی ہین ۔
آداب ظاہری تلاوت قرآن کے دس ہین ایک یہ کہ باوضوا دب و وقار سے کہڑا
یا بیٹہا قبلہ رخ گردن جہکائے پڑہے نہ چارزانو تکیہ لگائے ہوے جیسے شاگرد
سامنے اوستاد کے بیٹہتا ہے پہر سب حالتون سے بہتر یہ ہے کہ قرآن کو نماز کے
اندر کہڑے ہوکر مسجد مین پڑہے اور اگر بے وضو لیٹ کر پڑہیگا تو بہی ثواب
ملیگا قال تعالی الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلے جنوبہم اس آیت میں
سب حالتون کی تعریف کی ہے مگر قیام کو پہلے ذکر کیا پہر قعود کو پہر لیٹنے کو علی
نے کہا قیام مین ہر حرف پر سو حسنات کا ثواب ہوتا ہے اور قعود مین ہر حرف
پر پچاس نیکیون کا اور بے وضو مین لیٹ کر دس نیکیون کا پہر رات کا قیام
کہ او سمین دلجمعی ہوتی ہے ابی ذر غفاری نے کہا کثرت سجدات رکوع ہوتی ہے
زیادت قیام رات کو دوسرے یہ کہ مقدار قراءت مین موافق سنت کے ہو لیکے تو

دن سے کم مین ختم نکرے حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے من قرء القران فی اقل من
ثلاث لم یفقهه اور خود ابن عمر سے کہا تہا کہ ایک ہفتہ مین ایک ختم کیا کرو رواه
الشیخان حضرت عثمان و زید بن ثابت و ابن مسعود و ابی بن کعب سبکا یہی دستور
تہا کہ ایک ہفتہ مین ختم کیا کرتے تہے دوسرا مقدار یہ ہے کہ ہر دن ایک پارہ پڑہے
تا مہینے مین ایک ختم کرے یہ بہت کم ہے جسطرح کہ ہر تین دن مین ایک ختم کرنا بہت ہے
عابد کو نچاہیے کہ ایک ہفتہ مین دو ختم سے کم کرے مگر اوسصورت مین کہ دل کے اشغال
طے کرتا ہو تو ہفتہ وار ایک ختم کا مضائقہ نہین اور عالم اگر قرآن کے معانی مین
خوب غور کرتا ہو تو اوسکو مہینے مین ایک ختم کافی ہے تیسرے یہ کہ صحابہ نے
سات منزلین قرآن کی یون مقرر کی تہین کہ شب جمعہ کو فاتحہ سے مائدہ تک اور
شنبہ کی شبکو انعام سے ہود تک روز یکشنبہ کی راتکو یوسف سے مریم تک اور دو
شنبہ کی شبکو طہ سے قصص تک اور منگل کی رات کو عنکبوت سے صاد تک اور بدھ کی رات کو
زمر سے رحمن تک اور جمعرات کی شبکو واقعہ سے آخر قرآن تک پڑہتے حضرت عثمان
کا یہی دستور تہا ابن مسعود بہی ہفتہ مین ایک ختم کرتے لکن اونکی ترتیب جدا تہی
بعض نے کہا کہ سات منزلین یون ہین کہ پہلی منزل فاتحہ کی تین سورتون تک دوسری
پانچ کی تیسری سات کی چوتہی نو کی پانچوین گیارہ کی چہٹی تیرہ کی ساتوین ق سے
آخر تک ان منازل کو فمی بشوق کہتے ہین کہ ہر حرف اول منزل کی سورت کا پہلا حرف
ہے صحابہ اسیطرح پڑہتے تہے اس باب مین ایکحدیث بہی اوس بن حذیفہ سے نزدیک
ابو داؤد و ابن ماجہ کے مروی ہے چوتہے یہ کہ قرآن مجید کو خوشخط و صاف
لکہے کہ پڑہنے والے غلطی نکرین حسن بصری و ابن سیرین خمس و عشر و جزا کو برا
جانتے تہے اسلئے کہ رفتہ رفتہ کہین اور زیادتیان نہو جائین ابن سیرین قرآن
معرب مین پڑہتے حالانکہ اعراب کو برا جانتے تہے حجاج بن یوسف نے اعراب

نکالے کلمات وحروف گنوائے تیس پارے مقرر کرکے نصف وثلث وربع لکھوائ
پانچوین یہ کہ قرآن پاک کو اچھی طرح ٹھیر کر پڑھنا مستحب ہے کیونکہ قرارت سے مقصود
تفکر ہے ام سلمہ نے کہا حضرت کلمہ کلمہ کو جدا جدا پڑھتے تھے رواہ ابوداود والترمذی
والنسائی ابن عباس نے کہا اگر مین اذا زلزلت وقارعہ کو سمجھکر پڑھون تو اس
سے بہتر ہے کہ بقرہ وآل عمران کو گسیٹ جاؤن غرضکہ ٹھیر کر پڑھنے مین توقیر وحرمت
واثر زیادہ ہے یہ کچھ اسلئے نہین ہے کہ معنے سمجھے مرد عجمی جو لغت عربی نہین جانتا
وہ اوسکے معنے کیا سمجھیگا چھٹے یہ کہ رونا ہمراہ قرارت کے مستحب ہے حدیث سعد بن
وقاص مین فرمایا ہے قرآن پڑھو اور روؤ اگر رونسکو تو رونے کی صورت بناؤ
رواہ ابن ماجۃ ابوہریرہ رفعًا کہتے ہین لیس منا من لم یتغن بالقرآن رواہ البخاری
یعنے وہ ہم مین سے نہین ہے جو قرآن کو خوش الحانی سے نہ پڑھے **حکایت** صالح
مری نے کہا مینے حضرت کے سامنے خواب مین قرآن پڑھا فرمایا صالح یہ تو قرارت
ہوئی رونا کہان ہے پہر تکلف رونے کی یہ تدبیر ہے کہ اپنے دل پر حزن لائے
کہ غم سے رونا آتا ہے اسکے موجود کرنے کی یہ صورت ہے کہ قرآن کی تہدید و وعید
وزجر وعہد و پیمان کو سوچے پہر اپنی کوتاہی کو اوسکی بجا آوری مین خیال کرے اگر اسپر
حزن نہو تو حزن نہونے پر روئے کہ یہ بڑی سختی ہے **مصرع** موم سمجھے تھے ترے دل کو سو تپھر نکلا
ساتوین یہ کہ حقوق آیات کا لحاظ رکھے جب آیت سجدہ پر گزرے سجدہ کرے
قرآن مین چودہ سجدہ ہین اور سورہ حج مین دو سجدے اور ص بے سجدہ ہے ادنی درجہ
اس سجدہ کا یہ ہے کہ ماتھا زمین پر لگا دے کامل سجدہ یہ ہے کہ تکبیر کہکر سجدہ کرے اور
یہ دعا کرے سجد وجہی للذی خلقہ وصورہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ تبارک
اللہ احسن الخالقین یا موافق آیت سجدہ کے دعا مانگے پہر تکبیر کہکر سر اوٹہائے
آٹھوین یہ کہ اعوذ و بسم اللہ سے تلاوت شروع کرے اور اثنا تلاوت مین

جب آیت تسبیح پر گزرے تو سبحان اللہ کہے اور تکبیر پر اللہ اکبر اور دعا و استغفار پر دعا و استغفار
کرے آیت رجا پر سائل ہو آیت خوف پر مستعیذ خواہ زبان سے نعوذ باللہ یا اللھم
ارزقنا یا اللھم ارحمنا کہے خواہ دل مین کہلے جب تلاوت کر چکے تو دعاے ختم پڑہے
جو حضرت صلعم پڑہتے تھے اللھم ارحمنی بالقرآن واجعلہ لی اماما و نورا و ھدی و
رحمۃ اللھم ذکرنی منہ ما نسیت و علمنی منہ ما جھلت وارزقنی تلاوتہ اناء
اللیل واطراف النھار واجعلہ لی حجۃ یا رب العالمین نوین یہ کہ قرارت کو اتنا
پکارکر پڑہے کہ آپ سنے اس سے کم نہو اور اتنا پکارکر پڑہنا کہ دوسرا شخص سنے اچہا
بہی ہے اور بُرا بہی آہستہ آہستہ پڑہنا مستحب ہے حدیث عقبہ بن عامر مین فرمایا ہے کہ
چپکے پڑہنے کی فضیلت پکارکر پڑہنے پر اتنی ہے جتنی خفیہ صدقہ دینی کی علانیہ خیرات
کرنے پر رواہ ابوداود والترمذی والنسائی ابوبکر آہستہ پڑہتے تھے کہا جس سے
کہ مین مناجات کرتا ہون وہ بیشک میری سنتا ہے عمر پکارکر پڑہتے تھے کہا مین سوتونکو
جگاتا اور شیطان کو جہڑکتا ہون حضرت نے فرمایا تم سب نے بہتر کیا رواہ ابوداود
عن ابی ھریرۃ بطولہ آہستہ پڑہنا ریا سے دور تر ہے جسکو خوف ریا ہو وہ چپکے پڑہے
اور جسکو یہ ڈر نہو اور نہ دوسرونکا پڑہنے مین خلل ہوتا ہو تو پکارکر پڑہے کہ یہ افضل
ہے پکارکر پڑہنا قاری کے دلکو ہوشیار کرتا ہے وانچہ از دل خیزد بر دل ریزد پہر
پڑہنے مین جتنی نیتین ہونگی جیسے سوتے کا جگانا نیند کا دور کرنا قرارت سے فرواونکا نا
غیر کو شوق تلاوت دلانا اوتنا ہی اجر بہی زیادہ ہوگا کیونکہ کثرت نیات سے اعمال
بڑہتے مین ثواب مضاعف ہوتا ہے اگر ایک کام مین دس نیتین ہون گی تو دس ثواب
ملینگے اسی بنیاد پر یہ بات ہے کہ مصحف مین دیکہہ کر پڑہنا افضل ہے کہ اسمین
آنکہہ کا کام اور مصحف کا دیکہنا اور ہاتہہ سے اوٹہانا زیادہ ہے بعض نے کہا ہے کہ
دیکہکر پڑہنا سات گنا ثواب رکہتا ہے کیونکہ مصحف کا دیکہنا ہی تو عبادت ہے

اکثر صحابہ و عثمانؓ کا یہی دستور تہا کہ دیکھکر پڑہتے تہے اور یہ بُرا سمجھتے تہے کہ کوئی دن
ایسا گزرے کہ اوسمین مصحف کو نہ دیکھین دسوین یہ کہ قرآن کو خوش آوازی سے پڑہے
اور قرارت کو سنوار کر ادا کرے مگر حروف کو اتنا نہ کہینچے کہ لفظ بدل جاے اور نظام
مین ابتری ہو حدیث براء ابن عازب مین فرمایا ہے زینوا القرآن باصواتکم رواہ ا
حمد و ابو داود والنسائی والحاکم اور حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے ما اذن اللہ لشیء ما اذن
لنبی یتغنی بالقرآن رواہ الشیخان یعنے کان نہ رکہا اللہ نے کسی چیز کے لئے جتنا کہ کان
لگایا واسطے پیغمبر کے جو قرآن کو پکار کر اچھی طرح سنوار کر پڑہتا ہے غزالی نے کہا مراد تغنی
سے لہجہ کا سنوارنا اور الحان سے پڑہنا ہے نزدیک اہل لغت کی یہی معنے صواب ہین
انتہی بخاری مین معنے یتغنے کے ابن عباس سے یہی ذکر کئے ہین جسنے یہ سمجھا کہ مراد
تغنی سے طرز موسیقی ہے اوسنے غلط سمجھا بلکہ ایسا پڑہنا منع ہے اور سخت کروہ حضرت
نے فرمایا ہے من اراد ان یقرء القرآن غضا کما انزل فلیقرء علی قراءۃ ابن
ام عبد یعنے جو شخص چاہے کہ قرآن تروتازہ و آہستہ و اچھی آواز سے پڑہے تو وہ
ابن مسعود کے طرز پر پڑہے ایکبار حضرت نے ابو موسے اشعری کا پڑہنا سنا فرمایا
اس شخص کو آل داود کے مزامیر مین سے کچھ عنایت ہوا ہے یہ بات اونکو پہونچی کہا
اے رسول خدا اگر مجکو معلوم ہوتا کہ آپ سنتے ہین تو مین آپکے لئے اور بہی سنوار کر
پڑہتا رواہ الشیخان مراد مزامیر سے اسجگہہ خوش آوازی و حسن لہجہ ہے نہ راگنی
مین پڑہنا اور گانے کی طرح آواز بنانا **حکایت** قاری شیم نے حضرت کو خواب
مین دیکھا آپنے فرمایا کہ شیم توہی ہے جو قرآن کو اپنے آواز سے سنوارتا ہے عرض
کیا ہان فرمایا اللہ تجکو جزاے خیر دے اصحاب جب جمع ہوتے تو اپنے مجمع مین ایکشخص
کو کہتے کہ تم کوئی سورۃ قرآن کی پڑہو حضرت عمرؓ حضرت ابو موسیٰ سے فرماتے کہ ہمکو ہمارے
رب کی یاد دلاؤ ہ

حرف از زبان دوست شنیدن چه خوش بود	یا از زبان آنکه شنید از زبان دوست

ف اعمال باطنی تلاوت قرآن پاک کے دس ہین ایک سمجھنا اصل کلام کا اور اوسکی عظمت و بزرگی کو جاننا اور اللہ کے فضل و احسان کا خلق پر سمجھنا کہ اوس نے عرش برین سے اس کلام کو زمین پر ایسے درجے مین اوتارا کہ خلق کی سمجھ مین اجاے اگر کلام آلہی کے کنہ جلال پیرایہ حروف مین چھپے نہوتے تو عرش بہی اوس کلام سننے پہ ٹہیر تا نہ خاک کو تاب اوسکے سننے کی ہوتی بلکہ اوسکی عظمت و جلالت و اشعۂ انوار سے عرش سے فرش تک سب متفرق ہو جاتے یہ کلام نہایت نفیس خزانون کی کنجی ہے اور ایک ایسا آب حیات ہے کہ جسنے اوسمین سے پیا وہ زندہ جاوید ہوا اور ایسی داروی شفا ہے جسنے اوسکو نوشجان کیا پہر کبہی وہ بیمار نہوا دوسرے تعظیم متکلم کی تقاری کو بہ ہدایت تلاوت مین متکلم کی عظمت اپنے دلمین حاضر کرنا چاہیے یہ جانے کہ جو کچہ مین پڑہتا ہون وہ آدمی کا کلام نہین ہے اور اوسکی تلاوت مین بڑا خطرہ ہے کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے لایمسہ الا المطہرون سو جسطرح کہ ظاہر جلد قرآن کی اور اوسکے ورق اس بات سے محفوظ ہین کہ آدمی کے جلد بدون طہارت کے اوسکو لگے اسیطرح معنے اوسکے اندر کے بہی بوجہ اوسکے عزت و عظمت و کرامت و جلالت کے اندر دلکے بغیر پاک ہونے دلکے ہر طرحکی ناپاکی سے اور منور ہونیکی نور تعظیم و توقیر سے نہین آسکتے اور جسطرح کہ ہر ایک ہاتہ لائق چہونے جلد مصحف کے نہین ہے اسیطرح ہر ایک زبان اوسکے حروف پڑہنے کی لیاقت نہین رکہتی ہے اور نہ ہر ایک دلکو اوسکے معانی حاصل کرنے کی قابلیت ہے اسی تعظیم و ہیبت کی جہت سے عکرمہ بن ابی جہل جب قرآن عظیم کہولتے تو بیہوش ہو جاتے اور کہتے کہ یہ کلام میرے رب کا ہے غرضکہ کلام کی عظمت سے متکلم کی عظمت ہوتی ہے پہر متکلم کی عظمت دلمین نہین آتی جب تک کہ اوسکے صفات و بزرگی و افعال مین فکر نکرے سو جبکہ قاری

کے دلمین ملک وملکوت اور تمام مخلوقات مابینہما کا خیال آئیگا اور اون سبکا خالق ورازق وقادر اسیہی کو جانیگا اور ساری کائنات کو متردد درمیان فضل ورحمت وعذاب وسطوت خدا کی دیکھیگا اور ثواب کو اوسکا انعام اور عقاب کو اوسکا عدل سمجھیگا اور ہولاء خلقتہم للنار ولا ابالی وہولاء خلقتہم للجنۃ ولا ابالی پر لحاظ کریگا تو ایسی باتون کے سوچنے سمجھنے سے دلمین متکلم کے عظمت آتی ہے پہر اوس سے تعظیم کلام کی دلمین سماتی ہے تیسرے دل کا حاضر ہونا اور حدیث نفس کا نہونا بعض مفسرین نے کریمۂ یا یحییٰ خذ الکتاب بقوۃ کے معنے یہ کہے ہین کہ وقت اوسکے پڑھنے کے اوسیکا ہورہے اور ساری ہمت کو اوسیکے سمجھنے بوجھنے مین صرف کردے دلکو کسی اور طرف جانے ندے ○

ذات من نقش خیال خوش تست	من مگر خود صفت ذات توام
نقش اندیشۂ من جملہ تست	گوئی الفاظ وعبارات توام

حکایت کسینے ایک بزرگ سے پوچھا کہ جب تم قرآن پڑھتے ہو تو اپنے جی مین کسی چیز کی بات کرتے ہو یا نہین کہا بھلا قرآن سے زیادہ مجھے کون چیز پیاری ہے جسکی بات مین اپنے جی مین کرون اور بعض سلف کا دستور تہا کہ جب کوئی سورت پڑہتے اور دل حاضر نہوتا تو اوسکو پہر دہراتے قرآن مین وہی چیزین ہین جنمین انس ہو اور دل لگے بشرطیکہ پڑھنے والا اوسکا اہل ہو پہر کیسے ہو سکتا ہے کہ جو قرآن پڑہے وہ دوسری شے مین فکر کرنے سے طالب انس ہو قرآن تو خود ایک سیرگاہ عالم اور جام جہان نما ہے جو شخص مقامات سیر کا تماشا کریگا وہ اور چیزون مین فکر کیون کرنے لگا ○

باغ مرا چہ حاجت سرو وصنوبرست	شمشاد خانہ پرور ما از کہ کمترست

چنانچہ کہتے ہین کہ قرآن مین میدان وبستان ومقصورات وعرائس ودیبا

دگلزار و سرائین ہین میلہ اوسکے میدان ہین ب بستان ہین حم حجرے ہین جن سور کا آغاز سبحان یا سبح یا یسبح ہے وہ اوسکے عروسین حسین اور ساتون حم دیبا ہین اور سور مفصل گلزار ہین باقی سرائین ہین جسوقت قاری میدانون مین داخل ہوا اور بستانون کے میوے توڑے اور حجرون مین گسے اور عروسون کو دیکھے اور دیبا پہنے اور گلزار کا گلگشت کرے اور سراون کی کھڑکیون مین ٹہیرے تو یہ چیزین اوسکو دوسری طرف ہرگز متوجہ ہونے دینگی انہین مین ڈوبا رہیگا نہ دل اوسکا جدا ہوگا نہ فکر بٹے گی س

آتا ہے مرے جی مین ہین جسر بسر کر		جس جای سراپا مین نظر جاتی ہے اوسکے
	ف	
کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست		ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم

چوتہے قرارت مین تامل کرنا یہ امر حضور دل کے سوا ہے اسلیئے اوسکو ٹہیر کر پڑہنا مستحب ہے جبکہ دلمین اوسکے معانی و لطائف سوچا سمجھا جائیگا علی مرتضی نے کہا ہے جس عبادت مین سمجہ نہین وہ بے برکت ہے اور جس تلاوت مین تامل نہین وہ بے خیر ہے ابوذر نے کہا حضرت نے ایکرات ہمکو نماز پڑہائی تمام رات ایک ہی آیت کو مکرر پڑہتے رہے وہ آیت یہ تہی ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم رواه النسائی وابن ماجة س

توبرہمی نکرای زلف یار ہارے رات		تری ہر ایک گرہ اور ہماری سارے رات

تمیم داری نے ایک رات اپنی اسی آیت مین بسر کردی ام حسب الذين اجترحوا السيئات ان نجعلهم كالذين امنوا وعملوا الصالحات سواء محياهم ومماتهم ساء ما يحكمون اور سعید بن جبیر نے اس آیت کو پڑہتے پڑہتے صبح کردی وامتازوا اليوم ايها المجرمون بعض اکابر نے کہا کہ مین ایک سورت شروع

کرتا ہون اوسمین بعضی بات ایسی دیکہتا ہون کہ صبح تک کہڑا رہتا ہون وہ سورت پوری نہین ہوتی ابو سلیمان دارانی کہتے ہین مین ایک آیت پڑہتا ہون چار پانچ راتین اوسی مین بسر ہوجاتی ہین اگرمین خود اوسمین فکر کرنا نچہوڑون تو دوسری آیت کی نوبت ہی نہ آوے بعض اکابر سورۂ ہود مین چہ مہینے تک ہے اوسیکو مکرر پڑہا کئے اوس مین فکر کرنے سے فرصت نہ ملی ؎

مخدرات سراپردہ ہای قدرآنی		چہ دلبرانند کہ دل میبرند پنہانی

پانچوین تفہم ہے یعنے ہر آیت سے لائق اوسکے مضمون نکالنا کیونکہ کتاب اللہ مین ذکر اللہ کی صفات وافعال وانبیا روحالات مکذبین رسل وایام اللہ امثال ومواعظ واوامر ونواہی وجنت ونار کا ہے غزالی نے اسجگہہ بعض آیات صفات وافعال واحوال انبیا کا ذکر بطور نمونہ کے لکہا ہے چہٹے موانع فہم سے الگ ہونا کیونکہ شیطان نے اونکے دلون پر ایسے پردے ڈالے ہین کہ قرآن کے عجائب اونکو نہین سوجہتی حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے لولا ان الشیاطین یحومون علی قلوب بنی آدم لنظروا الی الملکوت رواہ احمد سومعانی قرآن کے بہی ملکوت مین داخل ہین اور جو چیز حواس سے غائب ہے اور بدون نور عقل ونظر بصیرت کے معلوم نہین ہوتی ہے وہ ملکوت ہے اس فہم کے چار حجاب ہین ایک صرف ہمت کا حرف کو مخارج سے نکالنے مین اسکا متولی ایک شیطان ہے جو قاریون پر معین ہے وہ اونکو اسی بات پر لگائے رکہتا ہے کہ حرف کو مکرر سہ کرر اداکرین اور اونکے خیال مین بسا دیتا ہے کہ ابہی یہ حرف اپنے مخرج سے نہین نکلا جو شخص اس شیطان کے دہوکے مین آجاتا ہے وہ اوسکا بڑا ہی مسخرہ بنتا ہے دوسرا یہ کہ کسی مذہب کو سنکر اوسکا مقلد ہوگیا ہو اور اونکے دلمین اوسکی پچ جم گئی ہو ایسا شخص اپنے اعتقاد کے زنجیر مین مقید رہتا ہے وہ اوسکو ٹلنے نہین دیتا اور

اگر کوئی جہاٹ درست ہوجاتی ہے اور کچھہ معنے خلاف اوسکے اعتقاد کے ظاہر ہوتے
ہین تو شیطان تقلید اوسپر حملہ کرتا ہے کہ یہ بات تیرے دلمین کیسے گزری یہ تو بر خلاف
عقائد اکابر تیرے کے ہے وہ اوس معنے سے احتراز کرتا ہے اسیلئے صوفیہ کرام نے
کہا ہے کہ علم حجاب اکبر ہے مراد اس علم سے علم عقائد تقلیدی یا مذہب فقہی ہے ورنہ
علم حقیقی جو کشف و نور بصیرت کا ثمرہ ہے وہ کسطرح حجاب ہو سکتا ہے تیسرا حجاب
یہ ہے کہ کسی گناہ پر جما ہو یا متکبر ہو یا خواہش دنیا مین مبتلا ہو کہ یہ چیزین دل کو
زنگ آلود و تاریک کرتی ہین اور یہ حجاب دلکے لئے سب مین بڑا ہے اکثر لوگ اسی سے محجوب ہوگئے
ہین اور دلپر جتنا انبوہ شہوات کا زیادہ ہوگا اوتنا ہی حجاب معانی قرآن سے اوسپر ہوگا اور
جتنا یہ بوجھہ دلپر ہلکا ہوگا اوتنی ہی تجلی معنے کی نزدیک آجائیگی اللہ پاک نے فہم و تذکر مین انابت
کو شرط کیا ہے فرمایا ہے تبصرة و ذکری لکل عبد منیب اور فرمایا وما یتذکر الا من ینیب
اور فرمایا انما یتذکر اولوا الالباب تو جو کوئی دنیا کو دہوکے کو آخرت کی نعمت پر اختیار کرے وہ
عقلمند نہین اسوجہ سے اسرار قرآنی اوسپر منکشف نہین ہوتے چوتہا حجاب یہ ہے کہ کوئی تفسیر ظاہر
مین پڑہ لی ہو اور یہ اعتقاد کرے کہ مثلا جو کچھہ حضرت ابن عباس و مجاہد نے کہا ہی وہی درست ہے سوا
اوسکے اور کچھہ معنی نہین ہین تو یہ بہی ایک پردہ ہے کیونکہ علی مرتضی نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی کسی بندہ کو قرآن
مین سمجھہ عنایت فرماتا ہے مین کہتا ہون کہ تفسیر کے لئے مدارج ہین پہلا درجہ تفسیر مرفوع کا ہے جو حضرت سے ثابت ہو
بسند صحیح پہر وہ تفسیر ہے جو صحابہ مفسرین سے ماثور ہے پہر وہ تفسیر جسپر لغت عرب شاہد ہو اس قسم کی تفسیر فتح البیان و ابن کثیر و
فتح القدیر مین ملتی ہے اور ابن عباس کی تفاسیر مین معتمد تفسیر وہی ہے جو بخاری نے اپنی صحیح
مین اوسنے روایت کی ہے تعنفا بعض معانی بعض تفاسیر مین ملتے ہین اور بعض مین نہین
ملتے اسلئے جمود کرنا کسی ایک تفسیر مذہب خاص پر ٹہیک نہین ہے جسطرح کہ تقلید کسی ایک مذہب
خاص کے ایمۂ اربعہ مذاہب مین سے ایک حجاب ہے دلپر طالب علم آخرت کے بلکہ جس امام و عالم
و مجتہد و فقیہ و صوفی کا قول موافق ظاہر کتاب و سنت ہو وہ لائق قبول کے ہے اور جو

خلاف اوسکے ہو وہ قابل رد ہے اسلئے کہ ایسا شخص جسکی ہر بات مان لیجاے سوا رسول اللہ صلعم کے اور کوئی نہین ہے گو کتنا ہی بڑا رتبہ دین یا علم مین رکھتا ہو ؎

دعوا کل قول دون قول محمد		فما امن فی دینہ کمخاطر

ساتوین خاص کرنا یعنے ہر خطاب قرآن کا مخاطب اپنے آپ ہی کو جانے جب کوئی امر و نہی سنے تو فرض کرے کہ یہ حکم خاص مجکو ہوا ہے اور مجہی کو منع کیا ہے اسیطرح ہر وعدہ وعید کو اپنے حق مین سمجھے اور انبیا کے قصص پڑھکر یہ جانے کہ اس سے داستان سرائی مقصود نہین ہے بلکہ عبرت پکڑنا منظور ہے اور یہ غرض ہے کہ انمین جو اپنے کام کی بات ہو اوسکو اختیار کرنا چاہیئے ولہذا اللہ نے کہا ہے ما نثبت بہ فؤادک اور وجہ اس تخصیص و فرض کی یہ ہے کہ قرآن کچھ خاص آنحضرت صلعم ہی کے لئے نہین اوترا ہے بلکہ سارے جہان کے لئے نور و ہدایت و شفاء و رحمت ہے اسیلئے اللہ نے سب لوگون سے شکر اوسکے نزول کا طلب فرمایا واذکروا نعمۃ اللہ علیکم و ما انزل علیکم من الکتاب والحکمۃ یعظکم بہ اور فرمایا لقد انزلنا الیکم کتابا فیہ ذکرکم افلا تعقلون اور فرمایا وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیہم اور فرمایا ھذا بصائر للناس وھدی و رحمۃ لقوم یوقنون اور فرمایا ھذا بیان للناس وھدی و موعظۃ للمتقین ان آیات سے ثابت ہوا کہ یہ خطاب ہے سب لوگون کو تو قاری ہی اونمین بیشک داخل ہوگا اسلئے اوسکو فرض کرنا چاہیئے کہ مقصود اس خطاب سے مین ہون محمد بن کعب قرظی نے کہا جس شخص کو قرآن پہنچا تو گویا خدا نے اوس سے بات کی اب تلاوت کرنے والا آپ کو نرا مخاطب سمجھکر اپنا عمل صرف سرسری پڑھ لینا نہیرائے بلکہ اوسکو اسطرح پڑھے جیسے کوئی غلام اپنے آقا کا پروانہ یا کرامت نشان یا فرمان واجب الاذعان پڑہتا ہے جسمین آقا نے یہ لکہا ہو کہ اوسکو خوب سوچ سمجھکر مطابق اوسکے تعمیل کرو تو اتنا ہم کہا جمنشین قرآن کا فائدہ ہی لیکر اوٹھتا ہے یا نقصان پاکر کما قال تعالی ھو شفاء و رحمۃ للمومنین ولا یزید الظالمین الا خسارا آٹھوین متاثر ہونا یعنے

جسطرح مضامین مختلف کے آیات آتے جاوین اوسیطرح دلمین مختلف آثار پیدا ہوتے جاوین
اور جو مضمون حزن یا خوف یا رجا وغیرہا کا آوے وہی حالت دلکی ہوتی جاے آدمی کی معرفت
جب کامل ہوگی تو دلپر اکثر خوف ہی غالب رہیگا کیونکہ آیات قرآنی مین تنگی بہت ہے شلاً ذکر
رحمت ومغفرت کو ایسی شرطون سے وابستہ کیا ہے کہ عارف اونکے حاصل کرنے سے قاصر ہوتا ہے
دیکھو مغفرت کے لئے چار شرطین ذکر کی ہین وانی لغفار لمن تاب وامن وعمل صالحا ثم اہتدی
اور فرمایا والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین امنوا وعملوا الصالحات وتواصوا
بالحق وتواصوا بالصبر اسمین بہی چار شرطین مذکور ہین اور جس جگہہ اختصار کیا ہے وہان
ایک ایسی شرط لگادی کہ وہ سبکے جامع ہے شلاً فرمایا ان رحمة الله قریب من المحسنین
اگر کوی قرآن کو اول سے آخر تک ڈہونڈے تو ایسے ہی مضامین بہت پائیگا اسی جگہہ سے
حسن بصری نے کہا ہے کہ جو بندہ آج قرآن پڑہتا ہے اور اوسپر ایمان رکہتا ہے اوس کا حزن
بہت ہوجاتا ہے اور خوشی کم اور رونا زیادہ ہوجاتا ہے اور ہنسا تہوڑا اور رنج وشغل بہت ہوجاتا ہے
اور راحت بیکار رہنا کم غرضکہ بندہ کا تلاوت سے اثر پذیر ہونا یون ہے کہ جو آیت پڑہے
اوسکے رنگ مین رنگ جاے شلاً آیت وعید پر اور جہان مغفرت کو وابستہ شرائط کیا ہے
وہان خوف سے اتنا گہلے کہ گویا مرجائیگا اور جس جگہہ سعت رحمت ووعدہ مغفرت ہو
وہان اتنا خوش ہوکہ گویا مارے خوشی کے اڑجائیگا اور آیات صفات واسمار سے سرنگون
وخاضع ہوجاے اور جب اقوال کفار پڑہے جو اسپر محال ہین تو اپنی آواز پست کرے
اور دلمین شرمندہ ہو جنت کی صفت پڑہ کر باطن مین شوق بہشت کا اوبہر دوزخ
کا حال پڑہ کر مارے ڈرکے بدن تہرا اوٹہے حضرت نے ابن مسعود سے کہا تہا کہ مجکو قرآن
سناؤ اونہون نے سورہ نسا شروع کی جب اس آیت پر پہنچے فکیف اذا جئنا من کل
امة بشہید وجئنا بک علی ہؤلاء شہیدا تو دیکہا کہ آپکی آنکہون سے آنسو بہے
ہین فرمایا اب بس کر دیا اسلئے کہ اوس حالت کے مشاہدہ مین آپکا دل بالکل مستغرق

ہوگیا تہا خوف والون مین بعضے اسطرحکے تہے کہ وعید کی آیتون پر بیہوش ہوکر گر جاتے اور بعض اون مین انتقال کر گئے غرضکہ اس طرحکے احوال سے تلاوت کرنے والا انفعال نہین رہتا مثلاً جب کہا انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم اور دلمین خوف نہوا تو یہ پڑہنا صرف نقل کلام ٹہیرا اور جب کہا علیک توکلنا والیک انبنا والیک المصیر اور حالت توکل وانابت نہوئی تو یہ کہنا فقط ایک حکایت زبانی ہوئی اسیطرح باقی آیات کو سمجہو حق تلاوت یہ ہے کہ زبان وعقل ودل شریک ہون زبان کا کام یہ ہے کہ حرفون کو صحیح نکالے تہیر کر پڑہے عقل کا کام یہ ہے کہ معانی کو بیان کرے مطلب سمجہائے دل کا کام یہ ہے کہ حکم اوسہائے جہڑکی سے متاثر ہو گویا زبان واعظ ہے اور عقل ترجمان اور دل نصیحت پذیر فوین ترقی کرنا یہانتک کہ قرآن کو اللہ سے سنے نہ اپنے آپ سے کیونکہ تلاوت کے تین درجے ہین سب مین ادنے یہ ہے کہ بندہ یون سمجہے کہ مین سامنے خدا کے کہڑا ہوا پڑہتا ہون اور وہ میری طرف دیکہہ رہا ہے اور میرے پڑہنے کو سنتا ہے تو حالت اوسکے سوال و تملق وانکسار وعاجزی ہوگی دوسرا درجہ یہ ہے کہ اپنے دل سے مشاہدہ کرے کہ گویا اللہ تعالی اوسکو دیکہتا ہے اور اپنے الطاف سے اوسکو خطاب کرتا ہے اور برا انعام احسان اوس سے بیدکتا ہے اسصورت مین مقام قاری کا حیا وتعظیم وسننا وسمجہنا ہوگا تیسرا درجہ یہ ہے کہ کلام مین متکلم کو دیکہے اور کلمات مین صفات پر نظر کرے یعنے نہ اپنے نفس کو دیکہے اور نہ اپنی قرارت پر لحاظ کرے بلکہ اپنی فکر وہمت کو متکلم مین منحصر کردے کہ گویا اوسکے مشاہدہ مین غیر کی طرف سے کہہ خبر نہین ہے

مستم چنان بکن کہ ندانم ز بیخودے	در عالم خیال کہ آمد کدام رفت

یہ درجہ مقربین کا ہے اور دو درجۂ اول اصحاب الیمین کی تہی اور جو درجہ ان تینون کے سوا ہو وہ غافلون کا درجہ ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے درجہ سوم کے حق مین فرمایا ہے کہ اللہ نے اپنے کلام مین اپنی مخلوق کے لئے تجلی فرمائی ہے مگر خلق

مگر خلق اوسکو نہین دیکھتی اسد رجہین لذت مناجات کی بہت ہوتی ہے عثمانؓ وحذیفہ رضؓ
نے کہا ہے کہ اگر دل پاک ہو جائین تو قرارت قرآن سے سیر نہون آدمی اگر متکلم ہی کو مشاہدہ
کرے اور اوسکے سوا پر نظر نہ ڈالے تو ففروا الی اللہ اور لا تجعلوا مع اللہ الہا اخر کا عامل
ہو جاوے جو شخص غیر اللہ کیطرف ملتفت ہوگا اوسکے التفات مین کسیقدر شرک خفی ہوگا توحید
خالص یہی ہے کہ ہر چیز مین سوا خدا کے اور کچھہ نہ دیکھے دوسرون الگ ہونا ہے اپنی طاقت وقوت
سے مثلاً جب آیات مدح صلحا پڑہے تو آپکو اونمین نہ گنے بلکہ اون مدائح کو واسطے موقنین
وصدیقین کے خیال کرے اور اس بات کا مشتاق ہو کہ مجکو بھی اسد اونمین شامل کرے اور جب آیات
عقاب عصاۃ پڑہے تو اونمین اپنے نفس کو مشاہدہ کرے اور جانے کہ یہ خطاب میری ہی نفس کو ہے
تاکہ دلمین خوف آئے ابن عمرؓ کہتے الٰہی مین تجسے اپنے ظلم وکفر سے مغفرت چاہتا ہون پوچھا
ظلم تو معلوم ہے کفر کیا ہے کہا اللہ نے فرمایا ہے ان الانسان لظلوم کفار اور جو کوئی اپنے
نفس کو بچشم رضا دیکھے گا تو خود اوسکا نفس ہی درمیان اوسکے اور اسرار کے حجاب ہوجاویگا
وہ اور کچھہ نہ دیکھیگا ع تو خود حجاب خودی حافظ از میان برخیز۔ ہان جب اپنے نفس کیطرف
التفات کرنا چہوڑ دیتا ہے اور سوا خدا کے قرارت مین اور کوئی چیز مشاہدہ نہین کرتا تا البتہ
اوسکو اسرار عالم ملکوت کے واضح ہونے لگتے ہین پہر کوئی آیات رجا پڑہتا ہے اور اوس کے
حال پر بشارت غالب ہوتی ہے تو اوسپر صورت جنت کی کہل جاتی ہے گویا آنکھہ سے ظاہر مین
دیکھہ رہا ہے اور اگر خوف غالب ہوتا ہے تو دوزخ منکشف ہوتی ہے یہانتک کہ طرح طرح
کے عذاب معلوم ہونے لگتے ہین **ف** ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے ما اجتمع قوم
فی بیت من بیوت اللہ یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ الا نزلت علیہم السکینۃ
وغشیتہم الرحمۃ وحفتہم الملائکۃ وذکرہم اللہ فیمن عندہ رواہ مسلم
حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ مسجد مین جمع ہوکر تلاوت قرآن و درس تفسیر کرنے پر سکینہ اترتا
اور رحمت ڈہانپ لیتی ہے اور فرشتے گہیر لیتے ہین اور اللہ ذکر ان کا اپنے پاس کے لوگون مین کرتا ہے

املا بمن لم اکن اهلا لموقعه — قول المبشر بعد الیاس بالفرج
لك البشارة فاخلع ما علیك فقد — ذکرت ثم علی ما فیك من عوج

دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا مرفوعا یہ ہے من استمع الی ایة من کتاب الله کتبت له حسنة
مضاعفة ومن تلاها کانت له نورا یوم القیامة رواه احمد اسمین فضیلت ہے
استماع قرآن کی دوسرے شخص سے جو اوسکو پڑھ رہا ہے پھر تلاوت کا کیا پوچھنا ہے ابو سعید
لفظ یہ ہے فضل کلام الله علی سائر الکلام کفضل الله علی خلقه رواه الترمذی جب
یہ بات ٹھیری کہ اسکے کلام کا مرتبہ ویسا ہی ہے جیسا کہ اوسکا مرتبہ ساری خلق پر ہے تو اب اس
کلام پاک کی جو اوسکی ایک صفت قدیم ہے نہایت درجہ عظمت وجلالت کرنا فرض ہوا کیسیکے
کلام کو قولاً وعملاً واعتقاداً وحالاً وفعلاً اوسپر ترجیح نسے عایشہؓ کہتی ہین حضرت نے فرمایا
الماهر بالقران مع السفرة الکرام البررة والذی یقرء القران ویتعتع فیه
وهو علیه شاق له اجران اس مین مع علما تفسیر کی دوسرا لفظ یون ہے والذی یقرء
ویشتد علیه له اجران رواه البخاری ومسلم واللفظ لهم مین بشارت ہر عوام اہل
اسلام کو جو مشکل سے اس کلام کو سیکھتے اور پڑھتے ہین ابو ذر سے فرمایا تھا علیك بتلاوة
القران فانه نور لك فی الارض وذخر لك فی السماء رواه ابن حبان فی صحیحه
حدیث معاذ مین یہ بھی آیا ہے کہ جو کوئی قرآن کو پڑھ کر اوسپر عمل کریگا اوسکے ماں باپ کو دن
قیامت کے تاج پہنایا جائیگا جسکی چمک سورج کی چمک سے دنیا کے گھرون مین بہتر ہوگی رواه
ابو داود یہ ثواب مشروط بعمل ہے ابو ہریرہ کہتے ہین آئیگا صاحب قرآن دن قیامت کو قرآن کہیگا اے رب اوسکو خلعت دے اوسکو
تاج کرامت پہنایا جائیگا پھر کہیگا اے رب اور دے جلہ کرامت پہنایا جائیگا پھر کہیگا اے رب اس سے راضی ہو اوس سے راضی ہوگا
پھر اوس سے کہا جائیگا کہ پڑھ اور چڑھ اور ہر آیت پر ایک نیکی بڑھے گی رواه الترمذی وقال جاء فی
الاثر ان عدد ای القران علی قدر درج الجنة خطابی نے کہا جسنے پورا قرآن پڑھا ہوگا

وہ سارے درجون پر جنت کے مستولی ہوگا اور جسنے ایک بار و پڑہا ہے وہ اوسیقدر درجے پر
رہیگا غرضکہ منتہی ثواب کا منتہاے قرارت پر ہوگا اسمین ترجیح ہے حافظ قرآنکی ناظرہ خوان پر
ابوذر کا لفظ مرفوع یہ ہے انکم لا ترجعون الی الله بشئ افضل مما خرج منه یعنی القرآن
رواہ الحاکم ۹

روز قیامت ہر کسے در دستگیر د نامۂ		من نیز حاضر میشوم تفسیر قرآن در بغل

ابن عباس کہتے ہین قاری قرآن ارذل عمر کو نہین پہنچتا ہے رواہ الحاکم یعنے خرف نہین ہوتا
حدیث ابو ذر مین فرمایا ہے یا اباذر لان تغدو فتعلم اٰیة من کتاب الله خیر لک من
ان تصلی مائة رکعة رواہ ابن ماجة اس فضیلت کا کیا حساب ہے کہ ایک آیت قرآن کا
سیکھنا سو رکعت نماز نفل سے بہتر ہے پہر جو کوئی اوسکو سیکھ کر اوسکی تلاوت کرتا ہے اور اسکا
عامل ہے اوسکی فضیلت کا کیا حساب ابو امامہ رفعًا کہتے ہین اقرؤا القراٰن فانه یاتی یوم
القیامة شفیعا لاصحابه الحدیث اخرجه مسلم حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ قرآن کریم
اپنے پڑہنے والون کی شفاعت کریگا جابر کا لفظ رفعًا یون ہے القراٰن شافع مشفع اخرجه
ابن حبان معلوم ہوا کہ قرآن کی شفاعت قبول ہوگی یہ شفاعت اوسکے لئے ہوگی جو قاری
یا عالم مخلص یا عامل و قدر شناس قرآن ہے پہر جسطرح کہ فضائل مطلق تلاوت و قرارت
قرآن عظیم کے احادیث صحیحہ مین آئے ہین اسیطرح فضائل سور و آیات خاصہ کے بہی وارد
ہین ترغیب و ترہیب منذری و کتاب حصن حصین و کتاب نزل الابرار ان اخبار پر مشتمل
ہے اسکے مقابل وہ احادیث ہین جنمین وعید شدید نسیان قرآن پر بعد تعلم کی آئی ہے
جیسے حدیث انس مین رفعًا آیا ہے لم ار ذنبا اعظم من سورة من القراٰن او اٰیة
اوتیها رجل ثم نسیها رواہ ابو داود سعد بن عبادہ کا لفظ مرفوعًا یون ہے ما من
امرئ یقرءُ القراٰن ثم ینساہ الا لقی الله اجذم رواہ ابو داود محمد بن محمد جزری
نے عدہ مین کہا ہے افضل الذکر القراٰن الا فیما شرع بغیرہ انتہی شوکانی نے تحفہ مین

فرماتے ہین کون هذا الذکر افضل من هذا الذکر انما یظهر بما یترتب علیه من الاجر فما کان اجره اکثر کان افضل ولا ریب ان کلام الله سبحانه من حیث ذاته اشرف الکلام علی الاطلاق فاین یقع کلام البشر من کلام خالق القوی والقدر انتہی مراد شرع بغیرہ سے وہ مواطن ہین جہان قرات سے نہی آئی ہے جیسے رکوع وسجدہ **ف** لا اله الا الله کہنے کی فضیلت مین ابوہریرہ سے مرفوعا آیا ہے ما قال عبد لا اله الا الله الا فتحت له ابواب السماء حتی یفضی الی العرش ما اجتنبت الکبائر رواه الترمذی اسمین یہ شرط لگی ہوئی ہے کہ کبائر سے پرہیز کیا ہو معلوم ہوا کہ عمل مرتکب کبائر کا اوپر کو نہین چڑہتا دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ من قال لا اله الا الله نفعته یوما من دهره یصیبه قبل ذلك ما اصابه رواه الطبرانی معلوم ہوا کہ مطیع کا کلمہ طیبہ کہنا عرش تک فی الحال پہنچ جاتا ہے اور عاصی کو بھی ایک نہ ایک دن فائدہ دیگا وہ فائدہ یہی ہے کہ اگر اخلاص سے کہا ہے تو ہمیشہ دوزخ مین نرہیگا اگرچہ تعذد گناہ کم یا زیادہ سزا پاے کیونکہ حدیث ابوسعید خدری مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا موسی علیہ السلام نے کہا تھا ای رب ایسی چیز سکھادے جس سے مین تجھکو یاد کیا کرون اور دعا بھی مانگا کرون فرمایا کہو لا اله الا الله کہا ای رب یہ تو سارے بندے تیرے کہتے ہین فرمایا یہی کہو عرض کیا مین کوئی شی خاص اپنے لئے چاہتا ہون فرمایا یا موسی لو ان السموات السبع والارضین السبع فی کفة ولا اله الا الله فی کفة لمالت بهم لا اله الا الله رواه النسائی معلوم ہوا کہ کلمہ طیبہ کا پلہ ساتون آسمان وساتون زمین کے پلہ سے بہاری ہوجاتا ہے جبکہ اوسکو اخلاص سے کہا ہو جابر کا لفظ مرفوع یہ ہے افضل الذکر لا اله الا الله وافضل الدعا الحمد لله رواه النسائی کلمہ کو افضل ذکر فرمایا ہے اور حدیث ابوہریرہ مین ارشاد کیا ہے کہ تم اپنے ایمان کو تازہ کرتے رہو پوچھا ہم کیونکر اپنے ایمان کو تازہ کرین فرمایا لا اله الا الله بہت کہا کرو رواه احمد حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ کلمہ شریفہ جسطرح کہ ابتدا اً محصل ایمان ہے اسیطرح

مجدد ایمان یہی ہے اور یہ مقتضی ہے اس امر کو کہ اس کا کہنا ایمان کو قوی و زیادہ کرتا ہے
جو ایمان اسکے کہنے سے پہلے تھا اب وہ اسکے بار بار کہنے سے تازہ و تر ہو جاتا ہے دوسرا
لفظ انکا رفعاً یہ ہے اکثروا شھادة ان لا الہ الا اللہ قبل ان یحال بینکم وبینہا
رواہ ابو یعلے معلوم ہوا کہ اس کلمہ کو بلفظ اشہد بہت کہا کرے جو کہ یہ کلمہ ہادم خطایای
ماقبل ہے اسلئے اس شہادت سے جو گناہ پہلے اس کہنے سے ہوتے رہتے ہیں وہ مٹتے رہیں گے
ابن عمرو نے رفعاً کہا ہو کیا خبر نہ دوں میں تمکو اوس وصیت کی جو نوح علیہ السلام نے
اپنے بیٹے کو کی تھی کہا ہاں فرمایا نوح نے اپنے بیٹے کو یہ وصیت کی تھی یابنی اوصیک
بقول لا الہ الا اللہ فانہا لو وضعت فی کفة ووضعت السموات والارض فی کفة
لرجحت بہن ولو کانت حلقة لقصمتہن حتے تخلص الی اللہ الحدیث رواہ البزار
حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ اس کلمہ کو بہت کہنا چاہیئے کہ یہ کہنا ہی ایک عمل صالح ہے
اور یہ ایسا عمل ہے کہ ترازو میں سب اعمال پر راجح ہو گا اگر اخلاص دل اور یقین
صادق سے کہا ہے اور اوس اخلاص و یقین پر مرتے دم تک جا ہوا ہو گا اور اعمال میں
قاصر ہو جابر مرفوعاً کہتے ہیں افضل الذکر لا الہ الا اللہ اخرجہ الترمذی احمد کا
لفظ جابر سے یوں ہے لا الہ الا اللہ افضل الذکر وھی افضل الحسنات وھکذا
فی مسند البزار یہ حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ کلمۂ توحید بہترین ذکر و بہترین حسنہ
ہے شوکانی فرماتے ہیں وحق لہا ذلک فانہا مفتاح الاسلام بل بابہ الذی لا یدخل
الیہ الا منہ بل عمادہ الذی لا یقوم بغیرہ وھی احدارکان الاسلام وھی
الفرقان بین الاسلام والکفر وبین الحق والباطل انتہی ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً
یہ ہے یارسول اللہ من اسعد الناس بشفاعتک یوم القیامة قال اسعد الناس
بشفاعتی یوم القیامة من قالہا خالصاً من قلبہ رواہ البخاری یہ دلیل ہے اسپر کہ بڑا
سعادتمند واسطے شفاعت حضرت کے وہی شخص ہے جو کہ قائل کلمۂ توحید ہے لکن شفاعت

بقیہ ہے ساتھ اخلاص قلب کے نہ کہ بغیر اخلاص کے پھر مراد شفاعت سے بعض انواع شفاعت ہے کیونکہ اسعد بشفاعت علے وہ شخص ہوگا جو بغیر حساب کے جنت مین جائیگا ابو ذر کہتے ہین حضرت نے فرمایا ما من عبد قال لا الہ الا اللہ ثم مات علے ذلک الا دخل الجنۃ مینے عرض کیا وان زنی وان سرق فرمایا ہان تین بار میرے سوال کے جواب مین یون ہی کہا چوتھی بار مین فرمایا علے رغم انف ابی ذر مین یہی کہتا ہوا نکلا وان رغم انف ابی ذر اخرجہ مسلم حدیث مین دلیل ہے اسبات پر کہ کلمہ توحید کا ہے جب کوئی بندہ اس قول پر مریگا اور خاتمہ اوسکے کلام کا اسپر ہوگا در حالیکہ وہ ہمارا قائل ہے تو جنت اوسکے لئے واجب ہو جائیگی معاصی متقدمہ اوسکو ضرر نکرینگی اگرچہ کبائر ہون جیسے زنا چوری و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء شوکانی سے فرماتے ہین و من ابی ھذا قلنا لہ صح ھذا عن الصادق المصدوق علے رغم انفک وھو لا یقول الا الحق لمکان العصمۃ لاسیما فیما طریقہ البلاغ وقد تکلف قوم لرد ھذا الحدیث الصحیح وما ورد فی معناہ بما لا یسمن ولا یغنی من جوع وبعضہم تکلف تقییدہ بعدم المانع و لیس علے ذلک اثارۃ من علم انتہی امام علامہ ولی اسرہاشم بن یحیی شامی اسکنہ اللہ غرفات الجنان نے یہ ابیات انشاد کئے ہین و ھو ھذہ

علے رغم انف للوعیدی بنیتی	بتوحیدک اللہم فی الخلد مسکنا
وھل یقنط العبد المسیئ و ربہ	کریم عظیم الصفح یغفر ما جنا
اذا خاف من وصف الشدید عقابہ	اتاہ الرجا من موضع الجود والثنا
وان وعد النیران ثم عفا فلم	یکن مخلفا لکن کریما و محسنا
ولم لا یکون القول بالعفو ایھا	وقد سبقت وصان رحمۃ ربنا
سننجو من النیران لکن بفضلہ	ونسکن فی الجنات طیبۃ الجنا
ومن یتأول من یشاء فقل لہ	متی صرت بوابا علیہا فمن دنا

حدیث طویل ام ہانی بنت ابی طالب مین فرمایا ہے قول لا الہ الا اللہ لا یترک ذنبا ولا یشبہا عمل رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد والنسائی حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ یہ کلمہ کسی گناہ کو اپنے قائل کے باقی نہین چھوڑتا بلکہ اللہ اوسکے گناہون کو بخش ہی دیتا ہے اور اسکا کہنا اور اعمال پر فائق ہے یہانتک کہ کوئی عمل اوسکے مانند نہین ہے اور نہ اوسکے درجہ تک پہنچتا ہے کوئی سا عمل ہی کیون نہو ابن عمرو رفعا کہتے ہین لا الہ الا اللہ لیس لہا من دون اللہ حجاب حتی تخلص الیہ اخرجہ الترمذی وقال حدیث غریب معلوم ہوا کہ یہ کلمہ منجملہ ان حسنات فاضلہ کے ہے جو بیرجال اللہ تک پہنچ جاتے ہین اور یہ پہنچنا بے روک ٹوک کے ہوتا ہے یہ کنایہ ہی قبول و حصول ثواب سے واسطے قائل کے اور یہ کہ کہنا اسکا اعمال مقبولہ سے ہے ہر حال مین معاذ بن جبل کا لفظ مسموع مرفوع یون ہے لا الہ الا اللہ لیس لہا نہایۃ دون العرش رواہ الطبرانی فی الکبیر شوکانی فرماتے ہین وفی الباب احادیث کثیرۃ دالۃ علی شرف ہذہ الکلمۃ واختصاصہا بمزایا عاجلۃ وآجلۃ انتہی حدیث انس مین آیا ہے کہ حضرت نے معاذ بن جبل سے فرمایا ما من احد یشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ صادقا من قلبہ الا حرمہ اللہ علی النار الحدیث اخرجہ الشیخان حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ یہ کلمہ جو مشتمل ہے شہادتین پر مقتضی اسکا ہر کہ قائل کلمہ پر آگ دوزخ پر حرام ہے اور جسپر آگ حرام ہوئی تو پھر اوسکو کبھی نہ چھوئیگی ظاہر یہ ہے کہ یہ کلمہ مکفر جمیع ذنوب ہے باوجود اختلاف انواع کے وللہ الحکمۃ البالغۃ وھو الغفور الرحیم مین کہتا ہون سب سے بڑھکر بشارت مین حدیث بطاقہ ہے جسکو ابن ماجہ وحاکم وابن حبان نے ابن عمرو سے رفعا روایت کیا ہے اوس کا مضمون یہ ہے کہ اللہ ایک مرد کو میری امت مین سے سامنے خلائق کے دن قیامت کو الگ بلا کر ننانوے سجل یعنے مکتوب اوسپر کھولیگا ہر سجل برابر مد

نگاہ کے ہوگا ت

پرسش گنهم روز حشر آخر شد | ہمت کاست گناہان خلق پارہ کینہ

پہر فرمائیگا کیا تو نیین سے کسی شے کا انکار کرتا ہے کیا میری کاتبین حافظین نے
تجہپر ظلم کیا ہے وہ کہیگا نہین ای رب اللہ فرمائیگا کیا تجہکو کچہ عذر ہے وہ کہیگا نہین
ای رب اللہ تبارک وتعالے کہیگا ہمارے پاس تیرے ایک نیکی ہے اور آجکے دن
تجہپر ظلم نہوگا پہر ایک پرچہ کاغذ کا نکالیگا اوسمین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد
عبدہ ورسولہ لکہا ہوگا اللہ ارشاد کریگا کہ اپنے وزن پر حاضر ہو وہ کہیگا اے رب
بہلا یہ بطاقہ ہمراہ ان سجلات کے کیا چیز ہے ارشاد ہوگا کہ تجہپر ظلم نہین کیا جائے گا پہر
اون سجلات کو ایک پلہ ترازو مین اور اس بطاقہ کو ایک پلہ مین رکہین گے فطاشت
السجلات وثقلت البطاقة ولا يثقل مع اسم الله شئ اس حدیث کو ابن حبان و حاکم
نے صحیح اور ترمذی نے حسن غریب کہا ہے بیہقی بہی اسکے مخرج ہین یہ ثابت ہوا
کہ یہ شہادت مکفر جمیع ذنوب ہے و بعد الجہد لکن اس شرط سے کہ باخلاص دل و یقین
خاطر ادا کی ہو اور قلب ویسکے مضمون پر مطمئن ہو ایک قوم نے اس کا انکار
کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث وردانہ اسکے ابتدا اسلام مین تہی جبکہ لوگ طرف
نرے اقرار توحید کے بلائے جاتے تہے لکن جب فرائض و حدود مقرر ہوگئے تو حکم
اس حدیث کا منسوخ ہوگیا ضحاک و زہیری و ثوری اسیطرف گئے ہین لکن غیر
مخفی ہے کہ یہ مجرد راے بحت غیر معتضد بدلیل ہے وارد ہونا عقوبات معینہ کا
فرائض پر کچہ منافی اس حکم کے نہین ہے کیونکہ جمع ممکن ہے بدون اہدار ان ادلہ صحیحہ
متواترہ کے جسکو انکے تواتر مین شک ہو وہ طرف دواوین حدیث کے رجوع کرے
اور بحث کرنے سے اس بات پر واقف حال ہو جائیگا پہر بہلا کہین دعوی نسخ متواتر
کا مجرد راے واستبعاد سے ہو سکتا ہے اگر یہ دعوی اس غرض و قصد سے ہے کہ

کہین لوگ اس عطار ربانی پر بہروسا کرکے بیٹہہ نرہین تو یہ بات بدون ناامید
کرنے بندون کے اور بلا دعوے نسخ امر مشروع کے بہی ممکن ہے دوسری قوم نے
کہا کہ حاجت دعوے نسخ کی نہین ہے لکن قیام ساتہہ فرائض دین کے او دیچنا
منہیات سے منجملہ لوازم اقرار ومتممات اس شہادت کے ہے تیسری قوم نے کہا
کہ تلفظ ساتہہ اس شہادت کے سبب ہے واسطے دخول جنت وعصمت کے نار سے
بشرطیکہ فرائض بجالاے اور محرمات سے مجتنب ہے ورنہ بجانہ لانا واجبات کا اور
نہ بچنا محرمات سے مقتضا سے ان احادیث صحیحہ کثیرہ کے مانع ہے شوکانی رحمہ بعد ذکر کرنے
اقوال مذکورہ کے فرمایا ہے وھذہ الاقوال کما تری لم ترتبط بما یشد من عضدھا
ولم تعد بعماد یقتضی قبولھا ولا بنیت علی اساس قوی ولا علی رای سوی رد
التفضل الربانی بجحد للنعمۃ وانکار کفران لھا والھدایۃ الی الحق بید الوھاب
العلیم پہر کہا ہے کہ حدیث عبادہ بن صامت جو صحیحین مین اس لفظ سے آئی ہے ادخلہ
اللہ الجنۃ علی ما کان منہ من عمل رد ان تاویلات کو دور دفع کرتی ہے انتہی بطاقہ
کہتے ہین ایک ذراسے پرچہ کاغذ کو جسمین کچہہ لکہا ہو سجل کہتے ہین بڑی کتاب وصحیفہ کو اس
حدیث مین ذکر ننانوے طومار معاصی کا کیا ہے غالبا یہ سب کبائر ذنوب ہونگے
اسلئے کہ صغائر نماز وروزہ وجمعہ ورمضان وغیرہ حسنات سے دور ہوتے رہتے
ہین اور حدیث شخص اسرائیلی مین ذکر ننانوے خون کرنے کا آیا ہے لکن اللہ نے
اوسکو بہی بخشدیا تہا جسطرح کہ اسکو بخشدیگا ہم جب اپنے اعمال مین نظر کرتے
ہین تو اوس مرد اسرائیلی اور اس مرد صاحب بطاقہ سے اپنکو کچہہ کم نہین پاتے بلکہ
کثرت معاصی مین یقینا بڑہکر دیکہتے ہین اور بظاہر صورت مین کوئی شکل ایسی بہی
دکہائی نہین دیتی کہ آگ ہی سے بچ جائین پہر گلزار جنت مین جانے کا کیا خیال ہوسکتا ہے
کاش برابر ایک تازیانہ ہی کے ہمکو جنت مین کسی جگہہ ٹہکانا ملجاے یا ہم اہل اعراف

ہی مین ہون کیونکہ ہمارے گناہ ہمکو مایوس کئے دیتے ہین خصوصًا اس جہت سے
کہ ہم ہر چند چاہتے ہین کہ گناہ سے بچین اور طاعت پر جھکین لکن شیطان جو ہماری
رگون مین خون کیطرح ڈورتا پھرتا ہے وہ ہر دم ہمکو وسوسہ معصیت ہی کا دیتا رہتا
ہے لکن معہذا جو کہ ہمکو یاس سے منع کیا ہے اور نا امیدی کو رحمت خدا سے کفر ٹہرایا ہے
اسلئے ہم ہی باوجود ہزار گناہ اور لاکہہ نافرمانی اور کرور معصیت ظاہر و باطن
کے اوسکی رحمت واسع سے محرومی اپنی نہین چاہتے خصوصًا ہوتے ہوئے ایسی احادیث
صحیحہ کے جو اسجگہ لکہی گئی ہین اللھم غفراً و توفیقا ابن عمر مرفوعًا کہتے ہین لا الہ الا
اللہ کہنے والون کو نہ قبر مین وحشت ہے نہ قبرون سے اوٹہنے مین گویا مین اون کو
دیکہہ رہا ہون کہ وہ وقت نفخ صور کے اپنے سر سے مٹی جہاڑتے ہین اور کہتے ہین
الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور رواہ ابو یعلے والطبرانی
والبیھقی بسند ضعیف غزالی کہتے ہین اللہ نے فرمایا ہے ھل جزاء الاحسان الا الاحسان
اسمین کہا گیا ہے کہ دنیا مین تو احسان لا الہ الا اللہ کا کہنا ہے اور آخرت مین جنت
ہے اسیطرح للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ مین کہا ہے کہ حسنے کلمہ ہے اور زیادت
رویت خدا تعالی اللھم ارزقنا **ف** ابو ایوب مرفوعًا کہتے ہین من قال لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر عشر
مرات کان کمن اعتق اربعۃ من ولد اسمعیل رواہ الشیخان والترمذی
والنسائی حدیث مین دلیل ہے اسبات پر کہ یہ ذکر اجر مین قائم مقام آزاد کرنے چار ولد
اسمعیل کے ہے جو کہ اشرف عرب ہین پہر جبکہ بموجب حدیث دیگر ایک گردن آزاد
کرنے پر ہر عضو آگ سے آزاد ہوتا ہے تو اس ذکر کے دس بار کہنے پر چار بار اجر کا ہونا
دلیل کثرت ثواب و عظم اجر ہے یعقوب بن عاصم نے دو مرد صحابی سے سمعًا و رفعًا
روایت کیا ہے ما من عبد قال لا الہ الا اللہ الی قولہ قدیر مخلصا بہا روحہ مصدقا

بہا قبیہ نا لمتابہا لسانہ الا فتق اللہ لہ السماء فتقا حتی ینظر الی قائلہا من السماء وحق لعبد نظر اللہ الیہ ان یعطیہ سولہ رواہ النسائی اس مین یہ شرط لگی ہوئی ہے کہ وہ سچے دل وزبان سے اس ذکر کو باخلاص روح وتصدیق دل کہے تب کہین اسم اوسکی طرف نظر فرماتا ہے اور اوسکا مطلب پورا کرتا ہی عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ نے رفعًا کہا ہے خیر الدعاء یوم عرفۃ وخیر ما قلت انا والنبیون من قبلی لا الہ الی قولہ قدیر رواہ الترمذی دوسری روایت مین اس لفظ سے آیا ہے افضل ما قلت الخ ابو ہریرہ کا لفظ رفعًا یہ ہے جو کوئی اس ذکر کو ہر روز سو بار کہے اوسکو دس بردے آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا اور سو نیکیان واسطے اوسکے لکھی جائین گی اور سو برائیان اوسکی دور ہون گی اور اوس دن شام تک اوسکو شیطان سے پناہ رہیگی اور اوسکے عمل سے بڑھکر اور کسی کا عمل نہوگا بجز اوس شخص کے جو اوسکو دس بار سے زیادہ کہے رواہ الشیخان ابو عیاش نے کہا حضرت نے فرمایا ہے کہ جسنے یہ ذکر کیا وقت صبح کے اوسکو اجر ہوگا برابر آزاد کرنے چار بردے کے اولاد اسمعیل سے اور لکھی جائینگی اوسکے لئے دس نیکیان اور دور ہونگی اوس سے دس برائیان اور بلند ہونگے دس درجے اور پناہ مین رہیگا شیطان سے شام تک اور اگر شام کو کہیگا تو بھی اسیطرح ہوگا صبح تک **حکایت** ایک آدمی نے حضرت کو خواب مین دیکھا کہا ای رسول اللہ ان ابا عیاش یحدث عنک بکذا وکذا فرمایا صدق ابو عیاش رواہ ابو داود وابن ماجۃ اس حدیث مین ذکر صبح کا آیا ہے ولکن اور حدیثون مین بلا قید بھی وارد ہے ابو امامہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا من قال لا الہ الا اللہ الخ لم یسبقہا عمل ولم یبق معہا سیئۃ اخرجہ الطبرانی باسناد رجالہ رجال الصحیح **ف** ابن عمر کہتے ہین حضرت نے ایکدن اپنے اصحاب سے کہا تم سبحان اللہ وبحمدہ سو بار کہو جو کوئی اسکو ایکبار کہیگا اوسکے لئے دس نیکیان لکھی جائینگی اور جو کوئی دس بار کہیگا اوسکے

لئے سو نیکیان اور جو سو بار کہیگا اوسکے لئے ہزار بار اور جو کوئی اس سے زیادہ بار کہیگا اوسکے لئے اور زیادہ نیکیاں لکھی جائینگی اخرجه الترمذی وقال حسن غریب اسمین دلیل ہے اسبات پر کہ یہ تضعیف کچھہ خاص سا تہہ اس عدد منصوص علیہ کے نہین ہے بلکہ ہر عدد مین ثابت ہے گو زیادہ ہو چنانچہ ان الحسنة بعشر امثالها اس پر دلیل ہے حدیث ملحہ مین فرمایا ہے من قال سبحان الله وبحمده مائة مرة كتبت له مائة الف حسنة واربعا وعشرين الف حسنة رواه الحاكم وقال صحيح الاسناد معلوم ہوا کہ اس ذکر کے سو بار کرنے پر ایک لاکھہ چوبیس ہزار نیکیان لکھی جاتی ہین ولسد احمد ابو ذر سے فرمایا تہا کیا خبر دون مین تجکو اوس کلام کی جو اللہ کو بہت محبوب ہے کہا ہان فرمایا یہ ذکر رواہ الترمذی مسلم کا لفظ یہ ہے آپسے پوچہا کون کلام افضل ہے فرمایا وہ جسکو اللہ نے واسطے ملائکہ و عباد کے پسند کیا ہے سبحان الله وبحمده حدیث مصعب بن سعد مین اس ذکر کے سو بار کہنے پر ہر دن مین ایکہزار حسنہ کا وعدہ فرمایا ہے رواہ مسلم والترمذی والنسائی وابن حبان ابو امامہ کا لفظ مرفوعا یہ ہے من هاله الليل ان يكابده او بخل بالمال ان ينفقه اوجبن عن العدو ان يقاتله فليكثر من سبحان الله وبحمده فانها احب الى الله من جبل ذهب ينفقه فی سبيل الله اخرجه الطبرانی منذری نے کہا یہ حدیث غریب ہے اسکی اسناد لاباس بہ ہے معلوم ہوا کہ قیام کرنا ساتہہ ان ہرسہ امور کے افضل تر ہے ذکر سے لیکن جب ان امور سے عاجز ہو تو بہر ذکر ہی کرے مگر کثرت سے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے دو کلمے ہین زبان پر ہلکے ترازو مین بہاری اللہ کو پیارے سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم رواه الشيخان مطلب یہ ہوا کہ اجر انکا بڑا ہے اور یہ میزان حسنات مین عظیم ہین جابر نے رفعًا کہا ہے جو کوئی سبحان الله وبحمده کہے اوسکے لئے جنت مین ایک درخت لگایا جائیگا رواہ الترمذی معاذ بن انس کا لفظ مرفوعًا یون ہے من قال سبحان الله العظيم نبتت له

غرس فی الجنۃ رواہ احمد قال فی مجمع الزوائد واسنادہ حسن **حدیث**
ابو مالک اشعری مین فرمایا ہے الحمد للہ میزان کو پُر کردیتا ہے اور یہ کلمات مع سبحان
اللہ آسمان وزمین کو بھر دیتے ہین الحدیث رواہ مسلم یعنے اجزا انکا کثرت مین اس
حد تک پہنچتا ہے سمرہ بن جندب نے مرفوعًا کہا ہے بہت دوست اللہ کو چار کلمے ہین
سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر جس کلمے سے تو چاہے شروع
کر کچھ نقصان تیرا نہین ہے رواہ مسلم دوسرا لفظ سمرہ کا رفعًا یون ہے افضل
الکلام بعد القران وھن من القران سبحان اللہ الخ رواہ احمد ورجالہ
رجال الصحیح یہ چارون کلمے انہین صیغون سے قرآن مین ثابت ہین یہ ایک دوسری مرتبت
ہے واسطے انکے علاوہ افضل کلام ہونے کے بعد قرآن کے حدیث ابو ذر مین جسکو
مسلم نے روایت کیا ہے دلیل ہے اس بات پر کہ ہر کلمہ ان کلمات چہاگانہ مین سے قائم مقام
صدقہ کے ہوتا ہے ابن عمر کا لفظ یہ ہے کہ جسنے ان کلمون کو کہا اوسکے لئے ہر حرف
پر دس نیکیان لکھی جاتی ہین اخرجہ الطبرانی فی الکبیر اس حدیث مین تفصیل ہے اجر
عظیم وثواب کبیر پر کہ اس ذکر کے ذاکر کو ہر حرف پر دس حسنات ملتے ہین اللہ کا فضل
واسع اور اوسکی عطا کثیر ہے ابو ہریرہ کا لفظ رفعًا یہ ہے لان اقول سبحان اللہ الخ احب
الیّ مما طلعت علیہ الشمس رواہ مسلم مراد اس سے ساری دنیا ہے کیونکہ طلوع وغروب
سورج کا اسے دنیا پر ہوتا ہے شوکانی رحمہ فرماتے ہین کہ ہر مسلمان کو لائق ہے کہ یہ
کلمات اوسکو سارے جہان سے زیادہ تر محبوب ہون جسطرح کہ یہ کلمات حضرت
کو محبوب تر تھے ساری دنیا سے ومن لازم المحبۃ الاکثار من الذکر بھا فان
المحب لایغیب عنہ محبوبہ انتھی ابن مسعود نے کہا ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا ابراہیم
علیہ السلام سے شب معراج کو ملاقات ہوئی کہا اے محمد صلعم اپنی امت کو میرا اسلام
کہو اور خبر دو کہ جنت خاک پاک وشیرین آب ہے اور ایک میدان ہے درخت اوسکے

یہی کلمات ہین ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ابو ہریرہ کہتے ہین کہ حضرت کا گزر مجھپر ہوا مین درخت لگا رہا تہا فرمایا کیا لگاتے ہو مینے عرض کیا کہ درخت لگاتا ہون فرمایا کیا مین تجکو اس سے بہتر درخت نہ بتادون سبحان اللہ الخ ہر کلمہ کے عوض ایک درخت جنت مین تیرے لئے لگایا جاے گا حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے رواہ ابن ماجۃ وحسنہ المنذری ابن عباس کا لفظ یہ ہے من قال سبحان اللہ الخ غرس لہ بکل واحدۃ منہن شجرۃ فی الجنۃ منذری نے کہا اسکی اسناد حسن ہے یہ حدیث متابعات مین لاباس بہ ہے ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا لواپنی ڈہال پوچہا کیا کوئی دشمن حاضر ہوا ہے فرمایا نہین ولکن آگ سی ڈہال ہے کہو سبحان اللہ الخ یہ کلمات دن قیامت کو مجنبات معقبات ہوکر آئین گے یہ باقیات صالحات ہین اخرجہ النسائی والحاکم والطبرانی حاکم نے کہا یہ حدیث شرط مسلم پر ہے طبرانی نے لفظ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ بہی زیادہ کیا ہے منذری نے اسکی اسناد کو جید کہا ہے مجمع الزوائد مین رجال طبرانی کو رجال صحیح بتایا ہے مجنبات کے معنے ہین مقدمات معقبات کے معنے ہین موخرات حدیث ابو الدرداء مین ان کلمات کو مع لاحول الخ کے باقیات صالحات فرمایا ہے اور کہا ہے ھن یحطط الخطایا کما تحط الشجرۃ ورقہا وھن من کنوز الجنۃ رواہ الطبرانی انکا احادیث مین کئی جگہہ باقیات صالحات نام رکہا ہے جیسے حدیث ابو سعید مین فرمایا ہے استکثروا من الباقیات الصالحات قیل وما ھن یا رسول اللہ قال التہلیل والتکبیر والتسبیح والحمد ولاحول ولاقوۃ الا باللہ اخرجہ النسائی وابن حبان واحمد وابو یعلے باسناد ین حسنین اور حدیث ابن ابی اوفیٰ مین آیا ہے کہ ایک اعرابی نے کہا اے رسول خدا مینے قرآن سیکہنے مین بہت کچہہ محنت کی مگر مجہے نہ آیا ایسی چیز سکہاؤ جو قرآن سے کفایت کرے فرمایا یہ کلمات کہا کرو اوسنے

ان چارون کو انگلیون پر گنکر کہا اے رسول خدا یہ تو میرے رب کے لئے ہوے میرے لئے
کیا ہے فرمایا کہہ اللهم اغفر لی وارحمنی وعافنی وارزقنی واهدنی اعرابی چلا گیا
فرمایا اما هذا فقد ملأ يده بخير اخرجه ابن ابی شیبة وابن ابی الدنیا وابوداود
والنسائی حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ جو شخص قرآن نہ سکے تو یہ ذکر اوسکو نماز مین
کافی ہوگا اس حدیث کی اصل صحیح مسلم مین بہی ہے ابو ہریرہ وابو سعید کہتے ہین حضرت
نے فرمایا بیشک اللہ نے کلام سے ان چار کلمون کو چن لیا ہے سو جسنے کہا سبحان الله
لکہی گئین اوسکے لئے بیس نیکیان اور دور ہوئین اوس سے بیس برائیان اور جسنے کہا
الحمد لله اوسکے لئے بہی مثل اسکے ہے اور جسنے کہا لا اله الا الله اوسکے لئے بہی اسیطرح
ہے اور جسنے کہا الله اکبر اوسکے لئے بہی برابر اسیکے ہے آور جسنے کہا الحمد لله رب العالمین
اپنی طرف سے لکہی گئین اوسکے لئے تیس نیکیان اور دور ہوئین اوس سے تیس برائیان
اخرجه احمد والنسائی حاکم نے کہا یہ حدیث شرط مسلم پر ہے مجمع الزوائد مین کہا رواه
احمد والبزار ورجالهما رجال الصحیح حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ اللہ نے ان چارون
کلمات کو سارے کلام پر مصطفے کیا ہے اور جسکو اللہ نے چن لیا بندہ کو لائق ہے کہ اوسکے ساتھ
اشتغال رکہے اور کثرت ومحبت سے اونکو کہکر اللہ کا تقرب حاصل کرے یہ کلمات اجر ایدار سے
ایک نصیب وافر وثواب عظیم پر مشتمل ہین وفی ذلك فليتنافس المتنافسون حدیث عمران
بن حصین مین ہر کلمہ کو احد سے کو واحد سے اعظم تر فرمایا ہے رواه البزار والطبرانی
سو جب ہر کلمہ احد سے بڑا ٹہیرا اور احد اعظم جبال دار الهجرة ہے تو اس ترغیب وتشویق
استکثار مین ہزار علاقہ راغبین وجذب قلوب صالحین ہے آم ہانی کہتے ہین حضرت کا گذر مجپر
ہوا مین بیٹہی تہی مین نے کہا مجہے کوئی عمل بتاؤ کہ مین بجا لاؤن فرمایا سو بار تسبیح کر یہ برابر آزاد
کرنے سو بردے کے ہے اولاد اسمعیل سے سو بار تحمید کر یہ برابر سو گہوڑون کے ہے
جنپر زین ولگام ہو اور راہ خدا مین اونپر سوار کرایا جائے سو بار تکبیر کہہ یہ برابر سو اونٹ

کرے ہے جنکی قلادہ پڑا ہوا اور مقبول ہوں سوبار تہلیل کرے یابین زمین وآسمان کو
پر کر دیتی ہے رواہ النسائی وقال الحاکم صحیح الاسناد واحمد باسناد حسن ابویعلی
راعی آنحضرت صلعم کا لفظ مسموعًا مرفوعًا یہ ہے بخ بخ لخمس ما اثقلهن فی المیزان
لا الہ الا اللہ والحمد للہ وسبحان اللہ واللہ اکبر والولد الصالح یتوفی للمرء
المسلم فیحتسبه اخرجه النسائی واحمد وابن حبان والطبرانی بخ بخ ایک کلمہ ہے کہ وقت
راضی ہونے کے کسی شے سے بارادۂ مبالغہ کہا جاتا ہے نعمان بن بشیر کہتے ہیں حضرت نے
فرمایا ان مما تذکرون من جلال اللہ سبحان اللہ ولا الہ الا اللہ والحمد للہ ینعطفن
حول العرش لهن دوی کدوی النحل تذکر بصاحبها اما یحب احدکم ان لا یزال
من یذکر به اخرجه ابن ماجة والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم یعنے یہ کلمات
گرد عرش کے چکر مارتے ہیں انکی آواز مثل بھنبھناہٹ نحل کے ہے یعنے مگس شہد یہ اپنے صاحب
کی یاد اوس مقام اعلی میں دلاتی ہیں حدیث ابوسعید خدری میں فرمایا ہے استکثار
کرو باقیات صالحات سے پوچھا وہ کیا ہیں فرمایا تہلیل تکبیر تسبیح الحمد للہ لاحول ولا قوة
الا باللہ رواہ النسائی وصححه ابن حبان واخرجه احمد وابویعلی والحاکم وقال صحیح
الاسناد **ف** حضرت نے ابوموسیٰ سے فرمایا کہ لاحول ولا قوة الا باللہ کہ یہ ایک
خزانہ ہے بہشت کے خزانوں میں سے اخرجه اصحاب الستة معاذ کا لفظ یہ ہے مجھسے
فرمایا الا ادلك علی باب من ابواب الجنة قال وما هو قال لاحول الخ اخرجه احمد
والطبرانی منذری نے کہا اسنادهما صحیح ان شاء اللہ تعالی مجمع الزوائد میں کہا رجالهما
رجال الصحیح اور حدیث ابوایوب انصاری میں اس کلمہ کو غراس جنت کہا ہے رواہ ابن
حبان وصححه اور حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہے دواء من تسعة وتسعین داء ایسرها
الهم رواہ الحاکم والطبرانی دوسری روایت میں اتنا اور زیادہ کیا ہے ولا منجا من
اللہ الا الیه مہر کیا کشف اللہ لسبعین بابا من الضراد ناهن الفقر رواہ النسائی والبزار

تیسری روایت ابو ہریرہ کی رفعاً یون ہے الا ادلك علی كلمة من تحت العرش من كنز الجنة لا حول ولا قوة الا بالله يقول الله تعالى اسلم عبدی واستسلم رواه البیهقی فی الدعوات الکبیر ف حدیث ابو سعید خدری مین فرمایا ہے جسنے کہا رضیت بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا واجب ہوگئی اوسکے لیے جنت ابو سعید نے متعجب ہوکر کہا پہر فرمائیے آپنے پہر فرمایا رواه مسلم والنسائی حدیث دلیل ہوا سبات پر کہ تکلم کرنا ساتہہ اس دعا کے موجبات جنت سے ہے ابو داؤد و نسائی و حاکم کا لفظ ابن خادم آنحضرت سے یون ہے کہ جو کوئی صبح کو یہ کہہ لیا کرے تو ضرور ہے کہ اللہ اوسکو قیامت کے دن راضی کردے رہی یہ بات کہ ذکر آلہی باوجود زبان پر ہلکے ہونے اور تہوڑی مشقت کے سب عبادتون سے مفید تر و بہتر کیون ہے حالانکہ عبادت مین بہت محنت ہوتی ہے سو اسکی شکل یہ ہے کہ اس امر کی تحقیق بدون علم مکاشفہ کے اور جگہہ بیان نہین اسیجگہہ اتنا کہنا بس ہے کہ جس ذکر سے اثر و نفع ہوتا ہے وہ ذکر ہے جو ہمیشہ ساتہہ حضور دل کے کیا جاے اور نری زبان سے ذکر کرنا ہمراہ غفلت دل کے بہت کم نافع ہوتا ہے ع

زبان در ذکر و دل در فکر خانہ	چہ حاصل زین نماز پنجگانہ

یہی بات احادیث سے بہی معلوم ہوتی ہے اور ایک لحظہ دل کا ذکر پر حاضر ہونا پہر دنیا مین مشغول ہوکر اللہ سے غافل ہونا بہی کمتر مفید ہے بلکہ جو ذکر ہمراہ حضور دل کے ہوتا ہے وہ اکثر اوقات سب عبادات پر مقدم ہو جاتا ہے بلکہ اوسی سے سب عبادتون کو شرف ہے وہی عبادات عملیہ کی علت غائی ہے پہر ذکر کا ایک آغاز ہے اور ایک انجام ابتدا ذکر تو موجب انس و محبت کا ہوتا ہے اور اوسکی انتہا یہ ہے کہ انس و محبت اوسکی موجب ہو جائین اور اونہین کے باعث سے ذکر سرزد ہوا ور مطلوب بہی وہی انس و محبت ہوتی ہے جو باعث ذکر کے ہو کیونکہ ذاکر شروع مین کبہی بتکلف اپنے دل و زبان کو وسواس سے روک کر مصروف ذکر خدا ہوتا ہے پہر جب بتوفیق آلہی اوسپر مداومت کرتا ہے تو اوس سے مانوس ہو جاتا ہے

اور اوسکے دلمین محبت ذکر کی جم جاتی ہے پہر انجام کو تو وہ کثرت ذکر پر مجبور ہو جاتا ہے اسطرح کہ اوس سے صبر نہین کر سکتا کیونکہ دستور ہے کہ جو کوئی شخص کسی چیز سے محبت رکہتا ہے تو اوسکا ذکر زیادہ کیا کرتا ہے من احب شیئاً اکثر ذکرہ اور جو شخص کسی چیز کا بہت ذکر کرتا ہے گو تکلف ہی سے ہو تو وہ اوسی شے کو محبوب جانتا ہے اسیطرح ذکر الٰہی اول وہلہ مین تکلف کے ساتھہ ہی اس امر کا ثمرہ دیتا ہے کہ آدمی کو مذکور کے ساتھہ یعنے اللہ پاک سے انس و محبت ہو جاوے اور انس و محبت جبہی حاصل ہوتا ہے کہ بہت مدت تک بتکلف مشقت اوٹھائی جاوے یہانتک کہ تکلف سرشت ہو جاوے پہر جب اللہ کے ذکر سے انس حاصل ہو جاتا ہے تو اوسکے ماسوا سے انقطاع ہوتا ہے ماسوا اللہ وہ چیزین ہین جو مرنے کے وقت جدا ہو جاتی ہین جیسے مال و اولاد و اہل و اصحاب و حکومت انہین سے کوئی بہی قبر مین ہمراہ نہوگی بجز ذکر الٰہی کے اور کچہہ ساتھہ باقی نہ رہیگا ؎

ہمہ دوستان تا بدر با من اند		چو من رفتم این دوستان دشمن اند
تو لی آنکہ تا من منم با منے		وزین در مبا و اتحتی دامنی

پس اگر یہ شخص ذکر الٰہی سے انس رکہتا ہوگا تب تو جو علاقہ ماسوا کے اوس سے روکتی ہین اونسے منقطع ہونے کی لذت پائیگا کیونکہ دنیا مین ضرورتین حاجات کی ذکر اللہ سے روکتی ہین موت کے بعد کوئی مانع نہ رہیگا تو گویا اوسوقت درمیان اسکے اور اسکے محبوب کے تخلیہ ہو جائیگا اسصورت مین حال ذاکر کا بہت بہتر ہوگا اور اوس قیدخانہ سے چھوٹ جائیگا جسمین اپنے انس کی چیز سے رکا ہوا تہا اب اس انس سے بندہ بعد موت کے لذت پاتا رہیگا یہانتک کہ جوار ارحم الراحمین مین نازل ہوکر ذکر سے طرف لقا کے ترقی کر جاوے ذکر ہی کے شرف سے رتبہ شہادت کا بہی بڑا مرتبہ ہے کیونکہ مقصود حسن خاتمہ ہے اور ہماری غرض خاتمہ سے دنیا کا رخصت کرنا اور اللہ کے سامنے ایسے حالمین آنا ہے کہ دل اللہ مین ڈوبا ہوا اور ماسوا اللہ سے منقطع ہو اسی جگہ سے معرفت والی خاتمہ

ہے بہت ڈرتے تھے کیونکہ دل ہر چند ملازم ذکر الٰہی ہو مگر تاہم بدلتا رہتا ہے کچھ نہ کچھ التفات
دنیا کی طرف رکھتا ہے مبادا اسی حالت مین کوچ کر جاوے اس صورت مین اس خطرہ
سے بچاؤ کی شکل شہادت کا خاتمہ ہے بشرطیکہ غرض شہید کی حاصل کرنا مال کا یا نام و
شجاعت کی نہو ہم اللہ سے سوال کرتے ہین کہ ہمکو اون لوگون مین سے کردے جو
حال و قال و ظاہر و باطن مین لا الہ الا اللہ والے ہین تاکہ ہم دنیا کو اس طرح چھوڑین
کہ اوسکی طرف ذرا بھی دھیان ہمارا نہو بلکہ اوس سے دق ہون اور اللہ کی لقا کے
طالب ہون کیونکہ حضرت نے فرمایا ہے من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ و من کرہ
لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ یہ بیان اوس ذکر کا تھا جسکے لئے کوئی خاص مقرر نہین
ہے رہے وہ اذکار جو اوقات صبح و مسا مین کئے یا پڑھے جاتے ہین وہ بہت سی
کتب اذکار مین خصوصًا نزل الابرار مین سب ترتیب وار مذکور ہین اور رسالہ
زیادۃ الایمان مین بھی فضائل اونکے مع الفاظ نبوی مرقوم ہن جزری نے عدۃ
حصن مین آداب ذکر یہ لکھے ہین کہ جس مکان مین ذاکر ذکر الٰہی کرے وہ جگہہ
پاکیزہ و خالی ہوا اور وہان مسواک سے صاف کرلیا گیا ہو بہر رو بقبلہ ہو کر جو
کچھہ کہے اوسمین تدبر کرے اوسکے معنے سمجھے اگر نجانتا ہو تو معلوم کرلے جو ثواب
شارع نے ذکر پر مرتب کیا ہے اوسکا اوسی وقت معتد بہ سمجھے جبکہ ساتھہ اوسکے
تلفظ بھی کیا ہو افضل ذکر تلاوت قرآن ہے مگر جہان کہین کہ کوئی اور ذکر مشروع
کیا گیا ہے اور جو شخص کہ اذکار ماثورہ پر صبح و شام و احوال مختلفہ مین مواظبت
رکھتا ہے وہ منجملہ الذاکرین اللہ کثیرا و الذاکرات کے ہے اور جس شخص کے لئے
کوئی ورد معروف مقرر ہوا اور وہ اوس سے فوت ہوگیا ہے تو وقت امکان کے
اوسکا تدارک کرلے تاکہ عادت ملازمت کی پڑی رہے انتہی کتاب حزب اعظم مولفہ
ملا علی قاری مجامع دعوات ماثورہ و اوراد صحیحہ ہے بعد تلاوت قرآن و کثرت درود

شریف کے کوئی وظیفہ بہتر اس سے معلوم نہیں ہوتا ہے واللہ اعلم **ف**
دعا کے لئے فضائل و آداب ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے واذا سألك عبادی عنی
فانی قریب اجیب دعوة الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی اور فرمایا ادعوا
ربکم تضرعا وخفیة انه لا یحب المعتدین اور فرمایا قل ادعوا الله او ادعوا
الرحمن ایا ما تدعوا فله الاسماء الحسنى اور فرمایا قال ربکم ادعونی استجب لکم
ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جهنم داخرین حدیث نعمان
بن بشیر میں فرمایا ہے الدعاء هو العبادة پھر آیۃ ادعونی ربکم پڑھی رواہ اہل
السنن وصححه الترمذی انس کا لفظ رفعاً یہ ہے الدعاء مخ العبادة رواہ الترمذی
آیت و حدیث مذکور دلیل ہیں اس بات پر کہ دعا اعلیٰ انواع مناجات و ارفع و اشرف
عبادات ہے ولہذا دعا کو مغز عبادت فرمایا ہے اور آیت شریف میں دعا کو عین
عبادت ٹھرایا ہے حدیث سلمان میں فرمایا ہے لا یرد القضاء الا الدعاء ولا یزید
فی العمر الا البر اخرجه الترمذی و ابن حبان اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ اللہ دعا کی
وجہ سے قضا کو پھیر دیتا ہے آیت یمحو الله ما یشاء ویثبت وعنده ام الکتاب
بھی اسی کی موید ہے یہ مسئلہ معرکۃ الآرا ہے شوکانی رح نے اس باب میں ایک رسالہ مستقل
لکھا ہے اور ہمنے بھی دلیل الطالب میں اسپر بحث کی ہے **ع**

بیا کہ قاعدۂ آسمان بگردانیم
قضا بگردش رطل گران بگردانیم

ابن عمر کہتے ہیں حضرت نے کہا ہے من فتح له منکم باب الدعاء فتحت له ابواب الرحمة
وما سئل الله شیئا احب الیه من ان یسأل العافیة دوسری روایت میں لفظ
ابواب الاجابة آیا ہے اخرجه ابن ابی شیبة والترمذی و ابن حبان والحاکم وقال
صحیح الاسناد حدیث عائشہ میں فرمایا ہے لا یغنی حذر من قدر والدعاء ینفع مما نزل
ومما لم ینزل وان البلاء لینزل فیتلقاه الدعاء فیعتلجان الی یوم القیامة اخرجه

الحاکم وقال صحیح الاسناد والبزار حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ جو قدر اسد نے بندہ پر لکہدی ہے اوس سے بچنا نہین ہوسکتا مگر بطفیل اسی دعا کے یہ ہر بلا نازل وغیر نازل سے نافع ہوتی ہے قیامت تک دعا و بلا کی کشتی ہوتی رہتی ہے حاصل یہ ٹہیرا کہ دعا خود ایک قدر خدا ہے کبہی اللہ تعالی اپنے بندے پر کوئی حکم مقید بعدم دعا جاری کرتا ہے پہر جب بندہ دعا کرتا ہے تو اوس حکم کو دور فرما دیتا ہے عایشہ فرماتی کہتی ہین لیس شئ اکرم علی اللہ من الدعا اخرجه الترمذی وابن حبان واحمد والبخاری فی التاریخ وابن ماجة والحاکم وقال صحیح واقره الذهبی وقال ابن حبان حدیث صحیح کہا ہے کہ یہ اکرام اسلئے ہے کہ دلیل ہے اسد کی قدرت اور آدمی کے عجز پر لکن اولی یہ ہے کہ جب دعا عبادت و مغز عبادت ٹہیری تو اس حیثیت سے اسد پر اکرم ہوئی کیونکہ اسد نے خلق کو اسی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے ولہذا حدیث ابوہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے کہ جو کوئی اسد سے سوال نہین کرتا ہے تو اسد اوسپر غصہ فرماتا ہے رواہ الترمذی سبحان اسد اس جگہہ فرق خالق و مخلوق کا معلوم ہوتا ہے کیونکہ مخلوق سوال سے خفا ہوتی ہے اور اسد تعالی ترک سوال پر غصہ کرتا ہے جل الخالق وذل المخلوق دوسرا لفظ یہ ہے من لم یدع الله غضب علیه رواہ ابن ابی شیبة سو جب معبود ہمسے طالب سوال و دعا ہو تو بڑا خسران ہے کہ ہم ترک دعا کرکے مستحق غضب ٹہیرین ؎

گر طمع خواہد زمن سلطان دین	خاک بر فرق قناعت بعد ازین

بلکہ ہمین تو یہ لازم ہے کہ ہم ہر دم ہر حاجت اپنی اوسی سے مانگین اور سوا اوسکے کسی غیر کیطرف ہرگز التفات نکرین ؎

از خدا خواہم واز غیر نخواہم بخدا	کہ نیم بندۂ دیگر نہ خدائ دگرست

اور ہر حال مین اوسیکو پکارا کرین اگرچہ ہانڈی مین نمک نہو یا پاپوش کا تسمہ ٹوٹ

تو وہ بھی اتنی مت طلب کرین کیونکہ اونکے رسول کی ہدایت ہمکو اسیطرح ہے حدیث انس مین ارشاد فرمایا ہے لاتعجزوا فی الدعاء فانہ لن یھلک مع الدعاء احد اخرجہ ابن حبان والضیاء فی المختارۃ والحاکم وصححہ اس حدیث مین نہی فرمائی ہے اسبات سے کہ انسان دعا کرنے سے تھک کر جیسے رہے یا عاجز ہوجاے کیونکہ اس ترک کا ضرر اسی پر پہر کر آتا ہے اور دعا کے ہوتے ہوے کوئی آدمی ہلاک نہین ہوتا وھذہ المزیۃ یھتز لھا کل طالب للخیر وینشط بسببھا کل عارف بمعانی الکلام ولا سیما مع ما مر من ان الدعاء یرد القضاء ویدفع القدر حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے جسکو یہ بات خوش آے کہ قبول کرے اللہ دعا اوسکی وقت سختیون اور کرب کے تو اوسکو چاہیئے کہ وقت رخا کے بہت سی دعا کیا کرے رواہ الترمذی مراد کرب سے جو جمع ہے کربت کی غم ہے اور مراد رخا سے حال صحت و ظاہری مخاوف سے اور سلامتی کا محن سے ہے دوسرا لفظ ابوہریرہ کا مرفوعا یہ ہے کہ دعا ہتیار ہے مومن کا اور ستون ہے دین کا اور نور ہے آسمانون اور زمین کا اخرجہ الحاکم وقال صحیح الاسناد ابویعلی کا لفظ جابر سے رفعا یون ہے الا ادلکم علی ما ینجیکم من عدوکم ویدر لکم ارزاقکم تدعون اللہ فی لیلکم ونھارکم فان الدعاء سلاح المومن دعا کو تشبیہ دی ہے اوس ہتیار سے جس سے مقابلہ دشمن کا کیا جاتا ہے گویا داعی اپنی دعا سے مقابلہ اون مصائب و سوء عواقب کا کرتا ہے جو اوس کے سامنے آتے ہین اور اونسے ڈرتا ہے بڑا عاجز وہ شخص ہے جو اس ہتیار کو نہ اوٹہاے اور اس عاد پر اعتماد نکرے مینے بارہا امتحان کیا کہ اللہ نے برکت دعوات سے بڑے بڑے مخاوف میرے دور کردیئے حالانکہ وہ دعا یقینا مطابق آداب کے نہوگی اور نہ اوسمین حضور دل جیسا کہ چاہیئے تہا موجود ہوگا اور جیسا ناکارہ گنہگار راقم تہا پہر اوس دعا کا کیا ذکر ہے جو کہ موافق اپنے شرائط و آداب کے اوقات اجابت مین ہمراہ حضور

دل کو واقع ہوتی ہے اللہم وفقنا ابو ہریرہ وکہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے ما من
مسلم ینصب وجهه الله فی مسئلة الا اعطاه ایاها اما ان یعجلها له واما
ان یدخرها له رواه احمد باسناد لا باس به والبخاری فی الادب المفرد
والبزار وابو یعلے منذری نے کہا باسانید جیدة حدیث ابو سعید مین آتا اور زیادہ
کیا ہے واما ان یصرف عنه من السوء مثلها رواه الحاکم وقال صحیح الاسناد
سلمان کا لفظ مرفوع یون ہے ان الله حیی کریم یستحیی اذا رفع الرجل الیه
یدیه ان یردهما صفرا خائبتین رواه ابو داود والترمذی وحسنه وابن
ماجة وابن حبان والحاکم وقال صحیح علے شرط الشیخین انس کا لفظ یہ ہے
کہ حضرت نے فرمایا ان الله حیی کریم یستحیی من عبده ان یرفع الیه یدیه ثم لا
یضع فیهما خیرا رواه الحاکم وقال صحیح الاسناد حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ دعا
مسلمان کی ہیکار رو برباد نہین جاتی ہے بلکہ اوسکو اوسکا سوال ملتا ہے خواہ جلدی
خواہ دیر مین یا کوئی بلا دور ہوجاتی ہے اہل دعا کو اس امر کا تجربہ ہوا ہے ولنعم
ما قال ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا ہے نیکی کرنے کے ساتہہ دعا اسقدر کافی ہے جیسے
کہانے کے ساتہہ نمک کا مقدار ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ صلحا کی تہوڑی سی دعا بہی بہت
سا اثر کرتی ہے اور جلد محل قبول مین پہنچ جاتی ہے کیونکہ پاک زبان و پاک دل
سے ساتہہ کمال حضور کے نکلتی ہے **ف** آداب دعا کے دس ہین ایک یہ کہ واسطے
دعا کے اوقات عمدہ تاکتا رہے جیسے روز عرفہ ماہ رمضان یوم جمعہ وقت سحر
و آخر شب قال تعالی وبالاسحار هم یستغفرون حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے
کہ اللہ تعالی ہر رات کو جب تہائی پچہلی رات کی رہتی ہے آسمان دنیا پر اوتر کر فرماتا ہے
کوئی ہے جو مجہسے دعا مانگے مین قبول کرون کوئی ہے جو مجہسے سوال کرے اور مین
دون کوئی ہے جو مجہسے مغفرت چاہے اور مین اوسکو بخشدون رواه الشیخان

یعقوب علیہ السلام نے جو اپنی اولاد سے کہا تھا سوف استغفر لکم ربی مراد اوس
سے یہی وقت سحر تھا چنانچہ آپ پچھلے ترکے اوٹھے اور دعا مانگی اولاد نے اونکے پیچھے آمین
کہی اللہ نے وحی بھیجی کہ مینے اونکا قصور معاف کیا دوسرے یہ کہ عمدہ حالت کو غنیمت
جانے جیسے صف جنگ یا بارش باران یا تکبیر نماز فرض کہ ان اوقات مین دروازے
آسمان کے کھل جاتے ہین حدیث انس مین آیا ہے کہ اذان و تکبیر کے بیچین دعا رد
نہین ہوتی رواہ اہل السنن ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ روزہ دار کی دعا رد نہین
ہوتی اخرجہ اہل السنن سحر کا وقت شیار مشوشہ سے خالی اور صفا و اخلاص کے
ساتھ حالی ہوتا ہے اور عرفہ وجمعہ کا دن مجمع ہمم کا ہے اسیطرح سجدہ کی حالت بھی
مناسب باجابت دعا ہوتی ہے حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے کہ سب حالتون سے
زیادہ بندہ اپنے رب سے قریب سجدہ کی حالت مین ہوتا ہے سو سجدہ مین بہت دعا
کیا کرو رواہ مسلم تیسرے یہ کہ دعا قبلہ رخ ہوکے مانگے اور اپنے ہاتھ اتنے اونچے
کرے کہ بغلون کی سفیدی معلوم ہونے لگے حدیث انس مین فعل نبوی سے اسیطرح
آیا ہے رواہ الشیخان ابوالدردا نے کہا ہے کہ ان ہاتون کو دعا کے لئے اوٹھاؤ پہلے
اس سے کہ زنجیرون مین جکڑے جائین پھر جب دعا کرچکے تو دونو ہاتون کو مونہہ پر پھیرے
عمر رض نے کہا حضرت یون ہی کرتے تھے رواہ الترمذی وقال غریب ابن عباس
نے کہا حضرت جب دعا مانگتے تو دونون ہتیلیاں ملا لیتے اور اونکا رخ اندر کا
اپنے منہہ کی طرف رکھتے رواہ الطبرانی فی الکبیر بسند ضعیف حدیث ابوہریرہ
مین فرمایا ہے چاہئے کہ کچھ لوگ اپنی نگاہین دعا کے اندر آسمان کی طرف اوٹھانے سے
باز رکھین ورنہ اونکی نگاہین اچک لیجائینگے رواہ مسلم لکن یہ روایت نماز کی
دعا مین آئی ہے چوتھے یہ کہ پست آواز سے دعا مانگے عائشہ نے کریمہ ولا تجہر
بصلاتک ولا تخافت بہا مین کہا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ دعا مین جہر و اخفات

کہ اور اللہ نے زکریا علیہ السلام سے نقل کیا ہے اذ نادی ربہ نداء خفیا اور
فرمایا ہے ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ انہ لا یحب المعتدین پانچوین یہ کہ دعا مین قافیہ
کا تکلف نکرے کیونکہ حالت دعا کی مقتضی تضرع وانکسار کے ہوتی ہے تکلف مناسب حال
اوسکے نہین بعض اہل علم نے کہا ہے کہ مراد معتدین سے آیۂ مذکورہ مین تکلف کرنے والے
قافیہ بندی مین ہین غزالی کہتے ہین بہتر یہ ہے کہ دعوات ماثورہ کے سوا اور کچھ نہ مانگے
کیونکہ ہوسکتا ہے کہ دعا مین حد سے تجاوز کر جاے اور ایسی چیز مانگنے لگے جو مصلحت
نہو ہر کوئی اچھی طرح دعا مانگنا نہین جانتا معاذ بن جبل نے کہا ہے کہ علما کی حاجت
جنت مین بھی ہوگی جنت والون سے کہا جائیگا کہ تمنا کرو وہ سمجھانین گے کہ کسطرح تمنا
کرین ناچار سلما سے سیکھکر تمنا کرینگے سلف نے کہا ہے کہ دعا زبان ذلت و عاجزی
سے مانگو نہ زبان فصاحت وطلاقت سے کہتے ہین کہ علما و ابدال مین سے کوئی شخص
دعا مین سات کلمون سے زیادہ نہین بڑھاتا تھا اسکا شاہد آخر سورۂ بقرہ ہے کہ
اللہ نے اپنے بندون کی دعا کسی جگہہ اوس سے زیادہ نہین بتائی ہے جتنی کہ اوس
رکوع مین ہے اور یہ جو قافیہ بے تکلف آجاے وہ اس حکم سے باہر ہے بہرحال لائق
یہی ہے کہ جو دعائین حدیث مین آئی ہین اونہین پر اکتفا کرے اور اپنے مطالب
کو اونہین ڈھونڈکر وقت دعا کے اوسپکو پڑھے یہ ادعیہ کتاب اذکار و کتاب نزل الابرار
و حصن حصین و سلاح المومن وغیرہا مین الگ الگ ہر کام و موقع کے لئے مذکور ہین
اور غالبًا مختصر ہین چھٹے یہ کہ تضرع و خشوع و رغبت و خوف ظاہر کرے قال تعالیٰ
انھم کانوا یسارعون فی الخیرات ویدعوننا رغبًا و رھبًا وقال تعالےٰ
ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ ساتوین یہ کہ قطعی طور پر یقین قبول کا کرکے دعا
کرے صحیحین مین ابوہریرہ سے آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا تم مین جب کوئی دعا مانگے
تو یہ نکہے کہ الٰہی تو مجھے بخشدے اگر چاہے اور تو مجھپر رحم کر اگر چاہے بلکہ قطعی درخواست

کرے کہ مجھے بخشدے اور مجھپر رحم کر اسلئے کہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہین ہے
دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا یہ ہے کہ تم مین جب کوئی دعا مانگے تو بہت رغبت کرے
کیونکہ اللہ کو کوئی چیز بڑی معلوم نہین ہوتی رواہ مسلم تیسرا لفظ انکا رفعا یہ ہے
اللہ سے اسطرح دعا مانگو کہ تمکو قبول ہونے کا یقین ہو اور جانلو کہ اللہ غافل
دلکی دعا قبول نہین کرتا ہے رواہ الترمذی وقال غریب سفیان بن عیینہ کہتے
ہین تم اپنے نفس کی خرابی پر واقف ہوکر دعا سے باز نرہو اور یہ مت جانو کہ ہم بری
ہین ہماری دعا قبول نہوگی اسلئے کہ اللہ نے بدترین خلق شیطان لعین کی دعا بھی
قبول فرمائی قال رب انظرنی الی یوم یبعثون قال فانک من المنظرین آٹھوین
یہ کہ دعا مین مبالغہ کرے ساتھہ مداومت کے اور دعا کو تین بار کہے ابن مسعود
نے کہا ہے حضرت جب دعا مانگتے تو تین بار مانگتے اور اگر سوال کرتے تو تین بار
سوال کرتے رواہ الشیخان اور جب قبول مین دیر ہو تو یہ نہ سمجھے کہ دیر ہوگئی
حضرت نے فرمایا ہے تم مین سے کسی کی دعا جب قبول ہوگی کہ وہ جلدی نکرے
اور یہ نکہے کہ مینے دعا مانگی اور قبول نہوئی اور جب دعا مانگو تو اللہ سے بار بار
سوال کرو کہ تم کریم سے مانگتے ہو **حکایت** ایک بزرگ نے کہا مین بیس برس
سے ایک حاجت مانگتا ہون اور وہ قبول نہین ہوئی مگر مجھکو اوسکے قبول کی
توقع ہے وہ یہ ہے کہ مینے اللہ سے سوال کیا کہ مجھکو بیفائدہ چیز کے چھوڑنے
کی توفیق دی حضرت نے فرمایا ہے من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ ابوہریرہ
رفعا کہتے ہین جب کوئی تم مین اپنے رب سے سوال کرے اور جانے کہ قبول ہوگیا
تو یون کہے الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات اور جسکے لئے قبول
مین دیر ہو تو وہ یون کہے الحمد للہ علی کل حال رواہ البیہقی فی
الدعوات نوین یہ کہ دعا کو اللہ کی ذکر سے شروع کرے اول ہی اول سوال نکرے

گئے حدیث سلمہ بن الاکوع مین آیا ہے کہ حضرت دعا سے پہلے یہ کلمات کہتے تھے
سبحان ربی الاعلی الوہاب رواہ احمد والحاکم ابو سلیمان دارانی کہتے
ہین جو کوئی اپنی حاجت اللہ سے مانگے دو اول و آخر دعا کے درود پڑہے کیونکہ
اللہ دونون درودون کو قبول کرتا ہے وہ اس بات سے بزرگتر ہے کہ بیچ کے
مطلب کو چھوڑ دے حدیث ترمذی حاکم مین آیا ہے جسکو کوئی حاجت ہو طرف اللہ
کے یا کسی آدمی کے تو وہ اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نماز پڑہے پہر اللہ پر ثنا
اور حضرت پر درود بہیجے الحدیث دسوین یہ کہ توبہ کرکے اور حقدار ون کے حق
پہنچا کر تمام ہمت سے طرف اللہ کے متوجہ ہو کہ قبول ہونے مین اصل سبب
قریب یہی ہے موسی علیہ السلام نے مع بنی اسرائیل کے واسطے باران کے دعا کی
تو پانی نہ برسا اونمین ایک چغلخور تہا جب اوس سے توبہ کرائی تب دعا قبول ہوئی
اسیطرح دوسری بار سات برس تک خشک سالی ہوئی جب اہل حقوق کو اونکے
حق دلئے تب دعا سے پانی برسا اس قسم کی بہی حکایات صحیحہ بہت ہین **حکایت**
اوزاعی نے کہا ہے لوگ مینہہ مانگنے کو نکلے بلال بن سعد نے کہڑے ہوکر بعد حمد و
ثنائے الٰہی کے کہا کہ اے گروہ حاضرین تمکو اپنے خطا وار ہونے کا اقرار ہے کہ نہین
کہا بیشک ہمکو اقرار ہے بلال نے کہا اے رب ہمنے سنا کہ تو نے اپنی کتاب مین
فرمایا ہے ما علی المحسنین من سبیل یعنے نیک کارون پر کچھ الزام نہین ہے اور ہمنے تو
اپنی برائی کا اقرار کر لیا سو تیری مغفرت ہم جیسون کے لئے ہے اے رب ہماری
مغفرت کر ہمپر رحم فرما مینہہ برسا یہ کہکر اپنے ہاتھ اوٹہائے لوگون نے بہی ہاتھ
اونچے کئے خوب ہی پانی برسا **حکایت** مالک بن دینار سے کہا کہ ہمارے لئے اپنے
رب سے پانی برسنے کی دعا کرو کہا تم مینہہ مین دیر سمجھتے ہو مین پتہرون کے برسنے
مین دیر جانتا ہون یعنے ہماری خطائین اس قابل نہین ہین کہ پانی برسے بلکہ پتہر

برسین تو کچھ اچنبا نہین ہے **حکایت** یحیی غسانی کہتے ہین حضرت داؤد علیہ السلام
کے عہد مین خشکسالی ہوئی لوگون نے اپنے علما مین سے تین شخص منتخب کئے اونکے
ساتھ واسطے دعا کے نکلے ایک نے کہا اے رب تو نے توریت مین کہا ہے کہ جو ہمپر
ظلم کرے ہم اوسکو معاف کر دین ہمنے اپنی جانون پر ظلم کیا ہے تو ہمکو معاف کر دے
دوسرے نے کہا الٰہی تو نے توریت مین فرمایا ہے کہ ہم اپنے غلامون کو آزاد کرین
ہم تیرے غلام ہین تو ہمکو آزاد کر تیسرے نے کہا اے رب تو نے توریت مین ارشاد
کیا ہے کہ جب ہمارے دروازون پر مسکین آکھڑے ہون تو ہم اونکو محروم نہ پھیرین
ہم تیرے مساکین ہین تیرے در پر کھڑے ہین تو ہماری دعا کو نامنظور نہ فرما اسکے بعد اوپر
مینہ برسا والحمد **حکایت** عطا سلمی کہتے ہین ایک سال قحط پڑا ہم مینہ کی دعا کو
باہر نکلے سعدون مجنون قبرستان مین تھے مجھے دیکھ کر کہا کیا قیامت کا دن ہے
یا قبرون سے لوگ نکل پڑے ہین مینے کہا یہ تو کچھ بھی نہین ہے بلکہ مینہ نہین برستا ہے
اوسکے لئے دعا کرنے نکلے ہین کہا اے عطا کون سے دلون سے دعا مانگتے ہو زمینی
سے یا آسمانی سے کہا ہرگز نہین اے عطا کھوٹے سکہ والون سے کہدو
کہ کھوٹے دام نچلائین کہ پرکھیا بڑا بینا ہے پھر آنکھ سے آسمان کو دیکھکر کہا کہ الٰہی
وسیدی ومولائی اپنے شہرون کو اپنے بندون کے گناہون سے ویران نکر بلکہ
طفیل سے اپنے اسمار مکنون ونعمار مخزون کی ہمکو بہت سا میٹھا پانی دے جس سے
تو عباد کو زندہ اور بلاد کو سیراب کرے تو ہی ہر چیز پر قادر ہے عطا کہتے ہین کہ
سعدون نے یہ دعا تمام نکی تھی کہ آسمان سے رعد کی صدا بلند ہوئی اور بجلی چمکی
اور پانی موسلا دھار گرنے لگا سعدون وہان سے چلدئے **حکایت** ابن مبارک
فرماتے ہین مین ایکسال مدینہ مین آیا خشکی بہت تھی لوگ دعا کو نکلے مین بھی اونکے
ساتھ نکلا اتفاقاً ایک غلام حبشی آیا ایک موٹی چادر کا تہمد باندہے تھا ایک چادر شانے

پرڈال رکھی تہی وہ میرے برابر بیٹھہ گیا مینے سنا کہ اوسنے یون کہا الٓہی گناہون کی کثرت
سے اور اعمال بدکی وجہ سے تیرے نزدیک یہ صورتین ذلیل ہوگئی ہین تونے مینہہ کو
آسمان سے روکدیا ہے کہ اس سے تیرے بندون کی تادیب کرے سوا ہی حلم وقار والی اور
اے وہ شخص کہ تیرے بندے تیری طرف سے سوا نیکی و احسان کے اور کچھہ نہین
جانتے مین تجہسے سوال کرتا ہون کہ تو اونکو اسیوقت اسی گہڑی پانی دے وہ غلام
یہی کہتا رہا کہ الٓہی اور اسیدم یہانتک کہ آسمان بادلون مین چہپ گیا اور ہرطرف
سے مینہہ آیا ابن مبارک کہتے ہین کہ پہرمین پاس فضیل رہکے گیا کہا تم اوداس معلوم
ہوتے ہو مینے کہا ایک بات تہی جسپر دوسرا شخص ہمسے آگے بڑہ گیا اور وہی اوسکا
کفیل ہوا ہم تک نوبت نہ پہونچی پہر مینے وہ قصہ کہا وہ چیخ مارکر بیہوش گر پڑے حکایت
حضرت عمرؓ مینہہ کی دعا کے لئے حضرت عباس کو ساتھہ لیگئے جب عمر دعا سے فارغ
ہوے تو حضرت عباس نے کہا اے رب کوئی بلا آسمان سے بدون گناہ کے نہین
اوترتی اور نہ بدون توبہ کے کبہی ٹلے لوگون نے میرے قرابت تیرے نبی صلعم سے
معلوم کرکے مجہے تیرے سامنے کردیا ہے یہ ہاتھہ ہمارے گناہون کے ساتھہ تیری
طرف پہیلے ہین اور ہمارے ماتھے کے بال تیرے طرف کہچے ہوے ہین تو وہ
نگہبان ہے کہ بہٹکے ہوؤن سے بیخبر نہین رہتا اور نہ شکستہ حالون کو موقع تلف
مین چہوڑتا ہے اب چہوٹے گڑگڑاتے ہین اور بڑے روتے ہین اور دہائی کی آوازین
اونچی ہو رہی ہین اور تو باطن اور سب سے زیادہ خفیہ امر کو جانتا ہے اے رب
اپنی فریادرسی کے صدقے مین اونکو پانی دے پہلے اس سے کہ وہ ناامید ہوکر تباہ
ہوجاین تیری رحمت سے سوا کفار کے کوئی ناامید نہین ہوتا ہے راوی نے کہا
یہ کلام پورا نہوا تہا کہ پہاڑ جیسا بادل گہر آیا اور پانی برسنے لگا انتہی غرضکہ توبہ و
استغفار و اقرار گناہ اصل ہے اجابت دعا و قبول سوال ہین والموفق من یحمد

اللہ تعالی یہ دس آداب دعا کے غزالی نے لکھے ہین اور جزری رح کا بیان عدۃ الحصن مین یہ ہے کہ آداب دعا مین مؤکد تر ادب بچنا ہے اکل و شرب و لباس حرام سے اور با اخلاص ہونا اللہ سے اور مقدم کرنا عمل صالح کا اور با وضو قبلہ رخ ہو کر نماز پڑہنا پہر گہٹنون کے بل ہو کر بعد ثنا الٰہی و درود رسالت پناہی کے اولا و آخرا ہاتہہ پہیلا کر اور برابر دوش کے اونچے کر کے اونکا کہولنا ادب و خشوع و مسکنت و خضوع کے ساتہہ اور دعا کرنا ساتہہ اسماء حسنے و ادعیہ ماثورہ کے باواز پست و اقرار کرنا گناہ کا اور سوال کرنا ساتہہ عزم کے بجد و اجتہاد و حضور دل و حسن رجا و تکرار دعا و الحاح کے اور دعا نکرنا ساتہہ اثم و قطع رحم یا امر مفروغ منہ یا محال کے اور تحجر نکرنا اور ساری حاجات کا سوال کرنا اور آمین کہنا داعی و مستمع کا اور مونہہ پر پہیرنا دونون ہاتون کا بعد فراغ کے دعا سے انتہی **ف** بعد تلاوت قرآن کریم و ذکر و ادعیہ ماثورہ کے سب سے بڑہ کر فضیلت درود شریف کی ہے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے جس مجلس مین کوئی قوم بیٹہتی ہے اور اپنے پیغمبر پر درود نہین بہیجتے وہ مجلس دن قیامت کے اونپر حسرت ہوگی گو ثواب کے لئے وہ جنت مین جائین رواہ ابن حبان و ابو داؤد و الترمذی **ب**

کسے کز لذت طاعت بود محروم من ضامن	کہ بگذارند در جنت ولی با داغ حرمانش

ابن مسعود رفعا کہتے ہین اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثرھم علی صلوۃ اخرجہ الترمذی و ابن حبان مراد اولی سے اسجگہہ قرب شفاعت ہے یہ وصف اکثار صلوۃ کا جسقدر کہ مشتغلین بالحدیث مین پایا جاتا ہے اوتنا اور مسلمانون مین معلوم نہین ہوتا واللہ یختص برحمتہ من یشاء حدیث حسین بن علی علیہما السلام مین فرمایا ہے بخیل ہے وہ شخص جسکے پاس میرا ذکر ہوا اور اوسنے درود نہ بہیجی رواہ الترمذی و ابن حبان اسمین دلیل ہے وجوب صلوۃ پر وقت ذکر آنحضرت صلعم کے بلکہ حدیث

ابوہریرہ مین ایسے شخص کو بدعادی ہے اور فرمایا ہے رغم انف رجل ذکرت
عندہ فلم یصل علی اخرجہ الترمذی وابن حبان یہ حدیث بہی دلیل ہے وجوب
درود پر اگر واجب نہوتی تو اوسپر دعاے ذلت وخواری وزاری کیجاتی ولہذا حدیث
انس مین فرمایا ہے کہ جسکے پاس میرا ذکر ہو وہ مجہپر درود بہیجے رواہ النسائی والطبرانی
صیغہ امر کا واسطے وجوب کے آتا ہے جب تک کہ کوئی صارف نہو اور یہان کوئی صارف
موجود نہین ہے تو وجوب قائم رہا رہی فضیلت درود کی سو حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے
من صلے علی واحدۃ صلے اللہ علیہ عشرا اخرجہ مسلم یہ مضمون بہت سی حدیثون
مین بالفاظ وطرق متعددہ آیا ہے اور حدیث ابوطلحہ مین دربارۂ سلام بہی اسیطرح ارشاد
کیا ہے کہ ولا یسلم علیک احد من امتک الا سلمت علیہ عشرا رواہ النسائی
وابن حبان یہ دلیل ہے اسپر کہ سلام مثل صلوۃ کے ہے اللہ نے بہی حکم اسکا ہمراہ درود
کے فرمایا ہے صلوا علیہ وسلموا تسلیما اور حدیث ابن مسعود مین رفعا آیا ہے کہ
ان اللہ ملائکۃ سیاحین یبلغونی السلام اخرجہ النسائی وابن حبان والحاکم
بلکہ حدیث ابوہریرہ مین یون ہے کہ جب کوئی مجہپر سلام کرتا ہے تو اللہ مجہپر میری روح
کو پہیر دیتا ہے یہانتک کہ مین اوسکے سلام کا جواب دیتا ہون اخرجہ ابوداودیہی
حکم درود کا بہی ہے معلوم ہوا کہ دور کا درود وسلام ذریعہ ملائکہ سیاحین کے پہنچتا ہے
اور نزدیک کے سلام وصلوۃ کا جواب خود حضرت دیتے ہین حدیث انس مین فرمایا ہے
کہ ایک درود پڑہنے پر دس خطیات دور اور دس درجے بلند ہوتے ہین اخرجہ النسائی
وابن حبان والطبرانی ابن عمرؓ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ ایک درود پڑہنے پر اللہ وملائکہ ستر بار
درود بہیجتے ہین اخرجہ احمد باسناد حسن پہلے دس گنا ثواب معلوم ہوا تہا پہر شیئا
فشیئا ستر گنا معلوم ہوا وللہ الحمد ابی بن کعب نے حضرت سے عرض کیا اجعلت لک
صلوتی کلہا فرمایا اذن تکفی ہمک ویغفر ذنبک الحدیث اخرجہ الترمذی

وقال حسن صحیح والحاکم وصححہ واحمد مراد صلوٰۃ سے اسجگہ دعا و درود ہے تو نماز
اسمین دلیل ہے اسبات پر کہ درود قضاء حوائج دارین کے لئے کافی وافی ہوتی ہے شیخ
عبدالرحیم رح والد ماجد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے فرمایا ہے بہا وجدنا ما وجدنا
حدیث اوس بن اوس مین ارشاد کیا ہے کہ بہت درود بہیجو ہر دن جمعہ کو کہ تمہاری
درود مجہپر عرض کیجاتی ہے رواہ ابوداود وابن حبان ہر چند ہر دن کی درود
حضرت کے سامنے پیش کیجاتی ہے لیکن اسدن کے درود مین مجرد ابلاغ پر کچھ زیادت
ہوتی ہے یہ خصوصیت حدیث ابو الدرداء مین ہی نزدیک حاکم کے آئی ہے علی مرتضیٰ
وغیرہ رض سے مروی ہے کہ ہر دعا محجوب ہے یہانتک کہ حضرت پر درود بہیجی جائے اخرجہ
الطبرانی والترمذی شوکانی رح فرماتے ہین والوقف فی مثل ھذا حکم الرفع لان
ذلك مما لا مجال للاجتہاد فیہ اسکی شاہد وہ حدیث فضالہ بن عبید ہے جسمین
یہ آیا ہے کہ حضرت بیٹھے تہے ایک آدمی نے آکر نماز پڑہی پہر کہا اللہم اغفرلی وارحمنی
حضرت نے فرمایا اے شخص تو نے جلدی کی تو جب نماز پڑہے تو بیٹھ کر اسکی حمد کر
پہر مجہپر درود بہیج پہر دعا مانگ پہر دوسرے شخص نے اسیطرح کی نماز پڑہی اور حمد
کر کے درود بہیجی تو فرمایا ایہا المصلی ادع تجب رواہ احمد واہل السنن حکایت
ایک بزرگ نے کہا کہ مین حدیث لکہا کرتا تہا اوسمین حضرت پر درود لکہ لیتا مگر سلام
نہ لکہتا تہا مینے آپکو خواب مین دیکہا فرمایا تو مجہپر پوری درود کیون نہین لکہتا تب سے
مینے صلوٰۃ وسلام دونون کا لکہنا شروع کیا بہتر درود وہ ہے جو نماز مین پڑہی جاتی
ہے اوسمین سلام اسلئے نہین آیا ہے کہ تحیات مین آپ پر سلام آگیا ہے جب علیحدہ
پڑہے تو سلام پڑہ لے اسیطرح جب تک آپکی آل کو درود مین شامل نہ کیا جاے امتثال
امر کا نہین ہوتا اسلئے کہ صیغۂ تعلیم مین لفظ آل کا داخل ہے کتب حدیث مین جو
فقط صلی اللہ علیہ وسلم آتا ہے اور لفظ آلہ نہین ہوتا اسکی وجہ بعض کا برنے

یہ بیان کی ہے کہ بسبب تعصب خلفار عباسیہ کے لفظ مذکور لکھنے مین شیخ اتے تہے وقت قرارت و درس کے زبان سے کہہ لیتے تہے مقصود حاصل ہوجاتا تہا **حکایت**
ابوالحسن شافعی نے کہا مینے حضرت کو خواب مین دیکہا عرض کیا کہ امام شافعی نے جو اپنے رسالہ مین کہاہے وصلے اللہ علی محمد کلما ذکرہ الذاکرون وغفل عن ذکرہ الغافلون آپکی طرف سے اونکو کیا ملا فرمایا ہماری طرف سے یہ عوض ملا کہ میدان قیامت مین اونکو واسطے حساب کے کہڑا نکیا جائیگا صیغے درود کے جو اثور ہین کچہ کم تیس صیغے ہین جنکو مینے کتاب نزل الابرار مین یکجا جمع کیا ہے اکثر اونہین کے حزب اعظم علی قاری مین بہی مذکور ہین اگرچہ ہر صیغہ درود کا امتثال امر مین کافی ہے لکن بہتر ہے کہ صیغہ ماثورہ پر مواظبت کرے اور حضرت پر درود وسلام بہیجنے کی بڑی قیمت سمجہے بعد ذکر خدا کے کوئی فضیلت اس عمل سے بڑہ کر نہین ہے جب اللہ و ملائکہ خود مشتغل بصلوۃ رہتے ہین تو پہر کسی دوسرے کا کیا ذکر ہے قال تعالیٰ ان اللہ وملائکتہ یصلون علے النبی یاایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اسمین سارے مومنین کو حکم ہے کہ وہ حضرت پر صلوۃ وسلام بہیجا کرین صحیحین مین ابو حمید ساعدی سے آیا ہے کہ صحابہ نے عرض کیا ای رسول خدا صلعم ہم آپ پر درود کسطرح بہیجین فرمایا کہ یون کہو اللہم صل علی محمد عبدک وعلی آلہ وازواجہ وذریتہ کما صلیت علے ابراہیم وآل ابراہیم وبارک علی محمد وازواجہ وذریتہ کما بارکت علی ابراہیم وآل ابراہیم انک حمید مجید اسمین آل وازواج وذریت سبکا ذکر ہے مگر سلام نہین اوسکو زیادہ کرلینا چاہیے **ف** استغفار کی فضیلت مین اللہ نے فرمایا ہے والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبہم ومن یغفر الذنوب الا اللہ ابن مسعود نے کہا قرآن مین دو آیتین ہین جو بندہ گناہ کرے اور اونکو پڑہے تو اللہ اوسکا گناہ بخشدیتا ہے ایک

تو یہی آیت دوسری یہ آیت ومن یعمل سوءا او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد
اللہ غفورا رحیما اور فرمایا فسبح بحمد ربك واستغفرہ انہ کان توابا اور
فرمایا والمستغفرین بالاسحار ابو ہریرہ مرفوعا کہتے ہین قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ
مین میری جان ہے اگر تم گناہ نکروگے تو اللہ تم کو لیجاکر ایسی قوم لائیگا جن سے
گناہ ہون گے وہ لوگ استغفار کرینگے اللہ اونکو بخشدیگا اخرجہ مسلم معلوم
ہوا کہ استغفار رافع ذنوب و دافع آثم ہے اللہ نے بھی قرآن مین فرمایا ہے کہ وما
کان اللہ معذبہم وھم یستغفرون انس کا لفظ مرفوع یہ ہے قسم ہے اوسکی جسکے
ہاتھ مین ہے جان میری اگر خطا کروگے تم اتنے کہ بھر جاے مابین ارض وسما پھر استغفار
کروگے تم اللہ سے تو بخشدیگا وہ تمکو الحدیث رواہ احمد وابو یعلے حدیث زبیر
مین فرمایا ہے من احب ان تسرہ صحیفتہ فلیکثر فیہا من الاستغفار اخرجہ
الطبرانی ورجالہ ثقات ابن عمر نے رفتگا کہا ہے جو کوئی استغفار کرتا ہے اسکو اللہ
اوسکو بخشدیتا ہے اخرجہ الترمذی حدیث ام عصمہ مین فرمایا ہے کہ فرشتہ تین
ساعت تک گناہ نہین لکھتا اگر گناہ سے استغفار کرلے تو پھر اوسکو واقع نہین کرتا
اور نہ اوس پر دن قیامت کے عذاب ہوگا اخرجہ الحاکم ابو سعید کہتے ہین حضرت
نے فرمایا ابلیس نے اللہ سے کہا مجھکو قسم ہے تیرے عزت و جلال کی مین ہمیشہ بنی آدم
کو بہکاتا رہونگا جبتک کہ اونمین جان ہے اللہ نے فرمایا مجھے بھی اپنی عزت وجلال
کی قسم ہے کہ مین بھی ہمیشہ اون کو بخشتا رہونگا جبتک کہ وہ مجھسے استغفار کرتے
رہینگے اخرجہ احمد وابو یعلے حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ جو گناہ اغواء شیطان
اور اوسکے تزئین سے واقع ہوتے رہتے ہین استغفار اونکو دفع کرتی ہے حدیث
انس مین فرمایا ہے دونون فرشتے نگہبان صحیفے پاس اللہ کے لیجاتے ہین اللہ
اول و آخر صحیفے میں استغفار دیکھکر فرماتا ہے قد غفرت لعبدی ما بین طرفی

هذه الصحيفة اخرجه البزار معلوم ہوا کہ بمجرد وقوع کتابت استغفار کے اول وآخر صحیفہ مین اللہ صاحب صحیفہ کو بخشدیتا ہے شوکانی نے فرمایا ہے ینبغی ان یکون الاستغفار عنوان الاعمال التی یجتنی العبد من عقابها کما ینبغی ان یکون فی خاتمتها انتہی ولہذا حدیث عبد اللہ بن بسر مین مرفوعًا آیا ہے طوبى لمن وجد فی صحیفته استغفارا کثیرًا اخرجه ابن ماجة واسناده صحیح وهكذا صححه المنذری وغیره ابو ہریرہ نے رفعًا کہا ہے جو کوئی استغفار کرتا ہے واسطے مومنین ومومنات کے ہر ون لکھتا ہے اللہ واسطے اوسکے عوض ہر مومن ومومنہ کے ایک حسنہ اخرجه الطبرانی مجمع الزوائد مین کہا ہے اسناده جید دوسری روایت مین ستائیس یا پچیس بار استغفار کرنا واسطے مومنین ومومنات کے آیا ہے رواه الطبرانی عن ابی الدرداء ہمکو کشف کرنا علت عدد منصوص علیہ کا کچھہ ضرور نہین ہے یہ ایک بہید ہے اسرار شرع سے حدیث ابن عباس مین رفعًا آیا ہے کہ لزوم وکثرت استغفار سے اللہ ہر ضیق سے ایک نکاسی کر دیتا ہے رواه اهل السنن حکایت ایک شخص نے حضرت سے شکوہ اپنی زبان درازی کا کیا تہا فرمایا این انت من الاستغفار رواه النسائی وابن ماجة والحاکم عقبہ بن عامر کہتے ہین ایک آدمی نے آکر کہا اے رسول خدا ہم مین ایک آدمی گناہ کرتا ہے وہ اوسپر لکہہ لیا جاتا ہے پہر اوس سے استغفار کرتا ہے اور توبہ بجا لاتا ہے فرمایا یغفر له ویتاب علیه ولا یمل الله حتی تملوا رواه الطبرانی واسناده حسن یعنے اللہ نہین تہکتا جب تک کہ تم نہ تہکو عائشہ کہتی ہین خبیب بن الحارث نے آکر کہا اے رسول خدا انی اتوب واعود فرمایا جب تجسے گناہ ہو تو توبہ کر ڈال کہا اذن تکثر ذنوبی فرمایا عفو الله اکثر من الذنب یا خبیب بن الحارث رواه الطبرانی وفیه ضعف انس کہتے ہین ایک شخص نے آکر کہا ای رسول خدا مین گناہ

کرتا ہون فرمایا توجب گناہ کرے تو استغفار کر کہا میں استغفار ہی کرتا ہون
پھر وہی گناہ کرتا ہون فرمایا جب تو گناہ کرے تو پھر استغفار کر چوتھی بار مین
ارشاد کیا استغفر دیث حتی یکون الشیطان ھو المحسور رواہ البزار بسند
ضعیف ان حدیثوں مین دلیل ہے اس بات پر کہ اصرار اوس شخص کی استغفار کو بہی
قبول کرتا ہے جو بار بار گنہگار ہوتا ہے جبکہ وہ بار بار استغفار کرتا رہے شوکانی
فرماتے ہین وھذہ بشارۃ جلیلۃ ینبغی ان یفرح بہا عباد اللہ ویعلموا ان اللہ
لہ سعۃ رحمتہ ولطفہ بعبادہ انتہی حدیث انس مین فرمایا ہے اللہ تعالی کہتا
اے ابن آدم تو جب تک مجھکو پکاریگا اور مجھسے امید رکھیگا مین تجھکو بخشونگا تجھسے
کچھہ بہی کیون نہوا اور کچھہ پروا نکرونگا اے ابن آدم اگر پہنچ جاینگے گناہ تیرے ابر آسمان
تک پہر تو مجھسے استغفار کریگا تو مین تجھکو بخشدونگا تجھسے کچھہ ہی کیون نہوا ہو دلا
ابالی اخرجہ الترمذی وقال حدیث حسن غریب اس حدیث مین دلیل ہے نہایت
رحمت خدا پر واسطے اپنے بندون کے کہ جب تک کوئی بندہ دعا کرتا رہیگا تب تک
بخشا جاینگا گو اوسکے گناہ بعدد بیحساب خارج دائرہ حصر وقوف علی القدر ہون
شوکانی فرماتے ہین فانظر الی ھذا الکرم الفیاض والجود المتتابع ومثل ھذا غیر
مستبعد من التفضل الربانی والتطول الرحمانی فھو الذی یغفر ولا یبالی
ویعطی بغیر حساب فلیس لمن وھب اللہ سبحانہ لہ نصیبا من العلم وحظا من
الحکمۃ ان یقنط عباد اللہ ویباعدھم من حسن الرجاء وجمیل الظن
انتہی مین کہتا ہون کہ جسطرح جناب شوکانی پر حالت رجا کے غالب ہے اسیطرح حضرت
غزالی رحمہ اللہ پر جانب خوف مسلط ہے سو ایمان ہر مومن کا درمیان اسی رجا وخوف کے
ہونا چاہئے اس باب مین ہمارا رسالہ صدق الرجا نہایت دلچسپ ہے نووی نے کہا ہے
کہ حالت حیات مین رجا وخوف برابر ہون اور وقت موت کے غلبہ رجا کا درکار ہے

حدیث بلال بن یسار مین فرمایا ہے جسنے کہا استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو
الحی القیوم واتوب الیہ وہ بخشا گیا اگرچہ جہاد سے بہاگا ہو اخرجہ ابو داود
والترمذی وابن حبان یہ حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ استغفار ماحی ذنوب ہو ہر
خواہ کبائر ہون یا صغائر کیونکہ فرار زحف سے بلا خلاف گناہ کبیرہ ہے حضرت دن
مین ستر بار یا زیادہ یا سو بار استغفار کیا کرتے تہے رواہ البخاری وغیرہ ابن عمر نے
کہا ہے ہم ایک مجلس مین گنتے کہ حضرت سو بار یون کہتے رب اغفر لی وتب علی
انک انت التواب الرحیم رواہ ابو داود وابن حبان ہمنے آیات و احادیث
استغفار کو رسالہ محو الحوبہ مین لکہا ہے افضل استغفار سید الاستغفار ہے جو
صحیحین مین مرفوعًا آئی ہے اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک
وانا علی عہدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء لک
بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت قتادہ
نے کہا قرآن شریف مین تمہاری بیماری و دوا دونون کو بتایا ہے تمہارا روگ
تو گناہ ہے اور دوا اوسکی استغفار ہے علی مرتضٰی نے کہا جو شخص تباہ ہوتا ہے
اوس سے تعجب آتا ہے کہ نجات تو اوسکے ساتہ ہے پہر وہ کیسے ہلاک ہوتا ہے پوچہا
نجات کیا ہے کہا استغفار ہے یہ بہی فرماتے تہے اللہ کسی بندہ کے دل مین استغفار نہین
ڈالتا کہ اوسکو عذاب دینا چاہتا ہو یعنے الہام استغفار کا اوسیکو ہوتا ہے جسکو
عذاب دینا منظور نہین ہے بعض علما نے کہا ہے بندہ درمیان گناہ و نعمت کے ہے
ان دونون کی اصلاح بجز استغفار و شکر کے نہین فضیل نے کہا کہ استغفار بدون
ترک کرنے گناہ کے توبہ کذابین ہے رابعہ نے کہا ہمارے استغفار بہت سے استغفار
کی محتاج ہے یعنے جب دل غافل ہوا تو استغفار ایک ہنسی دل لگی ٹہیری استغفار کی
بہن توبہ ہے توبہ کا بیان ہمنے رسالہ تفریح الکروب مین کیا ہے **ف** غزالی نے

فصل ادعیۂ ماثورہ مین سترہ دعائین لکھی ہین لیکن چوڑے جنکا صبح وشام اور ہر
نماز کے پیچھے پڑہنا مستحب بتایا ہے ہم اسجگہ اونکو ذکر نہین کرتے اسلئے کہ کتاب اذکار
وحصن حصین ونزل الابرار اون سے مغنی ہین اور رسالہ زیادۃ الایمان مین ہمنے دعوات
مختصرات ماثورہ کو جوامع الصحیح مین یکجا جمع کر دیا ہے غزالی نے پہلے دعاے آنحضرت
لکھی ہے پہر دعا حضرت عایشہؓ پہر حضرت فاطمہؓ پہر حضرت ابو بکر صدیقؓ پہر بریدہؓ
اسلمیؓ پہر قبیصہؓ پہر ابو دردآ پہر حضرت ابراہیمؑ پہر عیسیٰؑ پہر خضرؑ پہر معروف کرخیؒ
پہر عتبہ غلام پہر آدم علیہ السلام پہر علی مرتضےؓ پہر ابو المعتمر سلیمان تیمیؒ پہر ابراہیم بن ادہم
کے رضی اللہ عنہم اجمعین کلمات ان دعوات کے مطابق مذاق ہر داعی اور حالت
ہر دعا خوان کے ہین اگر کوئی اونکو پڑہا چاہے تو فائدہ سے خالی نہین اکثر الفاظ وجمل
ان ادعیہ کے حزب اعظم مین بہی آگئے ہین الا ماشا اللہ تعالیٰ اسکے بعد اون دعاؤن کا ذکر کیا ہے جو
حضرت سے اور اصحاب سے مروی ہین پہر وہ ادعیہ لکھے ہین جو کسی کام کے واقع ہونے پر آئی ہین سو ان سب سے
کتاب علمِ الحصن الحصین مغنی ہے پہر کہا ہے کہ اگر یہ کہو کہ دعا سے فائدہ کیا ہے اللہ کا حکم تو کسیطرح ٹل نہین
سکتا تو اسکا جواب یہ ہے کہ دعا سے بلا کا ٹلنا بہی حکم خدا ہے دعا سبب ہے واسطے دفع
بلا وجلب رحمت کے جیسے ڈہال تیر کے روکنے کا سبب ہے اور پانی سبزہ نکلنے کا
باعث سو جسطرح ڈہال تیر کو روکتی ہے اسیطرح دعا وبلا کا مقابلہ ہوتا ہے اور
حکم خدا کے ماننے سے یہ ضرور نہین ہے کہ آدمی ہتیار نہ باندہے کیونکہ خود اللہ نے
کہا ہے خذوا حذرکم یا بیج ڈالنے کے بعد زمین کو پانی نہ دے اور کہے کہ اگر تقدیر
مین جمنا ہوگا تو جم جائیگا بلکہ اصل یہ ہے کہ مسببات کا اسباب سے وابستہ ہونا حکم
اول ہے پہر آہستہ آہستہ ایک سبب پر مسبب کا مرتب ہوتا جانا دوسرا حکم ہے پہلے حکم کا نام
قضا ہے اور دوسرے حکم کا نام قدر ہے اور جس ذات نے خیر کو مقدر کیا ہے اور
کسی سبب پر منحصر رکہا ہے اوسینے جو شر کو بنایا ہے تو اوسکے دور کرنے کا ایک

سبب بھی رکھدیا ہے اس صورت مین جس شخص کی بصیرت کھلی ہوئی ہے اوسکے
نزدیک ان باتونمین کچھ مخالفت نہین علاوہ اسکے دعا سے اللہ کے ساتھہ دل کی
حضوری ہوسکتی ہے جو منتہاے عبادت ہے ولہذا حضرت نے دعا کو مغز عبادت
فرمایا ہے اور خلق کا اکثر یہی معاملہ ہے کہ اونکا دل طرف ذکر الٰہی کے جبہی مائل ہوتا ہے
کہ جب کوئی حاجت یا مصیبت پڑتی ہے کما قال اللہ تعالی واذا مسہ الشر فذو دعاء
عریض سو ضرورت دعا کی حاجت کے لئے ہے اور دعا دل کو طرف اللہ کے ساتھہ
تضرع و مسکنت کی پھیر دیتی ہے اور اسیکے ذریعہ سے ذکر حاصل ہوتا ہے جو اشرف
عبادات ہے اور تونگری اکثر باعث تکبر ہوتی ہے کما قال اللہ تعالی ان الانسان
لیطغی ان راٰہ استغنی **ف** اللہ نے جو اپنے بندون کے لئے زمین کو تابع کیا ہے تو اس
غرض سے نہین کہ زمین کے اونچے مکانون مین رہین بلکہ مراد یہ ہے کہ اوسکو فرودگاہ
جانین اور اوس سے ایسا توشہ لین جو اونکو سفر مین وطن اصلی کے کام آے اور تحفہ
جات عمل و فضل کے اپنے لئے ذخیرہ کرین اور اوسکے پھندون و مہلک جگہون سے بچے
رہین اور جانلین کہ یہ عمر اونکو اسطرح لئے جاتی ہے جیسے کشتی اپنے سوارون کو لئے
جاتی ہے اس جہان مین سب آدمی مسافر ہین اونکی پہلی منزل مہد ہے اور پچھلی لحد اور وطن
سبکا جنت ہے یا دوزخ اور سفر کا فاصلہ عمر ہے برس مرحلے ہین مہینے فرسخ ہین دن میل
ہین سانس قدم ہین طاعت اس سفر کا سرمایہ ہے اوقات راس المال ہین شہوات و اغراض
اس رستہ کے راہزن ہین یہان کا نفع یہ ہے کہ دار السلام مین بڑی سلطنت و دائمی نعمت
کے ساتھہ اللہ کے دیدار سے کامیاب ہو ٹوٹا یہ ہے کہ طوق و قید و عذاب الیم و عقاب
شدید طبقات دوزخ مین ہمراہ بُعد کے اللہ سے میسر ہو اس صورت مین جو شخص اپنے
ایک سانس سے بھی غفلت کریگا یہانتک کہ اوس مین کوئی طاعت موجب قرب خدا نہو
تو وہ قیامت کے دن اتنا خسارہ اوٹھائیگا جسکی کچھ حد نہین اسے بڑی خطر وامر ہولناک

کے لئے اہل توفیق نے مستعد ہو کر لذات نفسانی کو بالکل جواب دیدیا اور بقیۂ عمر کو غنیمت جانکر راتدن ذکر خدا مین سننے لگے اور ہر ایک وقت مین جدا جدا وظیفہ مقرر کیا تاکہ طالب قرب خدا اور ساعی الی دار القرار ہون سو مواظبت کرنا اوراد کا ہر ایک رستہ ہے اسد کی طرف جانیکا تو بصیرت سے دیکھنے والون نے جان لیا ہے کہ نجات کی شکل بدون اسد کے لقا کے نہین اور بقا کی سبیل اسکے سوا نہین کہ بندہ اللہ کا محب و عارف ہوا ور اسی حال پر مرا اور محبت و انس بغیر ذکر دائمی محبوب کے میسر نہین ہوتا اور نہ معرفت بغیر فکر دائمی کے اوسکی ذات و صفات و افعال مین حاصل ہوتی ہو اور بجز اسد اور اوسکے افعال کے کچھ موجود ہی نہین اور دوام ذکر و فکر جب ہی میسر ہوتاہے کہ دنیا اور اُسکے شہوات کو رخصت کرے اور اس جہان سے بجز اوس مقدار کے کہ واسطے زندگی کے ضرور ہو جدائی اختیار کرے اور یہ سب باتین اوسوقت ہوتی ہین کہ آدمی اپنی تمام راتدن کے اوقات کو ذکر و فکر مین ڈوبا رکھے یہ ذکر و فکر تمام اوقات کو حاوی ہو کیونکہ نفس اپنی طبیعت سے تمام لذات کی طرف مائل ہے سو اگر آدمی اپنی نصف اوقات دنیا کی تدبیرات اور اوسکے مباح خواہشون مین مصروف اور نصف اوقات عبادت کے لئے رکھی تو چونکہ پہلے نصف مین بوجہ میل طبعی ترجیح موجود ہے تو برابری دونون وقت کی نرہیگی کیونکہ دنیا کے کامون مین ظاہر و باطن موافق ہوتا ہے اور دل تلاش دنیا مین خوب صاف و مجرد رہتاہے اور پھیرا اوسکا طرف عبادت کے بناوٹ و زبردستی سے ہوتاہے اسلئے خلوص و حضور دل کا عبادات مین کبھی میسر آتاہے پس جو شخص جنت مین بیساب جانا چاہے تو اوسکو چاہئے کہ اپنی ساری اوقات طاعت مین مصروف کرے ایسی ہی آدمی کے حسنات کا پلہ بھاری ہوگا اور جو کوئی کچھ اچھے عمل کرے اور کچھ برے تو اوسکا معاملہ خطرناک ہے تاہم اسد کے کرم سے امید منقطع نہین ہے بلکہ معاف ہونے کی توقع ہے کیا عجب

ہے کہ وہ اپنی جود و رحم سے اوسکو بخشدے اوقات لیل و نہار کا ذکر و فکر بین مصروف
رکہنا اہل انوار بصیرت کو کہل جاتا ہے لکن جو کوئی اہل بصیرت سے نہین ہے تو وہ تامل
کرے کہ اللہ کا خطاب اپنے رسول کیطرف دیکہ کر نور ایمان سے خیال کرے کہ وہ اس
خطاب سے کیا سمجہا جاتا ہے یعنے باوجودیکہ حضرت سب عباد سے زیادہ تر مقرب عالی
درجہ تہے اونکو فرمایا ہے ان لک فی النہار سبحا طویلا۔ واذکر اسم ربک و تبتل
الیہ تبتیلا اور فرمایا واذکر اسم ربک بکرۃ و اصیلا و من اللیل فاسجد لہ
وسبحہ لیلا طویلا اور فرمایا وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس و قبل الغروب
ومن اللیل فسبحہ و ادبار السجود اور فرمایا وسبح بحمد ربک حین تقوم ومن
اللیل فسبحہ و ادبار النجوم اور فرمایا ان ناشئۃ اللیل ہی اشد وطأ و اقوم قیلا اور
فرمایا من آناء اللیل فسبح و اطراف النہار لعلک ترضی ور فرمایا و اقم الصلوۃ
طرفی النہار و زلفا من اللیل ان الحسنات یذہبن السیئات ذلک ذکری
للذاکرین پہر تامل کرے کہ جو بندے اللہ کے کامیاب ہین اونکی کیا صفت فرمائی ہے
امن ہو قانت آناء اللیل ساجدا و قائما یحذر الآخرۃ و یرجو رحمۃ ربہ قل
ہل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون اور فرمایا تتجافی جنوبہم عن
المضاجع یدعون ربہم خوفا و طمعا اور فرمایا والذین یبیتون لربہم سجدا
وقیاما اور فرمایا کانوا قلیلا من اللیل ما یہجعون وبالاسحار ہم یستغفرون
اور فرمایا فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون ولہ الحمد فی السموات
والارض وعشیا وحین تظہرون یعنے شام وصبح اللہ کی پاکی بیان کرو اور فرمایا
ولا تطرد الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی یریدون وجہہ ان آیات
بین تامل کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ طریق الی اللہ یہی نگرانی اوقات کی اور بہرپور
رکہنا اونکا اوراد و اذکار سے ہے ولہذا حدیث ابن ابی اوفی بین فرمایا ہے اللہ کے

نزدیک اوسکے بندہ دن مین زیادہ تر محبوب وہ لوگ ہین جو سورج و چاند و سایون
کو اسکے ذکر کے لئے دیکھتے رہتے ہین رواہ الطبرانی والحاکم قرآن پاک مین
سورج و چاند کا حساب سے چلنا اور سایہ کا دراز ہونا اور قمر کے لئے منازل مقرر
کرنا اور نجوم سے تاریکی بر و بحر مین راہ پانا ذکر کیا ہے اس سے کوئی یہ گمان نہ کرے
کہ انکی رفتار مرتب و منتظم و روشنی نجوم و درازی ظل سے یہ غرض ہے کہ امور دنیا
پر انسے مدد لیجاے بلکہ ان کو اسلئے بنایا ہے کہ انسے مقادیر اوقات پہچانکر انمین طاعات
بجالائی جائین اور لوگ آخرت کی تجارت مین لگین کما قال اللہ تعالی وھو الذی
جعل اللیل والنھار خلفة لمن اراد ان یذکر او اراد شکورا یعنے رات
دن کو ایک دوسرے کا نائب بنایا تاکہ ان دونون مین سے اگر ایک کے اندر کچھ عبادت
رہجائے تو اوسکا تدارک دوسرے وقت مین ہوسکے پھر کہا کہ یہ امر واسطے ذکر و شکر
کے ہے نہ واسطے کسی اور کام کے اور فرمایا وجعلنا اللیل والنھار آیتین فمحونا
آیة اللیل وجعلنا آیة النھار مبصرة لتبتغوا فضلا من ربکم ولتعلموا عدد
السنین والحساب مراد فضل سے اسجگہ ثواب و مغفرت ہے اور اگر مراد تلاش معاش
ٹھیرے تو بھی اللہ کے بندے اوسے حالت طلب رزق مین غافل نہین رہتے ہین کما
قال تعالی رجال لا تلھیھم تجارة ولا بیع عن ذکر اللہ یعنے دست بکار دل بیار
ف دن کے ورد سات ہین اور رات کے پانچ پہلا وظیفہ دن کا طلوع صبح صادق
سے آفتاب نکلنے تک ہے اسوقت کا شرف یون معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نے اوسکی قسم
کھائی ہے والصبح اذا تنفس اور اپنی مدح مین کہا ہے فالق الاصباح اور فرمایا قل اعوذ
برب الفلق اور اسوقت مین تسبیح کرنے کا حکم دیا فسبحان اللہ حین تمسون و
حین تصبحون اور فرمایا فسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس اور فرمایا من آناء اللیل
فسبح واطراف النھار اور فرمایا واذکر اسم ربك بکرة واصیلا ترتیب اوراد کی

یون ہے کہ جب جاگ گئے الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور
پہر کپڑا پہنے بہ نیت ستر عورت کی کرے پہر اگر حاجت ہو پاخانہ مین جاے اور دعا
خلا پڑہے پہر مسنون طور پر مسواک کرے پہر وضو مع سنن وادعیہ کرکے دو رکعت
سنت فجر پڑہے یعنے گہر مین پہر مسجد کو چلے دعاے مسجد پڑہے اور نماز کے لئے جیٹ
کر چلے پہر تحیۃ المسجد پڑہکر انتظار جماعت کا کرے اور صف اول مین جگہہ تلاش
کرے اور جماعت کسی وقت کی نہ چہوڑے خصوصًا صبح وعشا کی کہ انمین ثواب زیادہ ہے
پہر بعد نماز فرض کے بعد سورج نکلنے تک ذکر آلہی کرتا رہے پہر دو رکعت اشراق
پڑہے حضرت اسیطرح کرتے تہے طلوع آفتاب تک چار طرحکا وظیفہ ہے ایک ادعیہ دوم
تسبیح سوم تلاوت قرآن چہارم فکر ادنے درجہ تکرار دعا وذکر کا یہ ہے کہ ہر کلمہ کو تین بار
یا سات بار کہے اکثر یہ ہے کہ ستر یا سو بار کہے اوسط یہ ہے کہ دس بار کہے یہ بات گنجایش
وفرصت وقت پر منحصر ہے بہتر کام وہ ہے جسپر ہمیشگی ہو گو تہوڑا ہو اسکی تاثیر دل پر بہت
ہوتی ہے بنسبت اوس بہت کے جو ناغہ ہو وہ کلمات دس ہین ایک لا الہ الا اللہ وحدہ
تا قدیر دوم سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ
الا باللہ سوم سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح چہارم سبحان اللہ
وبحمدہ سبحان اللہ العلی العظیم پنجم استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم
واتوب الیہ ششم اللہم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا راد لما قضیت
ولا ینفع ذا الجد منک الجد ہفتم لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین ہشتم بسم اللہ
الذی لا یضر مع اسمہ شئ فی الارض ولا فی السماء وہو السمیع العلیم نہم اللہم
صل علی محمد عبدک ونبیک ورسولک النبی الامی وعلی آلہ وصحبہ وسلم
دہم اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم رب اعوذ بک من
ہمزات الشیاطین واعوذ بک رب ان یحضرون ان دس کلمات کو اگر دس

نزدیک اسکے بندون مین زیادہ ترمحبوب وہ لوگ ہین جو سورج و چاند و سایون
کو اسکے ذکر کے لئے دیکھتے رہتے ہین رواہ الطبرانی والحاکم قرآن پاک مین
سورج و چاند کا حساب سے چلنا اور سایہ کا دراز ہونا اور قمر کے لئے منازل مقرر
کرنا اور نجوم سے تاریکی بر و بحر مین راہ پانا ذکر کیا ہے اس سے کوئی یہ گمان نہ کرے
کہ انکی رفتار مرتب و منتظم و روشنی نجوم و درازی ظل سے یہ غرض ہے کہ امور دنیا
پر انسے مدد لیجاے بلکہ ان کو اسلئے بنایا ہے کہ انسے مقادیر اوقات پہچانکر انمین طاعات
بجالائی جائین اور لوگ آخرت کی تجارت مین لگین کما قال اللہ تعالی وھو الذی
جعل اللیل والنہار خلفۃ لمن اراد ان یذکر او اراد شکورا یعنے رات
دن کو ایک دوسرے کا نائب بنایا تاکہ ان دونون مین سے اگر ایک کے اندر کچھ عبادت
رہجائے تو اوسکا تدارک دوسرے وقت مین ہوسکے پھر کہا کہ یہ امر واسطے ذکر و شکر
کے ہے نہ واسطے کسی اور کام کے اور فرمایا وجعلنا اللیل والنہار اٰیتین فمحونا
اٰیۃ اللیل وجعلنا اٰیۃ النہار مبصرۃ لتبتغوا فضلا من ربکم ولتعلموا عدد
السنین والحساب مراد فضل سے اسجگہ ثواب و مغفرت ہے اور اگر مراد تلاش معاش
ٹھہرے تو بھی اللہ کے بندے اسے حالت طلب رزق مین غافل نہین رہتے ہین کما
قال تعالی رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ یعنے دست بکار و دل بیار

ف دن کے ورد سات ہین اور رات کے پانچ پہلا وظیفہ دن کا طلوع صبح صادق
سے آفتاب نکلنے تک ہے اس وقت کا شرف یون معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نے اوسکی قسم
کھائی ہے والصبح اذا تنفس اور اپنی مدح مین کہا ہے فالق الاصباح اور فرمایا قل اعوذ
برب الفلق اور اسوقت مین تسبیح کرنے کا حکم دیا فسبحان اللہ حین تمسون و
حین تصبحون اور فرمایا فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس اور فرمایا من اناء اللیل
فسبح واطراف النہار اور فرمایا واذکر اسم ربک بکرۃ و اصیلا ترتیب اوراد کی

یون ہے کہ جب جاگے کہے الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا و الیہ النشور
پہر کپڑا اپنے مین نیت ستر عورت کی کرے پہر اگر حاجت ہو پاخانہ مین جاوے
خلا پڑہے پہر مسنون طور پر مسواک کرے پہر وضو مع سنن و ادعیہ کرے پہر
سنت فجر پڑہے یعنے گہر مین پہر مسجد کو چلے دعاے مسجد پڑہے اور نماز کو جائے
کر چلے پہر تحیۃ المسجد پڑہ کر انتظار جماعت کا کرے اور صف اول مین جگہ تلاش
کرے اور جماعت کسی وقت کی نہ چہوڑے خصوصًا صبح و عشا کی کہ انمین ثواب زیادہ
پہر بعد نماز فرض کے بعد سورج نکلنے تک ذکر الٰہی کرتا رہے پہر دو رکعت اشراق
پڑہے حضرت اسیطرح کرتے تہے طلوع آفتاب تک چار طرحکا وظیفہ ہے ایک ادعیہ دوم
تسبیح سوم تلاوت قرآن چہارم فکر ادنے درجہ تکرار دعا و ذکر کا یہ ہے کہ ہر کلمہ کو تین
یا سات بار کہے اکثر یہ ہے کہ ستر یا سو بار کہے اوسط یہ ہے کہ دس بار کہے یہ بات گنجایش
و فرصت وقت پر منحصر ہے بہتر کام وہ ہے جسمین ہمیشگی ہو گو تہوڑا ہو اسکی تاثیر دل پر بہت
ہوتی ہے بہ نسبت اوس بہت کے جو ناغہ ہو وہ کلمات دس ہین ایک لا الہ الا اللہ وحدہ
تا قدیر دوم سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ
الا باللہ سوم سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح چہارم سبحان اللہ
وبحمدہ سبحان اللہ العلی العظیم پنجم استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم
واتوب الیہ ششم اللہم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا راد لما قضیت
ولا ینفع ذا الجد منک الجد ہفتم لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین ہشتم بسم اللہ
الذی لا یضر مع اسمہ شئ فی الارض ولا فی السماء وہو السمیع العلیم نہم اللہم
صل علی محمد عبدک ونبیک ورسولک النبی الامی وعلی آلہ وصحبہ وسلم
دہم اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم رب اعوذ بک من
ہمزات الشیاطین واعوذ بک رب ان یحضرون ان دس کلمات کو اگر دس

دس بار پڑھیگا تو سو بار ہو جائینگے یہ اس سے بہتر ہے کہ ایک ہی کلمہ کو سو بار پڑھے اسلئے کہ انمین ہر اک کلمہ کی فضیلت و ثواب جدا گانہ ہے اور قرآن شریف کی وہ آیتین پڑھے جنکے فضائل حدیث مین آئے ہین یعنے فاتحہ و آیۃ الکرسی و آمن الرسول سے آخر بقرہ تک اور آیہ شہد اللہ انہ لا الہ الا ھو اور دو آیتین قل اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء تا بغیر حساب ور لقد جاء کم رسول من انفسکم آخر سورہ تک اور لقد صدق اللہ رسولہ الرؤیا بالحق آخر سورہ فتح تک اور قل الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا آخر سورہ بنی اسرائیل تک اور پانچ آیتین اول سورہ حدید کی اور ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو عالم الغیب والشھادۃ آخر سورہ حشر تک اور اگر مسبعات عشر پڑھے تو اور بھی بہتر ہے وہ یہ ہین فاتحہ و ہر چہار قل اور آیۃ الکرسی انکو سات سات بار پڑھے پھر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر سات بار پھر درود سات بار پھر استغفار کرے واسطے اپنے اور والدین اور جملہ مومنین و مومنات کے سات بار پھر یہ دعا پڑھے سات بار اللھم افعل بی وبھم عاجلا واجلا فی الدین والدنیا والاخرۃ ما انت لہ اھل ولا تفعل بنا یا مولانا ما نحن لہ اھل انک غفور حلیم جواد کریم رؤف الرحیم ان وظائف پر اپنی معمول منزل بھی بڑھا لے یا اسی پر اکتفا کرے کیونکہ قرآن مین ذکر و فکر و دعا سبکا ثواب ہے اگر تامل کے ساتھہ پڑھے اور فکر کو بھی اپنا معمول ٹھیرا لے فکر کا ذکر باب دوم مین اس کتاب کے آئیگا لیکن مجموع فکر دو قسم مین آجاتی ہے ایک فکر کرنا ایسی چیزون مین جو علم معاملہ مین مفید ہون جیسے حساب لینا نفس کا تقصیرات گذشتہ پر اور ترتیب کرنا اوس دن کی وظائف کا جو دن کہ سامنے ہے اور موانع خیر کا دفع کرنا اور معاملات مسلمین مین عمدہ نیت کا حاضر کرنا دوم فکر کرنا اون اشیا مین جو علم مکاشفہ مین نافع ہون جیسے نعمت ہای الہی مین اور اونکے پے درپے آنے مین ظاہرا و باطنا تاکہ اونکی معرفت

زیادہ حاصل ہو اور ان کا بہت سا شکر بن پڑے ہر نفسے کہ فرو میرو دممد حیات است وچون برمی آید مفرح ذات ست

از دست و زبانِ کہ برآید	کز عہدہ شکرش بدر آید

یا اللہ کے عقوبات مین فکر کرنا کہ اس سے بھی معرفت معبود بڑہتی ہے اور اتقات الٰہی سے ڈرنا انمین ہر ایک کے بہت شعبے ہیں کہ بعض کو اون مین فکر کرنے کی گنجائش ہوتی ہے اور بعض کو نہین جب ایسی فکر میسر ہوجاے تو یہ اشرف عبادات ہی کیونکہ مین ذکر الٰہی بھی ہے اور معرفت کا جو کلید کشف ہی زیادہ ہونا اور محبت الٰہی کا بڑہنا عارف کی محبت ایسی ہے جیسے دیکھنے والے کی ہوتی ہے اور ذاکر کی محبت مثل سننے والے کے ست

یار کیا ذات ہے تیری کہ ندیدہ ہوکر	مجھے دیدہ نظر آتا ہے شنیدہ ہوکر

جو لوگ اللہ کے ذکر پر دل وزبان سے مداومت رکھتے ہین اور صرف ایمان تقلیدی سے تصدیق اجابہ الرسول کرتے ہین اونکے پاس محاسن صفات الٰہی سے چند امور مجمل ہین جن پر اونکا اعتقاد دوسرون کے بتلانے سے آگیا ہے اور جو عارف ہین اونہون نے اوس جمال وجلال کو چشم بصیرت سے دیکھہ لیا ہے جو ظاہری بینائی سے قوی تر ہے معہذا وہ کچھہ ماہیت پر واقف نہین ہوگئے ہین اسلیئے کہ یہ امر تو خلق مین سے کیسکی تاب نہین جو معلوم کرسکے لکن ہر شخص اوتنا مشاہدہ کرتا ہے جتنا کہ حجاب اوس سے دور ہوتا ہے جمال حضرت الوہیت کی کچھہ انتہا نہین ہی اور نہ اوسکے حجابون کی کچھہ تعداد لاتقف عندحد ست

اے برادر بے نہایت درگہی ست	ہرچہ بروے میرسی بروی مایست

جن حجابون کو نور کہنا چاہیے اور جن تک سالک پہنچکر اونکو واصل اصل جانتے ہین وہ ستر حجاب ہین حدیث مین آیا ہے اللہ کے ستر پردے نور کے ہین اگر وہ اون کو

اور نہا دہو تو اوسکے چہرے کے انوار جس کسیکو اوسکی بینائی پہنچے پہونک دین یعنے
تمام خلق جل جاے ایسے لوگ بہت کم ہین جنپر یہ دروازہ کہلتا ہے جمہور خلق کی
فلاح اسی علم معاملہ مین ہوتی ہے اسکا فائدہ بھی بہت ہے اگر میسر آجاے غرضکہ طالب
آخرت کو چاہیے کہ ان چار چیزون یعنے ذکر و فکر و دعا و قرارت کا وظیفہ بعد نماز
صبح کے پیچہے ڈالے بلکہ اگر ہر نماز کے بعد بھی یہ وظایف رکہے تو سب سے بہتر ہے دوسرا
وقت دن کا آفتاب نکلنے سے چاشت تک ہے یعنے پہر بہر دن چڑہے تک کہ وقت
زوال تک کا نصف ہوتا ہے اس ایک پہر مین دو وظیفے ہین اول نماز چاشت
چار یا چہہ یا آٹہہ رکعت اس سے پہلے نماز اشراق بہی جبکہ سورج بقدر نیم نیزہ اونچا
ہو تو دو رکعت پڑہے قال تعالی یسبحن بالعشی والاشراق اور چاشت کے حق مین
فرمایا ہے والضحی واللیل اذا سجی یہ کم سے کم چار رکعت ہے اور اگر دونون پہر
تو چاشت کا وقت بہت افضل ہے دوم یہ کہ جو عمدہ کام خلق سے متعلق ہون جیسے عیادت
بیمار کی کرنا یا ہمراہ جنازہ کے جانا اور تقوے پر مدد کرنا اور مجلس علم مین حاضر ہونا
اور کسی کی حاجت پوری کرنا و نحو ذلک اون کو بجالاے اگر یہ کام نہون تو پہر اونہین
چار وظیفون کی طرف رجوع کرے تیسرا وقت دن کا چاشت سے لیکر زوال تک ہے
مراد چاشت سے چوتہائی دن کا چڑہنا اور دس سے تہوڑا سا پہلے کا وقت ہے اسطرح کہ
کہ ہر تین گہنٹون کے بعد نماز کا حکم ہے مثلاً طلوع سے تین گہنٹے گذرنے پر نماز ضحی ہے
پہر تین گہنٹے اور گذرین تو ظہر ہے پہر اتنی دیر کے بعد عصر پہر اسیقدر کے بعد مغرب ہے
اس وقت مین دو امر علاوہ اون چار وظائف کے ہین ایک کسب و تدبیر معیشت کرنا
اور بازار مین جانا اگر یہ شخص تاجر ہے مگر ذکر الٰہی کو نہ بہولے اور اگر ہر دن کی کمائی
پر قادر ہے تو اوتنی ہی کمائی پر اکتفا کرے جو اوسدن کو کافی ہو پہر گہر مین جاکر توشۂ
آخرت لے کہ اسکی زیادہ ضرورت ہے اور اس سے دائمی نفع لینا ہے کسیلئے کماے

کدایسا نادار آدمی تین امرمین سے ایک نہ ایک مین مشغول ملتا ہے یا تو مسجد کو نماز
وغیرہ سے آباد رکھتا ہے یا اپنے گھر مین لوگون سے کنارہ کش ہے یا اپنی کسی حاجت
ضروری مین مصروف ہو ایسے لوگ کم ہین جو ضروری چیز کی مقدار جانین کہ کیا ہے
اکثر جن چیزون سے اونکو مفر ہے اوسکو بھی ضروری سمجھ لیتے ہین ؎

عرض تا ایغ نیست بیدل در اسباب جہان | ایچہ من درکار دارم اکثرش درکار نیست

اسکی وجہ یہ ہے کہ شیطان اونکو مفلسی سے ڈراتا ہے اور بُری باتون کا حکم کرتا ہو
تو وہ اوسکے کہنے پر لگ جاتے ہین اور اللہ نے اپنے فضل و مغفرت کا وعدہ کیا ہو اوس
سے روگردان ہوجاتے ہین دوسرا وظیفہ اسوقت کا سونا ہے دوپہر کا یہ مسنون ہی
اسلئے کہ رات کے جاگنے پر مدد ملے جیسے سحر کھانا اسلئے مسنون ہو کہ روزے پر اوس
سے مدد ملے جو کوئی دن کو نہین سوتا غالبًا وہ اہل غفلت مین بیٹھکر گپ ہانکتا ہے
اسلئے سونا ہی اچھا ہے اگر تعلق دلکا اذکار و وظائف سے نہین ہو تو سونے مین سکوت
و سلامتی تو ہے بعض اکابر نے کہا ہے ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ اوسمین سکوت و سونا
افضل اعمال ہوگا جس عبادت مین اخلاص نہو اوس سے عابد کا سونا عمدہ حالت
ہو پھر بدکار کا سونا کیسے اچھا نہوگا ؎

غافلی را خفتہ دیدم نیم روز | گفتم این فتنہ است خوابش برده بہ

مگر زوال سے اتنا پہلے جاگے کہ نماز ظہر کی پوری طیاری کرلے یعنے وضو کرکے
نماز کیوقت سی پہلے مسجد مین آجائے کہ یہ عمدہ عمل ہے اور اگر دن کو نسوے اور نہ
کمائی کرے بلکہ نماز و ذکر و فکر مین ہو تو پھر کیا کہنا ہے کہ اوقات مین دن کے یہی وقت
واسطے عبادت کے افضل ہے کہ اہل دنیا تو غافل اور اپنے ترددات مین شاغل ہوتے ہین
اور یہ ذاکر عابد ہوا سوقت کی عبادت کا ثواب رات کی عبادت کے ثواب کے برابر ہے
کہ وہ وقت بھی لوگون کے سونے کی وجہ سے غفلت کا ہو جو تہا وقت دن کے زوال

تا زوال ہی لیکر ظہر کے فرائض وسنن سے فارغ ہونے تک ہے یہ وقت سب اوقات سے عمدہ و بہتر
ہے سورج ڈھلنے سے پہلے وضو کرکے مسجد میں آئے اذان سنکر جواب دیکر مابین اذان و تکبیر عبادت
کرنے کو کرتا ہو چار رکعت سنت پڑھے اور لمبی لمبی پڑھے کہ اسوقت دروازے آسمان کے کھلتے ہیں
فرض کے بعد و سنت ذاکر کی پانچوان وقت دن کا ظہر کے بعد سے عصر تک ہے اسوقت میں مستحب ہے
کہ مسجد میں بیٹھکر ذکر یا تلاوت یا درس علم یا کسی اور خیر میں مشغول رہے اور نماز عصر کے انتظار میں معتکف رہے
کہ ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا حکم رباط میں ہے اور اگر گھر میں رہنے میں سلامتی دین کی سمجھے تو گھر
ہو تو پھر گھر پر چلا آئے اکثر یہ وقت بجز غفلت کا ہوتا ہے اسکو کسی خیر میں بسر کرنا اچھا ہے رات دن کی
چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں اونمیں سے آٹھ گھنٹے رات دن میں صرف کرنا بس ہے کہ اگر
ساٹھ برس کی عمر ہو تو بیس برس عمر میں سے کم ہو گئے کیونکہ آٹھ گھنٹے کل رات دن
کی تہائی ہے اس سے کم سونا کبھی بدن کو مضر کر دیتا ہے اور آصال جسکا ذکر قرآن
میں آیا ہے وللہ یسجد من فی السموات والارض طوعا وکرھا وظلالھم بالغدو
والآصال اونمیں سے ایک وقت یہ ہے سو جبکہ اوسوقت میں جمادات اللہ کو سجدہ کرین
تو کیسے ہو سکتا ہے کہ بندہ باوجود عقل کے عبادت سے غافل رہے چھٹا وقت دن کا
جبسے شروع ہوتا ہے کہ عصر کا وقت داخل ہو سورہ والعصر میں اسیوقت کی قسم کھائی
ہے اور بعضے نے یہی وقت مراد ہے اسوقت میں چار نفل اور چار فرض عصر کے
پڑھے اور پھر چار وظائف مذکورہ میں مصروف ہو یہانتک کہ سورج زرد ہو کر [illegible]
پر چلا جائے اسوقت تلاوت قرآن کریم کرے کہ وہ ذکر و فکر و دعا سبکو شامل ہے
ایک تلاوت میں تینون باتین دو بھی آجائینگی تو گویا چارون وظیفون کا ثواب حاصل
ہوگا تعجب اکابر اہل علم و معرفت مابین عصر و مغرب کے درس تفسیر کتاب اللہ کا
وظیفہ رکھتے تھے ساتوان وقت وظائف دن کا سورج کی زرد پڑ جانے سے آغاز ہو کر
غروب تک فسبحان اللہ حین تمسون سے یہی وقت مراد ہے اور فسبحہ واطراف النہار

بھی یہی وقت ہو حسن بصری نے کہا سلف اول روز کی نسبت آخر روز کی زیادہ تعظیم
کیا کرتے تھے پہر بعض اونمین اول روز کو دنیا کے لئے اور آخر روز کو آخرت کے لئے
رکھتے تھے اس وقت تسبیح و استغفار بالخصوص مستحب ہو آفتاب اسیطرح ڈوبے کہ سنتا
پڑہ رہا ہو پہر اذان سنے تو یون کہے اللھم ھذا اقبال لیلك وادبار نہارك الخ
پہر موذن کا جواب دیکر نماز مین مشغول ہو سورج ڈوبا دن تمام ہوا اب بندہ اپنے
حالات کا ملاحظہ کر کے نفس کا حساب لے کیونکہ ایک منزل اوسکے راہ کی طے ہوگئی
اگر اسدن برابر روز گذشتہ کے رہا تو خسارہ ہوا اور اگر کم اور بُرا رہا تو ملعون ہوا
اور اگر تمام دن خیر کی کثرت مین رہا اور تکلف سے جدا تو یہ ایک مژدہ ہے اللہ کا
شکر کرے کہ اوسنے توفیق دی اور طریق پر قائم رکھا اور اگر دن مین کچہہ خیر اچھی
طرح نہ بن پڑے تو رات دن کی نائب ہو رات مین اوسکا تدارک کرے کیونکہ نیکیون
سے برائیان جاتی رہتی ہین اور خدا کا شکر کرے کہ اوسنے بدن کو تندرست رکھا اور
رات تک جلایا کہ اوسمین تدارک خطا کا ہو سکتا ہو سورج ڈوبنے پر اپنے دل مین
یہ دہیان کرے کہ روز زندگی کا بہی ایک آخر ہے کہ اوسمین آفتاب حیات ایسا غروب
ہوگا کہ پہر کبھی نہ نکلیگا اور اوسدم دروازہ عذر و تدارک کا بند ہوجائیگا **ف**
رات کے پانچ وظیفے ہین اول وقت کا آغاز سورج ڈوبنے سے ہے اور آخر اوسکا
سرخی شفق کے دور ہونے پر جسکے بعد عشا کا وقت آجاتا ہے اسوقت کا وظیفہ
یہ ہے کہ مغرب کی نماز پڑہے پہر عشا تک نوافل پڑہتا رہے اللہ نے اسیوقت کی
قسم کھائی ہے فلا اقسم بالشفق اور اسیوقت مین نماز پڑہنا ناشئۃ اللیل ہے اور
من اناء اللیل فسبح مین منجملہ آثار کے ایک یہ پارہ بہی ہے صلوۃ الاوابین بھی اسیوقت
کی نماز ہے اور کریمہ تتجافی جنوبھم عن المضاجع سے بہی یہی نماز مراد ہے بعد فرض
کے دو سنت متصل پڑہے کوئی گفتگو بیچمین حائل نہو پہر چار نفل پڑہے پہر سرخی شفق

کی غائب ہونے تک جو کچھ بن پڑے پڑھ لے چاہے گھر جا کر پڑہے اور اگر انتظار عشا ہو تو
مسجد مین بیٹھنا افضل ہے بشرطیکہ نمود و تکلف سے بچا ہوا ہو دوسرا وقت آغاز عشا سے
لوگون کے سونیکے وقت تک ہے یہ وقت استحکام تاریکی کا آغاز ہے اسنے اس وقت کی قسم کہائی
ہے واللیل وما وسق اور غسق اللیل سے بھی یہی وقت مراد ہے اسمین تین وظیفے ہین اول
یہ کہ عشا کے سوا دس رکعتین پڑہے چار فرض سے پہلے تاکہ اذان و تکبیر کے درمیان کا وقت
خالی نجائے اور چہ بعد عشا کے اول دو پہر چار اور انمین قرآن کی مخصوص آیتین پڑہے
جیسے آخر سورہ بقرہ و آیۃ الکرسی و شروع سورہ حدید و آخر سورہ حشر دوم یہ کہ تیرہ
رکعتین پڑہے جنکا آخر وتر ہو حدیث عائشہؓ مین آیا ہے کہ حضرت نے رات کو زیادہ سے
زیادہ اتنی ہی رکعتین پڑہی ہین ہوشیار آدمی آغاز شب مین اوقات ان رکعات کی
ٹہرا لیتے ہین اور قوی لوگ آخر شب کی اوقات اختیار کرتے ہین احتیاط اسی مین ہے کہ
اول شب اختیار کی جائے ہان اگر پچھلی رات کو اوٹھنا عادت ہو تو پھر آخر شب افضل ہے
پھر اونمین وہ سو رہ پڑہے جو حضرت پڑہتے تہے سوم سونے سے پہلے وتر پڑھ لے اگر تہجد
کی عادت نہو اور اگر تہجد کی عادت ہو تو تاخیر وتر افضل ہے تیسرا وقت وظائف شب کا
سونا ہے اور سونے کو وظیفہ جاننا کچھ مضایقہ نہین اسلئے کہ اگر سونے کے آداب
مرعی رہین تو اوسکے گنتی بھی عبادت مین ہے ابوالدرداؓ نے کہا جب بندہ طہارت
کے ساتھہ سوتا ہے تو اوسکی روح عرش تک اوٹہائی جاتی ہے یہ عام بندون کے حق مین
ہے تو علما اور صاف دل والون کے لئے کیون نہو گا کہ انکو سونے مین اسرار معلوم
ہوتے ہین اور سونے کے آداب دس ہین ایک طہارت کرنا دوسری مسواک وضو
کا پانی اپنے سرہانے رکھہ لینا رات کو اوٹھنے کی نیت سے اور اگر پانی نملے تو اوٹھہ کر
ذکر و فکر کرنا ہی قائم مقام تہجد ہے سوم اگر کسیکو کچھ وصیت کرنا ہو تو وصیت
لکھہ کر سرہانے رکھہ لے کیونکہ سونے مین مرنے کا ڈر ہے چوتھے ہر ایک گناہ سے توبہ

کرکے سب مسلمانوں سے صاف دل ہوکر سونا کسیکے ستانے کا ذکر اپنے جی مین کرے
اور نہ اوٹھنے کے بعد کسی گناہ کا ارادہ ہو پانچوین یہ کہ عمدہ بچھونا بچھانے سے آرام
طلب نہو بلکہ بستر کو ترک کرے سلف بستر کو مکروہ جانتے تھے اہل صفہ زمین پر بچھ
اپنے نیچے نڈالتے اور کہتے ہم خاک سے پیدا ہوے ہین اسی مین جاوینگے پھر اگر کسی شخص
کا دل اس مشقت کو گوارا نکرے تو وسط درجہ کا بستر بچھاے نہ تکلف کا چھٹے یہ کہ جب
تک نیند غالب نہو تب تک نسوے نیند کو زبردستی اپنے اوپر نلے ہان اگر تہجد کے لئے
اوٹھنے کا ارادہ ہو تو بتکلف سو رہنے کا مضایقہ نہین ہے اکابر سلف غلبہ نیند
کی حالت مین سوتے اور فاقہ کی صورت مین کھاتے اور ضرورت کے وقت بولتے
اللہ نے اونکا وصف فرمایا ہے وکانوا قلیلا من اللیل مایھجعون اور اگر نیند اتنی
غالب ہوکہ نماز و ذکر سے روکے تو سو رہے جب تک کہ اپنا کہنا سمجھے ہفتم یہ کہ قبلہ رخ
ہوکر سوئے یہ دو طرح پر ہوتا ہے ایک یہ کہ چت لیٹے منہ اور تلوے قبلہ کی طرف
رہین جیسے مرنے والا لٹایا جاتا ہے دوسرے یہ کہ دہنی کروٹ پر لیٹ کر منہ اور
سامنے کا دہر قبلہ کیطرف کرے ہشتم یہ کہ سونے کے وقت دعا مانگے اور کہے باسمک
ربی وضعت جنبی وبک ارفعہ وغیر ذلک اور خاص آیتین پڑہے جیسے آیۃ الکرسی
وآخر سورۂ بقر اور یہ آیت الھکم اللہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم ان
فی خلق السموات والارض الی قولہ لقوم یعقلون کہتے ہین جو کوئی اس آیت کو
سوتے وقت پڑہ لے اللہ اوسکو قرآن یاد کرا دے کہ پہر کبہی نہ بہولے اور سورۂ
اعراف سے یہ آیات پڑہے ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستۃ
ایام الی قولہ ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین اور معوذتین کو اپنے دونون ہاتون
پر دم کرے اور منہ اور سارے بدن پر پہیرے کہ حضرت اسیطرح کیا کرتے تھے
اور پچیس بار کہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر یہ چارون

کلمات لکھ سوبار ہو جاتے ہین تو ین وقت سونے کے یہ دہیان کرے کہ سونا ایکطرحکی وفات ہی اور جاگنا ایکطرح کی حیات قال تعالی وھو الذی یتوفاکم باللیل اور جسطرح جاگنے والیکو سوئے مین وہ مشاہدات کشوف ہوتے ہین جو مناسب اوسکے حالات کے نہین ہوتے اسیطرح مرنے کے بعد جو شخص اوٹھتا ہے وہ ایسی چیزین دیکھتاہے جو کبھی اوسکے دلمین نہین گزرین حیات و ممات کی بیچین سونا ایسا ہے جیسے دنیا و آخرت کے بیچمین برزخ ہے لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا تہا کہ تجکو اگر موت مین شک ہی تو سونا مت جیسے تو سو جاتا ہے ویسے ہی مرجائیگا اور اگر مرنے کے بعد جی اوٹھنے مین شک ہی تو سوکر جاگنا مت کہ جیسے سونے کے بعد جاگتا ہے ایسی ہی مرنے کے بعد ہی اوٹھیگا غرضکہ بندہ سوتے وقت اپنے جی کو ٹٹولے کہ کس بات پر سوتا ہے اور اوسم کون چیز دلپر غالب ہے محبت اللہ کی اور اوسکے ملنے کی غالب ہے یا محبت دنیا کی اور یقین کرے کہ میری موت بہی اسی حالت پر ہوگی جو دلپر غالب ہے اور اوسی پر حشر ہوگا اور کوشش کرے کہ سونے کے وقت سب سے پیچھے دلپر اللہ کا ذکر جاری ہو اور جاگنے کیوقت بھی سب سے اول ذکر اللہ دلپر جاری ہو کہ یہ محبت کی پہچان ہے جب جاگے اور اوٹھنا چاہے تو کہے الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا و الیہ النشور وغیر ذلک چوتھا وقت وظائف شب سے آدہی رات گزر جانے سے شروع ہوتا ہے اور انتہا اوسکی اوسوقت تک ہی کہ رات کا چھٹا حصہ باقی رہجائے اوسوقت تہجد کو اوٹھے اللہ نے اسوقت کی قسم کہائی ہے واللیل اذا سجی اسوقت کوئی آنکھ جاگتی نہین بجز اوس ذات پاک کی آنکھ کے جسکو اونگھ و نیند نہین ہی اس وقت مین دعا قبول ہوتی ہے اور اللہ تعالی آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتا ہے اور عرش جہومتا ہے اور جنات عدن سے ہوائین پہیلتی ہین غرضکہ جب جاگنے کی دعاؤن سے فارغ ہو تو مرعایت آداب و سنن وضو کرکے دعائین پڑہتا ہوا جا نماز پر آکر قبلہ رخ کہڑا ہو کر نماز تہجد مین

مشغول ہو اور موافق سنت کے ہر امر بجالاے ادعیہ وسور اسوقت کے حصن حصین وغیرہ
مین مذکور ہین اور دو دو رکعت پڑہے پہلے چھوٹی چھوٹی پہر لمبی لمبی اسطرح تیرہ
رکعتین مع وتر پوری کرے پانچوان وقت وظیفہ شب کا راتکا چھٹا حصہ ہے جسکا
نام وقت سحر ہے قال تعالی وبالاسحار ھم یستغفرون اور یہ وقت فجر کے قریب ہو
اسوقت راتکے فرشتے جاتے اور دن کے فرشتے آنے کو ہوتے ہین اسی وقت مین سحر
کہانا بہی مستحب ہو پرند وغیرہ اسیوقت تسبیح زیادہ کرتے ہین چیڑیان یا دیجون
مین چون چون کرتی ہین ؎

	مرغان چمن بہر صباحی		خوانند ترا باصطلاحے	

اور وظیفہ اسوقت کا اور چوتھے وقت کا نماز ہی ہے جب صبح صادق ہوگئی ذالانف
شب ختم ہوئے اوقات دن کے آئے اب اوٹہہ کر فجر کی سنتین پڑہی یہی معنی ہین اس
آیت کے فسبحہ وادبار النجوم پہر آیات وادعیہ پڑہے غرضکہ ترتیب عابدون کی
اوقات کی یہ تہی ہمنے یہ اوقات بطور اشارات لکھے ہین تفصیل اسکی کتاب احیار العلوم
مین مرقوم ہے اسکے سوا اکابر سلف ہر روز چار امر اور بہی مستحب جانتے تھے روزہ کہنا
صدقہ دینا اگرچہ کم ہی ہو بیمار کا پوچھنا جنازہ پر حاضر ہونا حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا کہ
جو کوئی ان چار کامون کو ایکدن مین کرے اوسکے گناہ بخشدئے جائینگے دواہ مسلم
ایک روایت مین ہو کہ وہ جنت مین جائیگا اگر اتفاقاً کوئی کام بہی میسر نہو تو اوسکو
ثواب ان سب باتون کا نیت سے ملیگا سلف اسبات کو برا جانتے تھے کہ سارا دن گذر جاے
اور کچہہ خیرات نکرین گو ایک خرما یا پیاز یا روٹی کا ٹکڑا ہی کیون نہو کیونکہ حضرت نے
فرمایا ہے کہ آدمی اپنے صدقہ کے سایہ تلے رہیگا جبتک کہ آدمیون مین حکم اخیر ہو
دوسری حدیث مین آیا ہے اتقوا النار ولو بشق تمرۃ **حکایت** عایشہ نے
ایکسائل کو صرف ایک انگور دیا اوسنے لے لیا وہان جو لوگ تھے ایک دوسرے کیطرف

تاکنے لگا فرمایا تمکو کیا ہوا ہے اس انگور مین بہت سو ذرون کا وزن ہی یعنے اسد نے فرمایا ہو ومن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ اورا کا بر سلف سائل کا پہیر دینا اچھا نہین جانتے تھے ٥

صا ئبا بخجالت سائل بزمیستم در کرد	؞	ای زرہی کرد بمن آنچہ بقا رون زرکرد

ف جو شخص آخرت کی کہتی کرنا چاہتا ہے اور طریق آخرت اختیار کرتا ہی وہ چہ حال سے خالی نہین یا عابد ہوگا یا عالم یا طالب علم یا حاکم یا اہل حرفہ یا موحد کہ واحد احد مین ڈوبا رہے ماسوا کی طرف ملتفت نہو ان سبکے معمولی وظائف جدا جدا ہین اول عابد یعنے وہ شخص کہ نری عبادت کا ہو رہے اسکے سوا کوی کام اوسکو نہو اور اگر عبادت کو چہوڑ دے تو نکما بیٹہا رہے اسکے لئے وہی وظائف اوقات راتدن کے ہین جنکا ذکر ہوچکا اور کچہہ بعید نہین کہ انمین قدرے اختلاف ہو اسطرح کہ اکثر اوقات کو فقط نماز یا تلاوت یا سبحان اللہ کہنے مین مستغرق کردے صحابہ مین کوئی صحابی ایکدن مین بارہ ہزار بار تسبیح پڑہتا اور کوئی تیس ہزار بار سبحان اللہ کہتا اور کوئی تین سو رکعات سے لیکر چہ سو یا ہزار رکعت تک پڑہتا اور کم سے کم رکعات جو اونسے مروی ہین وہ سو رکعتین ہین اور کوئی ایکدن مین ایک ختم قرآن کرتا اور کوئی دو ختم اور کوئی ایکدن یا تمام رات ایک ہی آیت کی فکر و ذکر مین گذار دیتا اگر ذرہ مکہ معظمہ مین ستر طواف سات پہیرون مین کیا کرتے اسیطرح ہر شب ستر طواف کرتے پہر رات مین دو ختم بہی کرتے اس حساب سے قریب تیس کوس کے مسافت پڑتی ہی اور جملہ طواف کی دو سو اسی رکعتین ہوتی ہین اور دو ختم کی مشقت علیحدہ رہی لیکن جس صورت مین کہ غرض وظائف سے تزکیہ و تطہیر قلب اور ذکر خدا سے آراستگی باطن کی ہی تو طالب جی مین غور کرے جس بات کا اثر اوس مین زیادہ ہو اوسی پر جسم جاے اور جب دلکا اکتانا دیکہے تو دوسرا وظیفہ بدل لے تسبیح ہو یا تہلیل یا تحمید یا تکبیر دوم عالم اوسکے اوراد عابد سے الگ ہین کیونکہ اوسکو مطالعہ کرنا یا تصنیف و تعلیم کرنا

ضرور ہے وہ اگر اپنے سارے اوقات انہین کامون مین مستغرق کردے تو بعد فرائض وسنن کے کوئی چیز اوس سے بڑھ کر نہین اور کیسی نہو کہ علم مین تو ذکر اسد کی مواظبت اور اسد و رسول کے کلام مین تامل کرنا ہوتا ہے اور لوگون کو فائدہ پہچانا اور طریق آخرت بتانا مراد اوس علم سے جو عبادت پر مقدم ہے وہ علم ہے جو آخرت مین رغبت دلائے اور دنیا مین زاہد بنائے اور جیب اوسکو واسطے سلوک طریق آخرت کے سیکھین تو اوسکا مدد معین ہو وہ علوم مراد نہین جنسے مال وجاہ و قبول خلق کی خواہش زیادہ ہو عالم کے لئے یہ بہتر ہے کہ تقسیم اوقات کرے صبح سے سورج نکلنے تک ذکر و وظائف مین رہے اور طلوع کے بعد سے دوپہر تک پڑھانے مین صرف کرے اگر طالب علم واسطے آخرت کے پڑھتا ہو ورنہ فکر مین بسر کرے اور وہ چیزین سوچے جو علم دین مین مشکل ہون اور دوپہر سے عصر تک تصنیف و کتاب بینی مین رہے اور بجز کہانے اور پاخانے و نماز فرض اور قدرسے قیلولہ کرنے کے اور کسیوقت مین اوسکو ترک نکرے اور عصر سے آفتاب کے زرد ہونے تک درس تفسیر و حدیث و علم مفید مین رہے سورج کے زرد پڑجانے سے غروب تک استغفار و تسبیح مین مشغول رہے غرضکہ اول وقت طلوع سے پہلے کا تو عمل زبانی مین گزرے گا اور دوسرا وقت دوپہر تک دلکے عمل مین بسر ہوگا اور تیسرا وقت عصر تک آنکہ اور ہاتہ کے عمل مین تمام ہوگا آنکھون سے مطالعہ کریگا اور ہاتہ سے لکہے گا اور چوتہا وقت کان کے عمل مین ختم ہوگا اور پانچوان وقت زردی کے بعد کا پہر ذکر یہ زبانی مین مصروف ہوگا اب کوئی حصہ دن کا اعمال جوارح سے خالی نرہیگا اور سب مین دل ہی حاضر رہیگا اور رات کی تقسیم عالم کے حق مین یہ بہتر ہے کہ رات کے تین حصہ کرے ایک تہائی مطالعہ و علم پڑہانے مین دوسری تہائی نماز شب مین اور پچھلی تہائی سونے مین جاے اور یہ بات جاڑون مین تو ہوسکتی ہے مگر موسم گرمی مین دن کو بہت سا سولیوے سوم لائق علم

اوسکو شغل علم مین رہنا بنسبت شغل نوافل کے اچھاہے اسی لیئے ترتیب اوقات مین اسکا اور عالم کا ایک حکم ہے اتنا فرق ہے کہ جسوقت مین عالم افادہ مین مشغول ہو اوسوقت طالب علم استفادہ مین مصروف رہے اور جو وقت عالم کے تصنیف کا ہے اوسوقت وہ تحشیہ یا کتابت کرے باقی اوقات موافق عالم کے ہین علم کا سیکھنا ان وظائف سے بہتر ہے بسبب کثرت فضائل علم کے بلکہ اگر کوئی شخص مجلس علم مین حاضر ہو کر یون سیکھے کر کہا جاے یا یاد کرتا جاے کہ عالم ہو جاے بلکہ عوام ہی مین رہو تب بہی اوس کا ذکر و وعظ وعلم کی مجلسون مین حاضر ہونا اون وظائف سے کہین اچھا ہے جنکو ہم صبح و طلوع کے بعد وغیرہ اوقات مین لکہہ چکے ہین کعب احبار فرماتے تہے کہ اگر ثواب مجالس علما کا لوگون پر ظاہر ہو جاے تو اوسپر کٹ مرین یہانتک کہ ہر امیر اپنی امارت چہوڑ دے اور ہر بازاری اپنے بازار سے دست بردار ہو حضرت عمرؓ نے فرمایا ہے آدمی اپنے گہر سے ایسا نکلتا ہے کہ اوسپر برابر جبال تہامہ کے گناہ ہوتے ہین مگر جب کسی عالم کا کلام سنتا ہے تو اپنے گناہون پر افسوس وندامت کرتا ہے اور اپنے گہر ایسا پہر کر آتا ہے کہ اوسپر کوئی گناہ نہین ہوتا سو تم مجالس علمات الگ نرہو کہ اسد تعالی نے روے زمین پر کوئی جگہہ علما کی مجالس سے بزرگتر پیدا نہین کی ہے **حکایت** عامر زاہد نے مسکینہ طفاویہ کو خواب مین دیکہا جو ہمیشہ حلقہای ذکر مین حاضر ہوتے تہے کہا اے مسکینہ مرحبا اونسے کہا اب مسکنت دور ہوگئی تونگری آئی پوچہا کیا ہوا کہا اوس شخص کا حال کیا پوچہتے ہو جسکے لئے جنت بالکل مباح کردی گئی کہا یہ درجہ کس سبب سے حاصل ہوا کہا اہل ذکر کے پاس بیٹہنے سے غرضکہ اگر کسی واعظ خوش بیان پاک سیرت کے کہنے سے دل کے اوپر سے ایک گرہ بہی محبت دنیا کی کہلجاے تو یہ بہت سی رکعتین پڑہنے سے اشرف و مفید تر ہی چہارم اہل حرفہ جو اپنی عیال کے لئے کمائی کے محتاج ہوتے ہین اون کو نچاہیئے کہ وہ اپنی عیال کو فاقون

سے مارڈالین اور ساری اوقات عبادتون مین ڈوبے رہین بلکہ پیشہ ورکو یہ جائز
کہ کام کیوقت بازار جاے اور اپنے پیشہ مین مشغول ہو مگر ذکر الٰہی کو نہ بھولے
تسبیحات و ذکر و تلاوت پر مواظبت رکھے کہ یہ امور ہمراہ کام کو بھی ممکن ہین ہان
نماز کام کے ساتھہ نہین ہوسکتی لکن اگر باغ کا محافظ ہے تو نماز کا ورد بھی ادا کرسکتا ہے
اور جب مقدار کفایت کما چکے تو وظائف معمولی بجالاے اور اگر دن بہر پیشہ مین لگا
رہا اور جو حاجت سے زائد ہوا اوسکو دیڈالے تو یہ اورون سے بہتر ہے صدقہ و خیرات کی
نیت سے کمانا خود ایک ایسی عبادت ہے جو اسد سے نزدیک کرتی ہے پنجم حاکم جیسے امام
وقاضی و متولی امور مسلمین ایسے شخص کے حق مین مسلمانون کی حاجتون کا پورا کرنا
اور شریعت کے موافق بہ نیت اخلاص اونکی غرضین نکالنا بنسبت اوراد مذکورہ کے
بہتر ہے اوسکو یہی مناسب ہے کہ دن کو نماز فرض پر اکتفا کر کے لوگون کے حقوق مین
مشغول رہے اور وظائف مذکورہ کو رات مین ادا کرے جیسے کہ حضرت عمرؓ کیا کرتے تھے
اونہون نے کہا ہے کہ مجھے نیند سے کیا علاقہ اگر مین دنکو سوتا ہون تو مسلمانون کو
تلف کرتا ہون اور اگر رات کو سوتا ہون تو اپنے نفس کو تباہی مین ڈالتا ہون
غرضکہ دو باتین عبادت بدنی پر مقدم ہوتی ہین ایک علم دوم مسلمانون کیساتھہ
نرمی کرنا کیونکہ یہ دونون چیزین بذات خود عبادت و عمل ہین عبادات مین اونہین
کو فضیلت ہے جنکا فائدہ دوسرے کو پہنچے اور نفع پہیلے ششم وہ موحد ہے جو کہ واحد ایک
مین غرق ہو اسکے سوا کوئی فکر اوسکو نہو اور نہ بجز اسد کے اور سے محبت رکھتا ہو
اور نہ سوا خدا کے کسی سے ڈرتا ہو اور نہ کسی دوسرے کے رزق کا متوقع ہو اور جب
کسی چیز کو دیکھے تو اوسمین خدا ہی نظر آے سو جس شخص کا رتبہ اس درجہ پر پہنچ جاے تو
اوسکو اپنے اوقات کے تقسیم کرنے کی ضرورت نہین بلکہ بعد فرائض اوسکے لئے
ایک ہی وظیفہ ہے کہ اسد کے ساتھہ ہر حال مین دل حاضر رہے جو بات اوس کے

دلمین گزرے اور جو آواز کان مین پڑے اور جو شے سامنے آنکھ کے ہو سب مین اوسکو
عبرت و فکر مزید حاصل ہو نہ کوئی اوسکا محرک سوا خدا کے ہو اور نہ کوئی ساکن کرنے
والا ایسے شخص کے سارے حالات لائق اسکے ہوتے ہین کہ اوسکے لیے سبب زیادت
مراتب کے ہون اسیوجہ سے ایسے لوگون کے نزدیک ایک عبادت اور دوسری عبادت
مین کچھہ فرق نہین ہوتا یہی وہ لوگ ہین کہ اسد کیطرف بھاگ کر آگئے ہین اور یہی اس
قول کے مصداق ہین واذ اعتزلتموھم وما یعبدون الا اللہ فاووا الی الکہف
ینشر لکم ربکم من رحمتہ و قولہ تعالی انی ذاھب الی ربی سیہدین یہ درجہ نہایت
مراتب صدیقین ہے طالب آخرت کو نچاہیے کہ ان باتون کو سنکر براہ مغالطہ اپنے
نفس مین انکا مدعی ہو اور اپنی معمولی عبادتون مین سستی کرنے لگے کیونکہ ایسے
لوگون کی یہ پہچان ہے کہ اونکے دلون مین کوئی وسوسہ نہ کھٹکے نہ کسی گناہ کا خطرہ
ہو نہ ہجوم اہوال سے اپنی جگہہ سے ہلین نہ بڑے بڑے اشغال خارج اونکے مقصود
کے ہون سو یہ رتبہ ہر شخص کو کہان نصیب ہو قل کل یعمل علے شاکلتہ فربکم
اعلم بمن ھو اھدی سبیلا راہ یاب سب ہین مگر بعض کو نسبت بعض کے زیادہ ہدایت
ہو حدیث مین آیا ہو کہ ایمان کچھہ اوپر ستر شعبے ہے افضل اونمین کہنا لا الہ الا اسد کا ہو
اور ادنی دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے بعض علما نے کہا ہے کہ جو ایماندار اونمین
سے ایک خلق پر ہو وہ سالک طریق خدا ہے حاصل یہ کہ طریقے لوگون کی اداے عبادت
مین مختلف ہین مگر سب راہ پر ہین اولئک الذین یدعون یبتغون الی ربھم
الوسیلۃ ایھم اقرب انمین اگر فرق ہے تو صرف درجات قرب کا ہے نہ اصل قرب مین
اور سب سے قریب تر اسد کیطرف وہ ہین جو اعرف باسد ہین اور سب سے زیادہ
اعرف وہی ہین جو بہت عبادت کرتے ہین کیونکہ جو اسد کو پہچان لیتا ہے پھر وہ کسی
دوسرے کی عبادت نہین کرتا اور اصل ہر قسم وظائف مین مداومت ہو گا و

کے عمل کا اثر نہین ہوتا یا بہت ہی کم ہوتا ہو ولہذا حدیث مین آیا ہے احب الاعمال
الی اللہ ادومها وان قل رواہ الشیخان عن عائشة رضی اللہ عنها **ف**
مغرب وعشا کے درمیان کی نماز بڑی فضیلت رکھتی ہو اسکو صلوۃ الاوابین اور
ناشیة اللیل بہی کہتے ہین اسیطرح راتکے جاگنے اور عبادت کرنے کے فضائل بہت آئی
ہین قرآن وحدیث دونون سے ثابت ہین آثار بہی کثرت سے وارد ہوے ہین حضرت
تمیم راتکے وردمین کوئی آیت خوف کی پڑہتے تو گر جاتی کئی دن تک لوگ عیادت کو
آتے **حکایت** ایکرات سفیان ثوری نے کہانا پیٹ بہر کہایا پہر کہا گدہے کو جب
گہاس زیادہ دیجاتی ہے تو کام بہی زیادہ لیا جاتا ہی پہر صبح تک عبادت کرتے رہے
طاؤس جب اپنی بستر پرلیٹے تو ایسے لیٹتے جیسے دانہ وقت بہوننے کے اچہتا ہی پہر اوٹہکر
صبح تک نماز پڑہتے پہر کہتے ع عابد کی نیند یاد جہنم نے اڑا دی + عبدالعزیز بن ابی رواد رات کی
اپنی بستر پر آتے اور اوسپر ہاتہہ رکہکر کہتے کہ تو نرم تو ہی مگر واللہ جنت مین تجہسے بہی نرم تر بستر ہوگا پہر ساری
رات نماز پڑہتے رہتے حسن بصری نے کہا جب آدمی کوئی گناہ کرتا ہے توراتکے اوٹہنے سے
محروم رہتا ہے فضیل نے کہا جب تمسے رات کا جاگنا اور دن کا روزہ رکہنا نہو تو جان لو کہ تم
محروم ہو تمہاری گناہ بہت ہو گئی ہین **حکایت** صلہ بن اشیم تمام رات نماز پڑہتے سحر کو دعا کرتے کہ
الٰہی مجہسا آدمی کیسے جنت مانگے لیکن تو اپنی رحمت سے مجہکو دوزخ سے پناہ دے اللہم
اجرنی من النار **حکایت** ایک شخص نے ایک حکیم سے کہا مجہسے شب بیداری
نہین ہوسکتی کہا تو دنکو اللہ کی نافرمانی مت کر پہر شب بیداری نکرنے کا کچہہ
مضائقہ نہین امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نصف شب عبادت کیا کرتے لوگون نے
کہا یہ شخص تمام رات عبادت کرتا ہے تب سے ساری رات عبادت کرنے لگے **حکایت**
مالک بن دینار نے ایک رات اس آیت کو پڑہ پڑہ کر صبح کر دی ام حسب الذین
اجترحوا السیئات ان نجعلهم کالذین آمنوا وعملوا الصالحات سواء

مجاہد و ماتہم ساء ما یجلسون **حکایت** مسروق نے حج کیا تمام سفر مین
رات سجدے ہی مین بسر کردی **ف** رات کا اوٹھنا خلق پر مشکل ہر مگر جسکو اللہ
توفیق بخشے اسکے سہل ہونے کے لئے شروط ظاہری و باطنی ہین ظاہر کی شرطین چار
ہین ایک کم کھانا کیونکہ بہت کھانے سے پانی بہت پیا جاتا ہے پھر نیند بہت آوے گی
الماء کلہ تو مر پھر اوٹھنا بھاری پڑ جائیگا دوسرے یہ کہ اپنے نفس سے ایسا کام نہ لے
جس سے اعضا تھک کر چور ہو جائین اور رگ وپٹھے سست پڑ جائین کہ اس سے
بھی بہت نیند آتی ہے تیسرے یہ کہ دن کو سونا نچھوڑے کہ رات کے اوٹھنے کے
لئے یہ سونا سنت ہے چوتھے یہ کہ دن کو بہت سے گناہ نکرے اس سے دل سخت ہوتا ہے
اور بندہ مین اور سامان رحمت مین حائل ہو جاتا ہے سفیان ثوری نے کہا مین
ایک گناہ کے عوض مین پانچ مہینے تک تہجد سے محروم رہا پوچھا وہ کونسا گناہ تھا
فرمایا مینے ایک شخص کو روتے دیکھکر اپنے جی مین کہا کہ یہ ریا کار ہے ابو سلیمان دارانی
فرماتے تھے کہ جماعت کی نماز کسی شخص سے بدون کسی گناہ کے فوت نہین ہوتی اور
رات کو احتلام کا ہونا ایک سزا ہے جنابت کے معنے دوری ہین غرضکہ گناہون
سے دل سخت ہو جاتا ہے یہ سختی تہجد سے مانع ہوتی ہے خصوصاً حرام غذا کو اسمین
بہت تاثیر ہے اور صفاء دل ومیل الی الخیرات مین لقمہ حلال کا بڑا اثر رکھتا ہے
اور جسطرح کہ نماز فحش و برائی سے روکتی ہے اسیطرح فحش ومنکر نماز اور جملہ امور خیر
سے روکتی ہین رہے اسباب باطن سو وہ بھی چار ہین ایک صاف ہونا دلکا کینہ و
بدعات و ترددات دنیاوی سے کیونکہ ایسا آدمی اول تو رات کو اوٹھتا ہی نہین
ہے اور اگر اوٹھا تو نماز مین تامل نہین کرتا ہر طرف سے وسوسے اوسکے دل کو گھیر ے
رہتے ہین **سہ**

شب چو عقد نماز می بندم		چہ خورد بامداد فرزندم	

دوم ہر وقت دلپر خوف کا غالب رہنا اور توقع زندگی کی کم ہونا کیونکہ جب وہ آخرت کے ہولون اور دوزخ کے طبقات کو سوچے گا تو اوسکی نیند اوڑ جائیگی خوف بڑہ جائیگا سوم معلوم کرنا ثواب شب بیداری کا آیات و اخبار و آثار سے اور اپنی توقع و شوق ثواب کو مضبوط کرنا تاکہ طالب مزید و رغبت درجات جنت کے شوق ذوق مین نیند جاتی رہی ؎

رہین دیدۂ شب زندہ دار خویشتنم	کہ تلخ کرد برائے تو خواب شیرین را

چہارم جو جملہ بواعث سے اشرف و اعلی ہے وہ اللہ کی محبت اور اسباکا اعتقاد قوی کرتا ہے کہ عبادت مین جو حرف بولتا ہون اوس سے اپنے رب کے ساتھہ مناجات و سرگوشی کرتا ہون وہ میرے حال پر مطلع ہے سو جب اللہ سے محبت ہوگی تو اوسکے ساتھہ خلوت کو بھی پسند کریگا اور مناجات سے لذت پائیگا اور یہی لذت بہت سے جاگنے کا باعث ہوگی اس لذت کے ثبوت پر نقل و عقل شاہد ہین عاشق کو معشوق کے پاس ہونے سے گو وہ آڑ مین یا اندھیرے مین ہو مزہ ملتا ہے اگرچہ وہ اسکی بات کا جواب نہ دے چپ رہے تب بھی اسکو اپنی عرض حال و مافی الضمیر کے پیش کر دینے مین لذت ہی ہوتی ہے ؎

تغافل تو مرا خوش نماید از لطفت	کہ آن بہر کس و این خاص از برائے منست

بعض علمانے کہا ہے کہ دنیا مین کوئی ایسا وقت نہین جو لذت اہل جنت کے مشابہ ہو مگر لذت مناجات کی رات کو تضرع و عاجزی کے ساتھہ ف رات کا جاگنا مقدار کے اعتبار سے سات طرح ہے اول یہ کہ ساری رات جاگے یہ طور اون زبردست لوگونکا ہے جو نری عبادت خدا کے ہو رہے ہین اور اوسکی مناجات سے لذت پاتے ہین اور شب بیداری اونکی غذا اور اون کے دلون کی جان ہوگئی ہے ولہذا وہ کثرت بیداری سے نہین تھکتے اور سونا دن کو مقرر کیا ہے جبکہ لوگ کام کاج مین ہون پہلے لوگون مین

کچھہ اکابر کا دستور یہی تہا کہ عشا کے وضوسے نماز صبح پڑہتے ابوطالب مکی نے لکھا ہر کہ یہ
بات بتواتر چالیس تابعیون سے منقول ہے پہر انمین بعض نے چالیس برس تک یہی کیا
جیسے سعید بن مسیب وصفوان بن سلیم وفضیل بن عیاض و وہیب بن ورد وطاوس ووہب
بن منبہ وربیع بن خیثم وحکم وابوسلیمان دارانی وعلی بن بکار وابوعاصم وابوجابر و
مالک بن دینار وسلیمان تیمی ویزید رقاشی وحبیب بن ثابت ویحیی وکہمس وغیرہم دوم
یہ کہ نصف شب جاگے یون کہ رات کی اول تہائی اور پچھلا چھٹا حصہ سوئے تاکہ جاگنا وعبادت
بیچا بیچ مین پڑے یہ شکل افضل ہے سوم یہ کہ تہائی شب جاگے یعنے نصف شب اول اور
چھٹے حصے پچھلے شب مین سوے غرضکہ آخر شب مین سونا اچہا ہے کہ اس سے صبح کو
اونگھہ نہین آتی اور چہرہ زرد نہین ہوتا ابوہریرہ نے لکہا ہے کہ یہ لیٹنا صبح سے کچھہ
پہلے سنت ہے چہارم یہ کہ رات کا چھٹا حصہ یا پانچوان حصہ جاگے اسکے لئے افضل یہ ہے
کہ نصف آخر شب مین ہو اور بعض نے کہا کہ رات کا پچھلا چھٹا حصہ جاگے پنجم یہ کہ
جاگنے کا اندازہ ہی نہو اسکے لئے یہ مناسب ہے کہ اول شب مین اتنا جاگے
کہ نیند آجاے پہر جب آنکھہ کہلے تو اوٹھ کر عبادت کرے اور جب نیند کا غلبہ
ہو تو سو رہے اس صورت مین ایک شب مین دو بار سونا اور دو بار
جاگنا ہوگا اور رات کی محنت اوٹھانی اسیکا نام ہے اور یہ سب اعمال سے
سخت ہے اور افضل بہی یہی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریف
اسیطرح پر تہی اور اولوالعزم صحابہ اور بہت سے تابعین کا طریقہ بہی یہی
تہا حضرت کا جاگنا ایک نہج پر نہ تہا کبہی نصف شب جاگتے کبہی تہائی کبہی دو تہائی
کبہی چھٹا حصہ ششم جو کم مقدار جاگنے کی ہے یہ ہے کہ بقدر چار یا دو رکعات کے
جاگے یا وضو کرنا دشوار ہو تو قبلہ رخ ایک ساعت ذکر و دعا مین مشغول ہوکر بیٹھے تو انشاء
اللہ کی رحمت وفضل سے تہجد گزارون کے زمرہ مین لکہا جائے گا طالب آخرت

پر انمین سے جو آسان ہو وہ کرے ہفتم یہ کہ جب رات کے ٹھیک درمیان مین اوٹھنا
دشوار ہو تو مغرب و عشا کے درمیان وقت کو اور عشا کے بعد کے وقت کو عبادت
سے خالی نچھوڑے پھر صبح صادق سے پہلے سحر کیوقت اوٹھہ کھڑا ہو ایسا نہو کہ صبح صادق
سونے مین گزرے اسصورت مین دونون طرفون مین جاگنا اور عبادت ہو جائیگی
ف برس کی جتنی راتون مین جاگنا اور عبادت کرنا مستحب ہے وہ پندرہ راتین
ہین طالب آخرت کو انسے غافل ہونا نچاہیے چھہ راتین ماہ رمضان مین ہین
پانچ اخیر عشرہ کی طاق راتین ہین ۲۱-۲۳-۲۵-۲۷-۲۹ انمین شب قدر
کی تلاش کیجاتی ہے چھٹی سترہوین شب رمضان کی ہے جسکی صبحکو جنگ بدر ہوئی
تھی ابن زبیر نے اوسکو شب قدر کہا ہے باقی نو راتین یہ ہین ایک محرم کی پہلی رات
دوسری شب عاشورا تیسری اول شب رجب چوتھی پندرہوین شب رجب پانچوین
۲۷ رجب اسمین معراج ہوئی تھی جو حدیث اس راتکی نماز مین آئی ہے وہ منکر ہے
چھٹے ۱۵ شب شعبان کی ساتوین شب عرفہ آٹھوین نوین عیدین کی راتین واللہ اعلم
اور برس کے دنون مین عمدہ دن اونیس ہین جن مین وظائف کا پہا پے پڑھنا
مستحب ہے اول عرفہ دوم عاشورہ سوم ستائیسوان دن رجب کا اسدن جبرئیل علیہ
السلام حضرت پر رسالت لیکر آئے تھے چہارم ستروان دن رمضان کا غزوہ بدر
اسیدن مین ہوا تھا پنجم پندروان دن شعبان کا ششم دن جمعہ کا ہفتم عید کا
دن اور دس دن ذیحجہ کے جو ایام معلومات کہلاتے ہین اور چونکہ عرفہ پہلے گزر چکا
تو یہ نو روز رہے اور تین دن ایام تشریق کی ۱۱-۱۲-۱۳ انکو ایام معدودات
کہتے ہین بعض علمانے کہا ہے کہ جو شخص دنیا مین پانچ دن اپنے لذتون مین ہیگا
وہ آخرت مین لذت نپائیگا مراد دو روز عید کے اور جمعہ و عرفہ و عاشورا ہے اور ہفتہ
اسکے دنون مین بہتر پنجشنبہ دو شنبہ ہے جنمین اعمال طرف اللہ کے اوٹھائے جاتے

ہین اور روزہ رکھنے کے لئے جو مہینے اور دن اچھے ہین اونکو بھی رسالہ شرح حدیث بنی الاسلام علی خمس مین نیز ذکر صوم لکھا ہو الحمد للہ تعالی کہ باب اول متعلق احوال ذکر تمام ہوا یہ باب ایک اجمال ہو اوس تفصیل جمیل کا جو امام حجۃ الاسلام احمد غزالی رحمہ نے کتاب احیاء العلوم مین لکھی ہے جنھے اون دعوات کا ذکر کرنا جگہ چھوڑ دیا جو اصل کتاب مین مذکور ہین اسلئے کہ کتاب حصن حصین اذکار و نزل الابرار اس باب مین کافی ہین جس شخص کو حوصلہ استیفار ادعیۂ ماثورہ کا ہو وہ طرف ان کتابون کے رجوع کرے اور جو قاصر ہمت ہو اوسکے لئے اوسقدر دعوات جو عدہ حصن حصین مین خود جزری رحمہ نے باتنخاب روایات صحیحہ لکھے ہین کفایت کرتے ہین اگر اتنی ہمت بھی نہو تو اوسقدر دعوات سے جو رسالہ زیادۃ الایمان مین چن کر مختصر طور پر لکھے گئے ہین کسیطرح غفلت کرنا مناسب نہین ہے خصوصاً ادعیہ صبح و مسا پڑھنا چاہئین انکے سوا باقی دعوات کا تعلق احوال و اوقات خاصہ سے ہے

وباللہ التوفیق

باب دوم بیان مین فکر کے

قرآن پاک مین تفکر و تامل و عبرت و تدبر کے ترغیب بہت آئی ہے اور حدیث مین ایک ساعت کی فکر کو ساٹھ برس کی عبادت سے بہتر بتایا ہے کما رواہ ابن حبان عن ابی ہریرۃ رفعا بسند ضعیف اور ظاہر ہے کہ فکر کرنا کنجی ہے انوار کی اور آغاز ہے بصیرت کا اور جال ہے حصول علوم کا اور آلہ ہے معارف کے شکار کرنے کا لکن اکثر لوگ نہین جانتے کہ فکر کیسی کرتے ہین اور کن چیزون مین کرتے ہین اور کسلئے کرتے ہین اور مطلوب اوس سے کیا ہو اسلئے اسجگہ ان سب امور کا بیان بطور نمونہ کے کیا جاتا ہے ف اللہ نے متفکرین کی تعریف مین فرمایا ہے یتفکرون

فی خلق السموٰت والارض ربنا ما خلقت ھذا باطلا وقال تعالیٰ ان فی
خلق السموٰت والارض واختلاف اللیل والنہار لاٰیات لاولی الالباب
کسینے اوزاعی سے پوچھا کہ تفکر کی حد ان آیات مین کیا ہے کہا انکو پڑھ کر سمجھ جاے
حکایت ایک شخص بصری ابو ذر کی مان کے پاس بعد وفات ابو ذر رض کے گیا اور
پوچھا کہ وہ کیا عبادت کرتی تھی کہا تمام دن گھر کے کونے مین بیٹھی ہوئی فکر کیا کرتی
تھی حسن نے کہا ہے کہ ایک گھڑی فکر کرنا تمام رات کے جاگنے سے بہتر ہے فضیل رح نے کہا
تفکر ایک آئینہ ہے جسمین آدمی کی ساری نیکیان بدیان معلوم ہوا کرتی ہین ~~ع~~

خواہی کہ عیب ہاے تو بر تو شود عیان ۔۔۔ یکدم منافقانہ نشین در کمین خویش

ابراہیم ادہم سے کسی نے کہا کہ تم فکر بہت کیا کرتے ہو کہا فکر عقل کا مغز ہے سفیان
بن عیینہ یہ شعر بہت پڑھا کرتے ~~ع~~

اذا المرء کانت لہ فکرۃ ۔۔۔ ففی کل شیٔ لہ عبرۃ

حواریین نے حضرت عیسیٰ سے کہا زمین کے پردہ پر کوئی تمسا بھی ہے کہا ہان جسکی
گفتگو ذکر و سکوت فکر و نظر عبرت ہو حسن رح نے کہا جسکی بات مین حکمت
نہو وہ لغو ہے جسکا سکوت فکر نہو وہ سہو ہے جسکی نظر عبرت کے لئے نہو وہ لہو ہے
اس آیت کی تفسیر مین ساصرف عن آیاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق
کہا ہے کہ مراد روکدینا ہے اونکے دلون کا فکر سے **حکایت** لقمان اکیلے بہت بیٹھا کرتے اونکی آقا نے
کہا تم تنہا ہمیشہ بیٹھتے ہو لوگون مین بیٹھو تو دل بہلے فرمایا تنہائی مین فکر خوب ہوتی ہے اور فکر جنت
کی راہ ہے عمر بن عبد العزیز نے کہا اسکی نعمتون مین فکر کرنا بہترین عبادت ہے ابن مبارک نے سہل
بن علی کو متفکر و خاموش دیکھہ کر پوچھا کہ کہان پہنچ گئے کہا پل صراط پر بشر رح نے کہا لوگ اگر اسکی عظمت
مین فکر کیا کرین تو اوسکی نافرمانی نکرین ابن عباس نے فرمایا دو رکعتین متوسط ساتھہ تفکر کے تمام
رات کی نماز پڑھنے سے بہتر ہین جسمین دل حاضر نہو **حکایت** ابو شریح چلے جاتے تھے رستے مین بیٹھہ گئے چادر

منہہ پر ایک روز لگے کہنے پوچھا کہا اپنی عمر کے چلے جانے اور عمل کے کم ہونے اور موت کے قریب آجانے کی مجھے فکر ہوئی تھی سے

ایکہ پنجاہ رفت و در خوابے	مگر این پنج روز دریابے

ابو سلیمان نے کہا ہی دنیا مین فکر کرنا آخرت کی آڑ ہی اور اولیا کی سزا عذاب اور آخرت مین فکر کرنا وراثت حکمت ہی اور دلون کو زندہ کرنا تھا تم نے کہا تفکر سے خوف ذکر سے محبت عبرت سے علم زیادہ ہوتا ہی ابن عباس نے فرمایا امر خیر مین فکر کرنا مقتضے عمل ہوتا ہی اور شر مین فکر کرنا مقتضے ترک فکر کے معنے یہ ہین کہ دل مین دو معرفتون کو موجود کرنا جس سے تیسری معرفت پیدا ہو مثلا جو شخص دنیا کی طرف مائل ہو کر دنیا کی زندگی کو ترجیح دے اور یہ جاننا چاہے کہ دنیا کی نسبت آخرت کا اختیار کرنا بہتر ہے تو اوسکے دو طریق ہین ایک یہ کہ دوسرے سے سنے کہ آخرت کا اختیار کرنا بہتر ہے اور سنتے ہی مان لے اور اوسکو سچا جانے بدون بصیرت کے حقیقت امر پر تو اس طریق کو تقلید کہتے ہین معرفت نہین کہتے دوسرا طریق یہ ہی کہ پہلے یہ جانے کہ جو شے پائدار ہو اوسکو اختیار کرنا بہتر ہی پہر یہ جانے کہ آخرت پائدار ہے ان دونون معرفت سے اوسکو تیسری معرفت حاصل ہوگی یعنے آخرت کا اختیار کرنا بہتر ہے سو اس تیسری بات کا جاننا بدون پہلے دو معرفتون کے ممکن نہین پس اون دونون کا دل مین موجود کرنا تیسری معرفت تک پہونچنے کو تفکر و اعتبار و تذکر و نظر و تامل و تدبر کہتے ہین یہ الفاظ اگرچہ جدا جدا ہین مگر ایک ہی معنے پر بولے جاتے ہین فکر کا ثمرہ علوم و احوال و اعمال سب ہو سکتے ہین لکن خاص ثمرہ اوسکا علم ہے جب دل مین علم آتا ہی تو دل کا حال بدلجاتا ہی جب حال بدلتا ہے تو اعمال جوارح بھی بدلجاتے ہین اس لئے کہ عمل تابع حال کا ہی اور حال تابع علم کا اور علم تابع فکر کا اس سے معلوم ہوا کہ فکر ساری خیرات کی اصل و مبدا ہے ولہذا بہ نسبت ذکر کے بہتر ہے کیونکہ

فکر مین ذکر بھی ہے اور کچھ زیادتی بھی پائی جاتی ہے اور قلب کا ذکر اعضاء ظاہری کے
عمل سے بہتر ہے بلکہ عمل کا شرف ہی پس ثابت ہوا کہ فکر سب اعمال سے افضل ہو پھر فکر
یہان پانچ درجے ہین ایک تذکر یعنے حاضر کرنا دونون معرفت کا دلمین دوم تفکر یعنے
ان دونون سے معرفت مقصود کا طلب کرنا سوم حاصل ہونا معرفت مطلوب
کا اور منور ہونا دل کا اوس سے چوتھے بدل جانا حال دل کا بسبب اس نور معرفت
کے پنجم جسطرح حال دلکا بدلتا جاے اوسی طرح اعضاء ظاہری بھی دلکی خدمت
کرین اس سے ثابت ہوا کہ ثمرہ فکر کا علوم واحوال ہین **ف** فکر کبھی امر دین مین
ہوتی ہے اور کبھی غیر دین مین یہان غرض اوس فکر سے ہے جو دین سے متعلق ہے
دین سے وہ معاملہ مراد ہے جو اللہ و بندے کے درمیان ہو تو اب فکر دو حال سے
خالی نہین یا تو بندے اور اوسکے صفات واحوال سے متعلق ہوگی یا معبود اور
اوسکے صفات وافعال سے جو فکر بندے سے متعلق ہے وہ دو قسم ہی یا تو بندی کے
اون افعال وغیرہ مین ہوگی جو اللہ کے نزدیک محبوب ہین یا اون مین جو مکروہ ہین
اور جو فکر اللہ سے متعلق ہے وہ یا اوسکے ذات وصفات واسماء حسنے مین ہوگی
یا اوسکے افعال وملک وملکوت اور ارض وسما وما بینہما کی چیزون مین قسم اول
یعنے فکر کرنا اپنے نفس کے صفات وافعال مین تاکہ اونہین سے پسندیدہ و ناپسندیدہ
کا تمیز کرے وہی فکر ہے جو متعلق علم معاملہ ہے اور دوسری قسم متعلق علم مکاشفہ ہے
پھر جو افعال وصفات نزدیک اللہ تعالی کے محبوب یا مکروہ ہین وہ دو قسم
ہین ایک ظاہری جیسے طاعات ومعاصی دوسرے باطنی جیسے صفات مہلکات
ومنجیات جنکا محل دل ہے مہلکات کا بیان ہمنے رسالۂ لسان العرفان مین کیا ہے
پھر طاعات ومعاصی دو قسم ہین ایک وہ معاصی ہین جنکا تعلق ساتون اعضا سے
ہے اور بدن کی طرف منسوب ہین جیسے جہاد سے بھاگنا ماں باپ کی نافرمانی کرنا

حرام جگہ مین رہنا ان مکارہ مین تین طرح کی فکر واجب ہے اول
یہ کہ یہ امر نزدیک اللہ کے بھی مکروہ ہے یا نہین کیونکہ کراہت اکثر امور
کی بغیر نظر دقیق کے معلوم نہین ہوتی دوم یہ کہ اگر مکروہ ہے تو اوس
سے بچنے کی تدبیر کیا ہے سوم یہ کہ اوس مکروہ کا مرتکب فی الحال
ہے تا کہ اوس کو چھوڑ دے یا اوس کو کرنے کو ہے تو اوس سے باز رہے
یا پہلے کیا ہے تو اوس کا تدارک کرے اسی طرح محبوب چیزون کی تقسیم
کو خیال کرے پھر ان اقسام کے جمع کرنے سے راہین ان اقسام کی
بڑہ جاتی ہین اور بندہ کو ضرورت فکر کی سب مین یا اکثر مین پڑتی ہے
شرح ان اقسام کی جدا جدا طویل ہے لکن یہ قسم منحصر ہے چار نوع مین ایک طاعات
دوسرے معاصی تیسرے صفات مہلکہ چوتھے صفات منجیہ نوع اول معاصی
مین آدمی کو یہ چاہیے کہ ہر صبح کو اپنے ساتون اعضا مین تفصیل وار اور سارے
بدن مین مجملاً فکر کرے کہ مین کسی معصیت کا فلان عضو سے مرتکب ہون یا نہین
اگر اوسی دم ہو تو اوسکو چھوڑ دے اور اگر گذشتہ ہو تو ندامت و توبہ سے اوسکا تدارک
کرے یا اوسدن کرنے کو ہو تو علیحدہ رہنے کو آمادہ ہو جاے مثلاً زبان کو دیکھے
کہ وہ غیبت و دروغ و خودستائی و ٹھٹھا و بات کاٹنے اور دوسرے کو بنانے اور
لایعنی امور مین دخل دہی کرتی ہے تو اول اپنے دل مین جمالے کہ یہ سب امور نزدیک خدا
کے بُرے ہین اور آیات قرانی و احادیث جو انکی سزا مین شدت عذاب پر دلیل
ہین اونکو سوچے پھر اپنے حالات مین فکر کرے کہ بغیر جانے اور خبر ہوے کیسے
ان باتون مین جا گہستا ہے پھر یہ سوچے کہ ان سے بچنا کیسے ہو سکتا ہے اور جان
لے کہ آفات زبانی سے بچنا بدون گوشہ گزینی و تنہائی کے نہین پڑے گا یا کسی نیکبخت
پرہیزگار کی صحبت مین رہے کہ جب کوئی کلمہ بیجا اسکے منہہ سے نکلے تو وہ اس کو

روکدیا کرے یا منہہ مین کنکر رکہے تاکہ یاد رہے کہ آفات زبانی سے بچنے کو یہ رکہا ہی غرضکہ احتراز کے تدبیرمین اسطرحکی فکر کیا کرے اسیطرح کان مین فکر کرے کہ اوس سے غیبت وجہوٹ وکلام فضول ولغو وبدعت کی باتین نسنے کہ یہ سب بُری ہین سنے مین کوی شخص خاص نہین ہرکسیکی زبان سے سنے مین آجاتے ہین اب فکر بچنے کی کرے وہ گوشہ گیری ہے یا دوسرا جب سامنے کہے تو اوسکو منع کرے پیٹ مین یون فکر کرے کہ یا اسد کی نافرمانی کہانے پینے مین کرتا ہے اسطرح کہ حلال رزق سے بہت کہاجاتا ہے جس سے شہوت بڑہتی ہے اور شہوت ہتیار ہی دشمن خدا شیطان کا یا مال حرام ومشتبہ کہاتا ہی تو یہ فکر کرے کہ میری غذا ولباس ومسکن ووجہ معیشت کہان سے ہے اور حلال رزق کی آمد کی صورتین سوچ اور یہ فکر کرے کہ اوسمین سے مجہے کسطرح ملے حلال کا کونسا حیلہ ہی اور کس تدبیر سے حرام کا تارک ہوجاؤنگا اور یہ بات اپنے دلمین ٹہان لے کہ حرام غذا کے ساتہہ ساری عبادتین بیکار ہین اور رزق حلال عبادات کی اصل ہی اور اسد اوس بندے کی نماز قبول نہین کرتا جسکے کپڑے مین ایکدم حرام کا لگا ہو اسیطرح اپنی ساری اعضا مین فکر کرے جب فکر سے اُن سب امور کو واقعی طور پر جان لیگا تو تمام روز نگران رہیگا اور جملہ اعضا کو ان سب آفات سے بچائیگا دوم وہ معاصی ہین جنکا تعلق دلسے ہے نہ اعضا سے وہ بہی بہت ہین اونکے لئے طریق فکر کرنیکا وہ ہے جو رسالہ لسان العرفان مین لکہا گیا ہی ظاہر کے کبائر چار سوا کیا ہین اور باطن کے گناہ چہیاسٹہ ہے انکا ذکر رسائل جداگانہ مین ہوچکا ہے دوسرے نوع طاعات ہین تو اول اون فرائض کو دیکہے جو اوسکے ذمہ پر فرض ہین کہ اونکو نقصان وتقصیر سے ادا کرتا ہی یا نہین پہر اونکے نقصان کو نوافل سے پورا کرتا ہی یا نہین پہر ہر ہر عضو مین فکر کرے کہ جو کام اسد کو محبوب ہین وہ اوس سے

ہوتے بھی ہین یا تیر مثلاً کہے کہ آنکہہ دیکھنے کے لئے پیدا ہوئی ہے کہ اسرار ارض و
سما کو بچشم عبرت دیکھے تا کہ طاعت خدا مین لگی رہے کتاب اللہ وحدیث شریف
کو دیکھے اور جیسے ہو سکتا ہے کہ مین آنکہہ کو طاعت مین مشغول کرون تو پھر کیون
نہین کرتا یا فلان مطیع خدا کو بنظر تعظیم دیکھہ کر اوسکے دل کو خوش کرون اور
فلان بدکار کو بنظر حقارت دیکھہ کر اوسکو نافرمانی سے روکون مگر کیا وجہ کہ مین
یہ کام نہین کرتا اسیطرح کان کے بارہ مین کہے کہ مین مظلوم کی فریاد بھی سُن
سکتا ہون یا حکمت و علم و قراءت و ذکر کے سننے پر قادر ہون پھر کان کو بیکار کیون
رکھتا ہون خدا نے تو مجھکو یہ اسی لئے دیا ہے کہ شکر اوسکی نعمتون کا بجا لاؤن
پھر ناشکری کرتا اوسکو ضائع و بیکار رکھنا کسلیے ہے اسیطرح زبان مین فکر کرے کہ مین زبان سے تعلیم
و وعظ کی وجہ سے اللہ کا تقرب حاصل کر سکتا ہون اور نیکبختون کے دل مین محبوب
ہو سکتا ہون اور اگر کبھی نیکبخت خواہ عالم کے سامنے کوئی عمدہ بات کہون تو
اوسکے دل پر سرور لا سکتا ہون اور فقرا کے حالات پوچھہ سکتا ہون اور
عمدہ کلمات کہہ سکتا ہون جنمین ہر کلمہ ایک صدقہ ہو تو پھر اس نعمت سے اپنی
زبان کو کیون محروم رکھتا ہون اسیطرح مال مین فکر کرے کہ مین فلان مال صدقہ
کر سکتا ہون کیونکہ مجھے اوسکی حاجت نہین اور اگر آیندہ حاجت ہوگی تو اللہ تعالے
اور دیگا اور بالفعل اگر حاجت بھی ہو تو دوسرا شخص اس چیز کا مجھسے زیادہ تر
حاجتمند ہے پس سارے اپنے اعضا بدن و اموال و مواشی و ممالیک مین فکر
کرے کہ یہ ساری چیزین آدمی کے آلات و اسباب ہین جن سے کہ اللہ کی طاعت پر قابو
پا سکتا ہے اب جو جو طاعات انسے ممکن ہین وہ بجا لاوے پھر وہ باتین سوچے جن سے
ان کامون کی طرف رغبت ہو پھر اونمین اخلاص نیت کی تدبیر سوچے جس سے کہ
عمل صاف و پاکیزہ ہو تیسری قسم وہ صفات مہلکہ ہین جنکا محل دل ہے جیسے غلبۂ

شہوت وغضب وبخل وکبر وعجب وریا وحسد وبدگمانی وغفلت وسرور وغیرہا ان صفتون کا اپنے دل سے جویان رہے اگر دلکو انسے پاک سمجھے تو اوسکی کیفیت وعلامت سے دلکا امتحان لے کیونکہ نفس ہمیشہ وعدہ خیر کا کرتا ہے پہر خلاف اوسکے بجا لاتا ہے مثلاً اگر نفس مدعی خاکساری وعدم کبر ہو تو چاہیے کہ ایک بوجہ لکڑیون کا اپنے سر پر رکھکر بازار مین لیجائے تاکہ صدق دعوی معلوم ہو سلف اپنے نفس کا امتحان اسیطرح کیا کرتے تہے اگر حلم کا دعوے کرے تو کسی بات سے دوسرے کو غصہ مین لاکر دیکہے کہ مین غصہ پی سکتا ہون یا نہین اسیطرح تمام صفات مین فکر ہونا چاہیے یہ فکر اسلیئے ہے کہ مین متصف با ین صفات ہون یا نہین اسکے لئے علامتین ہین پس اگر کسی علامت سے معلوم ہو کہ فلان صفت مجھمین موجود ہے تو اون اسباب کی فکر کرے جنسے وہ صفات نظر مین بڑے معلوم ہون اور ظاہر ہوجائے کا اونکا منشا جہالت وغفلت وخبث باطن ہے مثلاً اگر اپنے جی مین عمل کرنے کی شیخی پائے تو فکر کرے کہ یہ میرا عمل تو میرے بدن واعضا وقدرت وارادہ سے ہوا ہے اور یہ سب چیزین نہ میری ہین نہ میری بس مین بلکہ وہ تو مخلوق خدا ہین اوسنے انکا انعام مجہپر کیا ہے میرے ہاتہہ پاؤن قدرت ارادہ کو بنایا اور داعیہ کو حرکت دی مین اپنے عمل کی کیا شیخی ماروں میرے نفس کو خود تو قیام بذات خود میسر نہین اسیطرح جب نفس مین کبر پائے تو یون سمجہائے کہ تو آپکو بڑا سمجہتا ہے بڑا تو وہ ہے جو اللہ کے نزدیک بڑا ہوا اور یہ بات بعد موت کے معلوم ہوگی کہ کون بڑا ہے ظاہر کا حال تو یہ ہے کہ بہت سے کافر زندگی بہر کفر کرتے ہین پہر مرتے وقت کفر سے باہر ہوکر اللہ کے مقرب ہوجاتے ہین اور بہت سے مسلمان بدبخت مرتے دم خاتمہ کے بگڑنے سے تباہ ہوجاتے ہین سو جب کبر مہلک ٹہیرا اور اوسکا منشا حماقت ہے تو فکر کرے کہ اوسکا علاج ہو وہ یہ ہے کہ تواضع کرنے والون کے سے افعال اختیار کرے اسیطرح جب اپنے

نفس مین کہانے کی شہوت وحرص پاے تو سوچے کہ یہ صفت بہائم کی ہے اگر اشتہاے
طعام وشہوت جماع مین کمال ہوتا تو یہ اوصاف خدا وملائکہ مین داخل ہوتا جیسے
کہ علم و قدرت داخل ہین یہ تو اوصاف چوپایون کے ہین تو اگر اسپر حرص غالب ہوگی
تو یہ بہائم کے مشابہ اور ملائکہ مقربین سے دور تر ہوگا اسیطرح غضب مین اپنے نفس پر
یہ تقریر کرے اور اوسکے علاج سوچے جسکو طریق فکر کی وسعت منظور ہو وہ ضرور
کتاب مہلکات کو دیکھ لے چوتھی قسم منجیات ہے جیسے توبہ و ندامت وصبر کرنا بلا پر اور
شکر کرنا نعمت کا اور خوف ورجا و زہد کرنا دنیا مین اور اخلاص وصدق اور محبت و تعظیم
اللہ کی اور رضا بافعال الٰہی اور شوق خدا ہمراہ تواضع و خشوع کے ان سبکے لیے
اسباب وعلامات ہین اب بندہ ہر دن ان اوصاف مین فکر کرے جو اللہ سے نزدیک
کرتے ہین کہ مجھکو کس وصف کی حاجت ہے پہر جسکی حاجت ہو تو جانے کہ یہ صفات احوال
مین بے علم کے ہاتھہ نہین آتے اور علوم ثمرات ہین فکرون کے پس جبکہ اپنے نفس کے
لیے حال توبہ و ندامت کا حاصل کرنا چاہے تو پہلے اپنے گناہون کو تلاش کرے اور
سوچکر نفس پر سبکو جمع کرے اور دلمین اونکو بہت بڑا اور برا جانے پہر اون
وعیدون پر جو شرع مین اون گناہون پر آے ہین نظر ڈالے پہر اپنے جی مین گمان لے
کہ مین اللہ کے غضب کا کام کر رہا ہون اس تدبیر سے اوسکو حال ندامت کا پیدا ہوگا
اور جب یہ چاہے کہ شکر کا حال دل سے اوبہرے تو اللہ کے احسانات و انعامات
کو دیکھے اور سوچے کہ اوسنے اپنے فضل وکرم سے کیسا پردہ ڈال رکھا ہے اور گناہون
پر مجھے رسوا نہین کیا اور جب حال محبت وشوق کا پیدا کیا چاہے تو اللہ کے جمال و
عظمت وکبریا مین فکر کرے اوسکی عجائب حکمت وبدائع صنعت دیکھکر جلال و جمال مین
غور کرے اسکا ذرا سا ذکر آگے آئیگا اور جب حالت خوف کی پیدا کیا چاہے تو اول
اپنے گناہ ظاہری و باطنی پر نظر کرے پہر موت اور اوسکی سکرات وسوال منکر نکیر و

عذاب قبر اور اوسکی سانپ بچھو کیڑی مکوڑی پھر نفخ صور کی پکار کا خوف پھر محشر کا ہول جبکہ ساری خلق ایک میدان مین جمع ہوگی پھر حساب کا جھگڑا اور تنکے تنکے رتی رتی کی باز پرس پھر پلصراط کی تیزی و باریکی اور اوسپر گذرنے مین یہ اندیشہ کہ اگر بائین رخ گیا تو اہل نار مین ہوا اور اگر دہنی رخ رہا تو اہل جنت مین ٹہرا پھر بعد فکر احوال قیامت کے طبقات و عقوبات دوزخ مین فکر کرے زنجیر و طوق و پیپ و آب گرم و طرح طرح کے عذاب اور اوسپر فرشتون کی بری صورتین حاضر خاطر کرے اور یہ کہ وہ فرشتے جب جو مونکی کھالین پکجائینگی دوسری کھالین بدل دینگے اور اگر وہ دوزخ سے نکلنا چاہینگے تو پھر اوسی مین ڈالدئے جائینگے اور جب جہنم کو دور سے دیکھینگے تو اوسکی گڑگڑاہٹ اور چیخ سینگی اسیطرح جتنی باتین قرآن و حدیث مین عقوبات دوزخ کی بیان آئی ہین اونسب کو پیش نظر کرے جنہے ذکر ان باتون کا رسالۂ تیقظہ مین کیا ہے اور جب حال رجا کا پیدا کیا چاہے تو جنت اور اوسکی لذت و درخت و نہرین و حورین و غلمان و نعیم ابدی و آسایش دائمی و راحت سرمدی و ملک بے زوال پر غور کرے غرضکہ وہ فکر جس سے ایسے علوم مطلوب ہوتے ہین کہ اونسے حالات حسنہ حاصل ہون یا صفات ذمیمہ سے پاک ہو کے اوسکا طریق یہی ہے جو مذکور ہوا ایک جگہسے سبکا ذکر ملنے کے لئے تلاوت قرآن کے برابر کوئی شئے نافع نہین ہے کیونکہ قرآن پاک سب مقامات و حالات کا جامع ہے اور وہ لوگون کے لئے شفا ہے کیونکہ اوسمین وہ باتین ہین جنسے خوف و رجا و صبر و شکر و محبت و شوق وغیرہ احوال پیدا ہوتے ہین اور وہ امور ہی ہین جو تمام صفات ذمیمہ و اخلاق ناپسندیدہ سے باز رکھین تو چاہیئے کہ آدمی قرآن کریم کی تلاوت بہت کیا کرے اور جس امر مین تفکر منظور ہو اوس مضمون کی آیت کو دہرایا کرے گو سو دفعہ ہو اسلئے کہ ایک آیت کو تفکر و فہم کے ساتھ پڑھنا سارے کلام مجید کے ختم سے بہتر ہے جسکو بے سمجھے پڑھے آیات کے سوچنے مین توقف کرنا چاہیئے گو ساری رات گزر جائے کیونکہ ایک ایک لفظ کے نیچے وہ اسرار ہین جنکا شمار نہین اور جب تک صاف دل سے فکر

باریک کیجاے اور معاملہ رست نہو تب تک وہ معلوم ہی نہین ہوسکتی اسیطرح احادیث
کا مطالعہ ہے کہ حضرت کو کلمات جامعہ عطا ہوی تھی ہر لفظ آپکا حکمت کا سمندر ہے اگر
عالم کا حقدار اوسکو سوچے تو عمر بہر کبھی غور اوسکا پورا نہو یہ طریقہ ہی علوم معاملہ مین
فکر کرنے کا یہ فکر اگرچہ سب عبادات سے افضل ہے مگر مطلب اصلی یہ نہین بلکہ شاغل ان
افکار مین مطلب صدیقین سے محجوب ہے اونکا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اسکے جلال و
جمال مین فکر کرنے سے لذت پائین اور دل اس مین اوس طرح ڈوبا رہے کہ اپنے
نفس کے حالات و مقامات و صفات سب بہول جائین صرف محبوب حقیقی ہے
مین اونکی نیت غرقاب ہو جسطرح کسی عاشق شیدا کو وقت دیدار محبوب کے اپنے
حالات و صفات نفس پر نظر کرنے کی فرصت نہین ہوتی حیران سا رہجاتا ہے ؎

عاشقی چیست بگو بندۂ جانان بودن		دل بدست دگرے دادن حیران بودن

یہ کمال درجے کی لذت عشاق ہے اور جو کچھ ہمنے کہا ہے وہ فکر باطن کی آبادی کے لئے
ہے تاکہ صلاحیت قرب و وصال کی ہوجاے سو اگر ساری عمر اسی اصلاح نفس مین
ختم کی تو پھر لذت قرب کب پائیگا واصل بحق مین فنا ہونا عمدہ مطلب طالبین کا
اور نہایت درجہ صدیقین کی لذت کا ہے مہلکات سے بچنا ایسا ہے جیسے نکاح مین
عدت سے نکلنا اور منجیات کا اختیار کرنا ایسا ہے جیسے عورت کا خاوند کے لئے
آراستہ و پیراستہ ہونا اسیطرح دین کی راہ کو سمجھنا چاہیے بشرطیکہ الیت ہمنشینی کی رکھتا ہو
اور اگر مثل غلام شریر کے ہر کہ بدون خوف زد و کوب و طمع اجرت کی جنبش نہین کرتا
تو اپنے بدن کی مشقت رنج دے اوسکے اور دل کے بیچ مین ایک بڑا گاڑہا پردہ عمل
کا پڑا ہے اتنا ہوگا کہ اگر اچھی طرح پر ادا کرے گا تو جنتی ہوگا مگر ہمنشینی کے لئے
اور ہی لوگ ہین ؎

موسیا آداب دانان دیگر اند		سوختہ جان و روانان دیگر اند

اب چاہیے کہ فکر کو صبح وشام دستور وعادت کرلی اور مقربات ومبعدات سے غافل نرہے بلکہ اپنے پاس ایک بیاض رکھے جسمین سب صفات مہلکات ومنجیات اور سارے معاصی وطاعات لکھے ہون ہر دن اوس سے اپنے نفس کی پڑتال کیا کرے مہلکات مین سے دس چیزمین نظر وفکر کافی ہے اگر انسے بچگیا تو سب سے بچا رہیگا بخل کبر عجب ریا حسد شدت غضب حرص قدا کثرت شہوت محبت مال محبت جاہ منجیات مین سے بھی دس بس ہین گناہون پر ندامت کرنا بلا پر صبر کرنا قضا پر راضی رہنا نعمتون پر شکر کرنا خوف ورجا کا معتدل رہنا دنیا مین زہد کرنا اعمال مین اخلاص کرنا خلق کے ساتھہ بخوش خلقی پیش آنا اللہ سے محبت شدید رکھنا اللہ کے سامنے گڑگڑانا یہ سب بیس باتین ہوئین جنمین سے دس بری اور دس اچھی ہین پہلے ایک بات مین فکر کرنا شروع کرے جب ایک بات بری جاتی رہے تو اوس بیاض مین اوس صفت پر خط کھینچدے اور اوسکی فکر چھوڑدے اللہ کا شکر کرے کہ اوس نے ایک ستر نجات دی اور دل کو اوس سے صاف کیا اور یہ جانے کہ یہ اللہ کی توفیق ومدد ہوئی ورنہ اگر مجھکو میرے نفس ہی پر چھوڑ دیتا تو ذراسی صفت بھی مجھسے دور نہو سکتی اسیطرح ایک ایک کو لیتا جاے جو دور ہوا اوسپر بیاض مین قلم مارے یہانتک کہ دسون صفات مہلکات دور ہوجائین پہر نفس سے اسبات کا طالب ہو کہ متصف بصفات منجیات بنے جب ایک صفت کے ساتھہ متصف ہو مثلاً صفت توبہ وندامت آجائے تو اوسپر خط کردے باقی صفات کے حاصل کرنے مین لگے تاکہ رفتہ رفتہ سبکا متصف ہوجاے یہ طریق اوسکے لئے ہے جو نہایت مستعد ہوا ور جو صلحی رہین اونکو چاہیے کہ وہ اپنے دفترون مین ظاہری گناہ بھی لکھہ لین جیسے شبہ کا کہانا غیبت وچغلی پر زبان کہولنا خصومت کرنا اپنی مدح کرنا عداوت اعداء مین مبالغہ کرنا دوستی مین دوستون کے افراط کرنا خلق کے منہ دیکھے بات کرنا ترک امر ونہی کرنا وغیرہ کیونکہ اکثر لوگ جو بڑے صالح

گنے جاتے ہین اونمین یہ گناہ پاے جاتے ہین اور جب تک ظاہری گناہون سے صفا
پاک نہین ہوتے تب تک مشغول ہونا دل کی آبادی وصفائی مین ممکن نہین بلکہ جس
فریق پر جو معصیت غالب ہو اوسکے پیچھے لگے ایسے گناہ کی فکر نکرے جس سے کنارہ
پر ہو مثلاً عالم متقی اکثر اپنے علم کا اظہار کیا کرتا ہے اور شہرت وآوازہ کا طالب
ہوتا ہے خواہ تدریس سے خواہ وعظ سے اوسکو تنہائی وگمنامی کی طلب واجب ہی
اور فتوی دینے سے گریز کرنا لازم اور شیاطین الانس کے کہنے سے ترک عزلت کرو
یہ فکر عالم کے لئے ہے اور جیسے آدمیون کو فکر اون باتون کی چاہیے جن سے ہمارا
ایمان روز حساب پر قوی ہو اسلئے کہ اگر ہمکو سامنے دیکھین تو قطعاً یہی کہین کہ
یہ لوگ قیامت پر یقین نہین رکھتے ہین کیونکہ ہمارے اعمال ویسے نہین جیسے معتقدین
جنت ونار کے ہوا کرتے ہین جو کوئی کسی چیز سے ڈرتا ہے وہ اوس سے بھاگتا ہے اور
جس چیز کی توقع رکھتا ہے اوسکا طالب ہوتا ہے ہم جانتے ہین کہ دوزخ سے گریز ترک
حرام وشبہات سے ہوتا ہے مگر ہم اونمین ڈوبے رہتے ہین اور یہ بھی معلوم ہے کہ جنت
کی طلب کثرت نوافل سے ہوتی ہے مگر اوسمین قاصر ہین کیا اچھا ہوتا کہ ہم عوام کی
طرح ہوتے ہم مرجاتے تو ہمارے ساتھ ہمارے گناہ بھی مرجاتے یہ فکر جب پوری
ہوتی ہے کہ سب مہلکات سے جدا اور سب منجیات سے متصف ہو ورنہ روگ والا اور ناقص
وپر کدورت وجلد باز ہوگا دوسری قسم فکر کرنا ہے اللہ کے جلال وعظمت وکبریا
مین اسمین کئی مقام ہین اعلی مقام یہ ہے کہ اللہ کی ذات وصفات واسماء حسنےٰ
کے معنے مین فکر کرے مگر یہ فکر ممنوع ہے حکم شرع یہ ہے کہ اللہ کی مخلوق مین تفکر کرے
اوسکی ذات مین فکر نکرے صفات پر ایمان لاوے در پے دریافت کیفیت کے نہو اسماء
کے آثار کو سمجھ لے بس اس اللہ کے افعال وعجائب صنعت وغرائب معاملات
مین غور کرے کہ ان سب سے اوسکا جلال وعظمت وکبریا پاک ہونا وکمال علم وحکمت

اور حیران شیت پایا جاتا ہے سوا اوسکے صفات پر غور اون صفات کے آثار ست کرنا چاہیے جیسے سورج چمکتا ہی تو اوسکی طرف نہین دیکھہ سکتے زمین کو دیکھتے ہین اوسکی روشنی نور آفتاب کے آثار ہین اثر کو دیکھہ کر موثر کچھہ کچھہ سمجھہ مین آتا ہے ساری کائنات دنیا ایک اثر ہے اوسکے آثار قدرت سے اور ایک نور ہے اوسکے انوار ذات مین سے بلکہ کوئی تاریکی عدم سے بڑھکر نہین اور نہ کوئی نور وجود سے زیادہ اسلیئے تمام اشیار کا وجود اوسیکی ذات سے قائم ہی جو کہ خود بجزو قائم ہے غرضکہ جو چیز سوا خدا کے موجود ہے وہ اوسیکا فعل و خلق ہے ہر ایک ذرہ مین بہت سی عجائب و غرائب ہین جنسے اللہ کی حکمت و قدرت و جلال و عظمت ظاہر ہوتی ہی اونکا شمار کرنا ممکن نہین بلکہ اگر سمندر روشنائی ہوجاے اور اوس سے وہ عجائب لکھے جائین تو اوسکا خاتمہ ہوجانے اور انکا اور چہور نکلے سے

فواعجبا کیف یعصی الاله	ام کیف یجحده الجاحد
وللہ فی کل تحریکة	و تسکینة ابدا شاهد
و فی کل شئ له آیة	تدل علی انه واحد

اسجگہہ بطور نمونہ کے یہ کہا جاتا ہی کہ مخلوق دو طرح ہی ایک وہ جسکی اصل معلوم نہین اوسمین تفکر نہین ہوسکتا اور ایسے موجودات بہت ہین جنکو ہم نہین جانتے کما قال تعالی ویخلق ما لا تعلمون وقال سبحان الذی خلق الازواج کلها مما تنبت الارض ومن انفسهم ومما لا یعلمون وقال ننشئکم فیما لا تعلمون دوسرے وہ ہین کہ اونکی اصل معلوم ہی اجمالا اجمالی جاتی ہی مگر تفصیل نا معلوم ہی ایسے اشیا مین ہم فکر کر سکتے ہین یہ اشیا دو طرح ہین ایک وہ جو آنکھہ سے سوجہتے ہین دوسرے وہ جو آنکھہ سے نہین سوجہتے وہ فرشتے و جن و شیاطین و عرش و کرسی وغیرہ ہین ایسی اشیا مین بہی فکر کی مجال تنگ ہی اسلیئے ہم اوسی قسم کی فکر کو لکھتے ہین جو قریب الفہم ہے یعنے وہ اشیا جو آنکھہ

سوچتے ہین وہ آسمان وزمین وما بینہا ہو آسمان مین ستارے چاند سورج اور انکی حرکت وگردش اونکلنا ڈوب جانا نظر آتا ہی زمین پہاڑ کانین نہرین دریا حیوانات نباتات معلوم ہوتے ہین ابین زمین وآسمان کے جو اشیا محسوس ہوتے ہین وہ یہ ہین بادل مینہ برف اولے رعد بجلی صاعقہ ٹوٹتے ستارے تند ہوائین غرضکہ اس قسم کی چیزین مابینہا مین معلوم ہوتی ہین ہر جنس چند نوع ہے ہر نوع بہت قسم ہے ہر قسم کی فروع ہین اسیطرح شاخ درشاخ چلے گئے ہین زیادتی اقسام کی بقدر اختلاف صفات وہیأت ومعانی ظاہری وباطنی کے ہوتے جاتے ہین اوران سب شاخون مین فکر کو مجال ہے کوئی ذرہ جمادات نباتات حیوانات وآسمان وستارہ کا ایسا نہین حرکت کرتا کہ یکا محرک خدا نہو یا اوسکی حرکت مین ایک یا دو یا دس یا ہزار حکمتین اللہ کی وحدانیت اور اوسکے جلال وعظمت پر دلیل نہون یہ سب اشیا آیات ہیں اور نشانیان ہین اللہ نے انمین فکر کرنے کی ترغیب دی ہے فرمایا ہے ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب اور لفظ آیات قرآن مین اول سے آخر تک بہت جا آیا ہے پھر بعض آیات مین کیفیت فکر کرنے کی ذکر کی ہے مثلا ایک اللہ کی آیتون مین سے یہ ہے کہ انسان نطفہ سے بنا ہے ؎

قدیمی نکوکار نیکی پسند	بکلک قضا در رحم نقشبند
دہد نطفہ را صورتی چون پری	کہ کردست بر آب صورتگری
ز ابر افگند قطرۂ سوی یم	ز صلب آورد نطفہ در شکم
ازان قطرہ لولوی لالا کند	وزین صورتے سرو بالا کند

سب سے نزدیک آدمی سے اوسکا نفس ہے اوسمین خدا کی عظمت پر اتنے عجائب دلالت کرتے ہین کہ عمرین کٹ جائین اور ایک حصہ بھی معلوم نہو آدمی اون سے غافل ہے بھلا جبکہ اوسکو اپنے نفس ہی سے غفلت ہو تو وہ کسی دوسری چیز کی

معرفت کی طمع کیسی کرسکتا ہے قال تعالیٰ وفی انفسکم افلا تبصرون وقال قتل
الانسان ما اکفرہ من ای شئ خلقہ من نطفة خلقة فقدرہ ثم السبیل
یسرہ ثم اماتہ فاقبرہ ثم اذا شاء انشرہ وقال ومن آیاتہ ان خلقکم من تراب
ثم اذا انتم بشر تنتشرون وقال الم یک نطفة من منی یمنی ثم کان علقة فخلق
فسوی وقال الم نخلقکم من ماء مہین فجعلناہ فی قرار مکین الی قدر معلوم
وقال اولم یر الانسان انا خلقناہ من نطفة فاذا ھو خصیم مبین وقال انا خلقنا
الانسان من نطفة امشاج پہر یہ بیان کیا کہ نطفہ کو پھٹکی کر دیا پہر پھٹکی کو لوتہڑا پہر
لوتہڑے کو ہڈیان چنانچہ فرمایا ہے ولقد خلقنا الانسان من سلالة من طین ثم
جعلناہ نطفة فی قرار مکین ثم خلقنا النطفة علقة فخلقنا العلقة
مضغة فخلقنا المضغة عظاما فکسونا العظام لحما نطفے کے بار بار ذکر کرنے
سے قرآن پاک مین یہ غرض نہین ہے کہ یہ لفظ ہی سنایا جاے اور اسکے معانی مین تفکر
نہو بلکہ مطلب یہ ہے کہ نطفے مین غور کرو کہ وہ ایک پانی ناپاک کی بوند ہے اگر گہڑے
بہر چہوڑ دی جاے کہ ہوا اوسکو لگتی رہے تو خراب ہوکر بدبودار ہو جاے ایسی ناپاک
چیز کو دیکہو کہ رب کریم نے مرد کی پشت و عورت کی پستان سے کیسے نکالا مرد و عورت
کو کیسے اکہٹا کیا اور اونکے دلون مین الفت و محبت ڈالی اور اسی علاقہ محبت
و شہوت سے دونون آپسمین ملے پہر بحرکت جماع مرد مین سے اس نطفے کو نکالکر عورت
کے رحم مین ڈالا پہر حیض کا خون کہان کہان کی رگون کے اندر سے کہینچکر رحم مین
فراہم کیا اور نطفے سے بچہ بناکر اوسکو خون حیض کہلایا پلایا یہانتک کہ بڑہا اور پرورش
پائی پہر نطفے کی لوٹ پہیر دیکہو کہ پہلے سفید چمکتا ہوا تہا پہر سرخ پہٹکی ہوا پہر لوتہڑا
بنا پہر اوسکے حصے ہوے ٹکڑے تو یکسان تہے مگر کسیکو ہڈی کسیکو رگ کسیکو پہٹا
کسیکو گوشت کر دیا اسنے اعضاے ظاہر بناے سر کو گول کیا اور کان و آنکہہ و ناک

ومنہہ وغیرہ منافذ کو کشادہ کیا ہاتہہ پاؤن کو لنبا بنایا اونکی سرون مین انگلیان
اونگلیون مین پورین رکہدین پورون پر ناخن جماے پہر اعضاے باطنی یعنے
دل معدہ وجگر تلی پہیپڑا رحم مثانہ آنتین اسطرح بنائین کہ ہرایک کی شکل ومقدار وعمل
معین ہی پہر انمین سے ہرایک کو اور اقسام سے مرکب کیا مثلاً آنکھہ کو سات طبقون
پر ترتیب دیا جنمین ہرایک طبقے کا ایک جدا ہی وصف ہی اور جدا صورت اگر ایک
طبقہ جاتا رہے یا اوسکی صفت دور ہو جاے تو آنکھہ دیکھنے سے رہجاے غرضکہ
ایک ایک عضو مین جو عجائب جدا جدا ہین ایک ہی عضو کے اگر آدہے عجائب کہے
جائین تو عمر کا خاتمہ ہو جاے اب ہڈیون کو دیکھو کہ کیسے سخت ومضبوط ہوتے ہین
اونکو پتلی نرم نطفہ سے کیسے بنایا ہی اور اونکو بدن کی سید ہے بن کا موجب ٹہیرایا ہی
پہر اونکے مقادیر وصور جدا جدا ہین کوئی ہڈی چہوٹی اور کوئی بڑی کوئی لنبی
کوئی چوڑی کوئی گول کوئی بیچ مین خالی کوئی ٹہوس کوئی پتلی باریک پہر
انسان کو ضرورت تہی کہ سارے بدن یا بعض اعضا سے حرکت کرے اور جس
عضو کو جس کام کے لئے ہلانے کی ضرورت ہو فقط اوسکو ہلایا کرے تو اس لئے
اوسکی ایک ہڈی نہین رکہی بلکہ بہت سی ہڈیان اور اونکے بیچ مین جوڑ بنائے تاکہ
اونسے حرکت کرنا سہل ہو اور ہر جوڑ وہڈی کی شکل کو موافق حرکت مطلوب
کے رکہا پہر جو ہڈیون کے جوڑ ملائے ہین تو ایک ہڈی کے کنارہ کو دوسرے کنارہ
سے ریشون سے ملایا ہے یعنے وہ ریشے ایک کے سرے سے نکلکر دوسرے کے سر مین
جا جمے ہین گویا یہی بند ہین پہر ایک ہڈی کے سر مین زائد کونے اوس سے باہر نکلے
ہوے بنائے ہین اور دوسرے کے سرے مین موافق اوسکے گہر اگر ٹا بنا دیا ہے تاکہ
وہ زوائد اونمین خوب برابر سما جائین اب آدمی اپنے بدن کی جس چیز کو ہلایا چاہی
ہلا سکتا ہی اگر جوڑ نہوتے تو یہ امر ہرگز نہو سکتا پہر سر کی ہڈیون کو کیسا پیدا کیا اور

کسطرح جمع کرکے ملادیا وہ گنتی مین بچپن جدی جدی شکلون وصورتون کی ہین اُن
سکو ایک دوسرے ملا کر پورا جیسا نظر آتا ہے بنادیا انمین چہ ہڈیان کہوپڑی مین
اور چودہ اوپر کو جبڑے مین اور بارہ نیچے کے جبڑے مین باقی دانت مین ہین جنمین
کوئی چوڑا ہے کہ لیاقت پیسنے کی رکہتا ہو اور کوئی تیز قابل کاٹنے کے اور کوئی نکیلا
اون مین کچہ داڑہین کچہ کچلیان کچہ سادے دانت ہین پہر گردنکو سرکی سواری بنایا
اور اوسکو سات منکون سے ترکیب دیا جو بیچمین سے خالی اور گول ہین ان مین
گہٹاؤ بڑہاؤ ہے جس سے ایک دوسرے پر منطبق ہوتا ہے وجہ حکمت کی لکہنے مین طول
ہوتا ہی پہر گردن کو پشت پر رکہا اور پشت کو گردن کے نیچے سے لیکر سرین کی ہڈی تک
چوبیس مہرون سے بنایا سرین کی ہڈی کو تین اجزا مختلف سے ترکیب دیا نیچے کی طرف تو
اوس سے ٹریڑہ کی ہڈی ملی ہوی ہے اور وہی تین شی سے مرکب ہی پہر پشت کی ہڈیون
کو سینے کی ہڈیون اور مونڈہے اور ہاتون اور زیر ناف وسرین کی ہڈیون مین
ملایا پہر رانون اور پنڈلیون اور پاؤن کی اونگلیون کی ہڈیان ہین اونکا شمار ہم
نہین لکہتے مگر سارے بدن مین دوسو اڑتالیس ہڈیان ہین انمین وہ چہوٹی ہڈیان
داخل نہین جنسے جوڑون کے گڑہے بہرے گئے ہین اب سوچو کہ ان سب کو ایک
پتلے نرم نطفے سے کیسے بنایا ہڈیون کی گنتی سے یہ مطلب نہین ہے کہ اونکا شمار معلوم
ہوجاے بلکہ یہ غرض ہی کہ انکو دیکہہ کر جسنے انکو منتظم کیا اور بنایا ہے اوسکی طرف غور
کرین کہ کیا خوب بند وبست کیا ہی اور جدا جدا اشکال ومقادیر بناے ہین اور اونکی
گنتی مقرر کی کہ اگر ایک ہڈی بڑہ جاے تو آدمی پر وبال ہوجاے اور اوسکے دور
کرنے کا محتاج ہو اور اگر ایک کم ہوجاے تو اوس کی کا تدارک کرنا پڑے طبیب ہون
پر علاج کے لئے غور کرتا ہے اور اہل بصیرت اسلئے کہ عظمت خالق کو غور کرین کہ کیا
صورت بنائی ہے دونون نظرون مین کتنا فرق ہے پہر ہڈیون کے ہلانے کے اسباب

کیسے بنائے یعنے بدن مین پانسو اونتیس مچھلیان پیدا کین مچھلی گوشت اور پٹھے و بند و جہلیون سے بنی ہے اور وہ سب مقدار و اشکال مین جیسی جگہہ اور جیسی حاجت ہی اوسکے موافق جدا جدا ہین اور نین سے چوبیس مچھلیان تو آنکھہ کو ڈھیلے اور پپوٹون کے ہلانے کو ہین کہ اگر اونمین سے ایک کم ہو جائے تو آنکھہ کا معاملہ نکما ہو جائے اسیطرح ہر عضو کے لئے ایک مقرر گنتی و اندازہ پر مچھلیان بنی ہین اور پٹھون اور رگون اور شریانون کا حال اور اونکی گنتی اور نکلنے کی جگہہ اور شاخون کے پھوٹنے کا ماجرا اوس مین سے سب سے زیادہ عجیب ہر فکر کو ان اجزا مین جدا جدا مجال ہی اسی طرح ساری بدن کے پیر ہر عضو مین بدن کے یہ سب عجائبات و معانی و صفات لائق غور کرنے ہین جو حواس سے معلوم نہین ہوتے آپ ظاہر انسان اور اوسکے باطن بدن و صفات مین غور کیا جائے تو اونمین بہی وہ عجائب و صنائع ہین جنسے تعجب آئے یہ ساری صنعت خدا ایک قطرہ آب ناپاک مین ہی اب نطفے کو دیکھو کہ اول کیا تہا پہر کیا ہوگیا اگر تمام جن و انس اسبات پر متفق ہون کہ نطفے کے لئے کان آنکھہ عقل علم قدرت روح پیدا کرین یا اوس مین ہڈیان رگین پٹھے ہڈی بال بنائین تو بہلا کب بنا سکتے ہین بلکہ اگر یہ چاہین کہ اللہ کے بنانے کے بعد اوسکی کنہ حقیقت و کیفیت خلقت کو معلوم کرین تو اوس سے بھی عاجز ہون گے تو اب تعجب آتا ہی کہ تصویر نقاش پر جو کسی دیوار پر ہو یا کاغذ یا کپڑے پر اوس سے انسان تعجب کر کے استادی مصور کا قائل ہوتا ہی اور خود آدمی کو دیکھہ کر تعجب نہین کرتا ہے کہ ایک قطرہ ناپاک سی کسطرح انسان جامع عجائب و غرائب بنا کر کہڑا کر دیا اوس قطرہ کو پشت و پستان سی نکالکر شکل و مقدار و صورت عمدہ بخشی اوسکے اجزا جو ایک صورت کے تہے اونکو الگ الگ عضو بنایا پہر ہڈیون کو مضبوط کیا اعضا کی شکلین اچھی کر کے ظاہر و باطن کو آراستہ کیا اور رگون اور پٹھون کو ایک دوسرے پر رکھا اور راہ نین غذا کے جانے کی جگہہ مقرر

کی تاکہ سب اوسکے زندہ رہنے کا ہو پہر اوسکو سنتا دیکھتا جانتا بولتا کر دیا اور اوسکے
پشت کو بدن کی بنیاد ٹہیرائی اور پیٹ کو تمام آلات غذا کا حاوی اور سر کو سب حواس
کا جامع بنایا پہر آنکہون کو کہولا اور اونکے طبقون کو ایک دوسرے پر رکہا اور انکی
شکلین اور رنگ ڈہنگ اچھے کیے پہر اونکو پپوٹون سے ڈہانکا کہ اونکی حفاظت و جلا کرتی
رہین اور خس و خاشاک روکتی رہین پہر اونکے تلون مین جو تل سے زیادہ نہین آسمان
کی صورت ظاہر کی باوجودیکہ اتنی پہیلی ہوئی اور لنبی چوڑی ہیکہ آنکہہ مین نظر آتی ہین
پہر کانون مین کڑوا پانی رکہدیا کہ سماعت بنی رہی اور کیڑے اندر اوسکے نجائین اور
اونکے گرد سیپ کی شکل کے چمڑے رکہدی تاکہ آواز اکھٹی ہوکر کان کے سوراخ مین جاے
یا اگر کوئی کیڑا چلے تو اوسکی چال ان چمڑون پر معلوم ہوجاے اور سوراخ گوش مین بہت
سے گڑہے اور ٹہیڑے راستے رکہے تاکہ کیڑا اگر کان مین جاے تو بہت سا چلے اور آدمی
اگر سوتا ہو تو اوسکی بہت سی حرکت سے جاگ پڑے پہر ناک کو چہرے کے بیچ مین اونچا
کیا اور عمدہ شکل بنائی اوسکے دو نتہنے رکہے اون مین سونگہنے کی قوت دی تاکہ بوکے
سونگہنے سے اپنی غذا اور کہانے کی چیزین معلوم کرسکے اور ہوا کی روح دلکی غذا کے
لئے نتہنون کی راہ سے پہنچ سکے اور اندر کی حرارت کو تسکین ہوتی رہے اور منہہ کو
کہلا رکہا اور اوس مین زبان رکہی جو دل کے اندر کی باتین بیان کرسکے اور منہہ کو دہنون
سے زینت دی تاکہ سامان پیسنے اور توڑنے اور کاٹنے کا حاصل ہو دانتون کی جڑون
کو مضبوط کیا اور اونکے سرون کو تیز اور رنگ کو سفید بنایا اور ایسا برابر رکہا کہ
گویا موتی جڑے ہین اور ہونٹون کو عمدہ رنگ و شکل پر بنایا تاکہ منہہ پر آپس میں ملسکین
اور اوسکی راہ بند ہوجاے اور بات کے حروف پورے نکلین پہر نرخرا بنایا کہ اوس سے
آواز نکلے اور زبان مین قوت حرکت اور جدا کرنے کی رکہی تاکہ جدا جدا مخارج مین
آواز کو علیحدہ کرے اور اس تدبیر سے بہت سے حرف بول سکے پہر تنگی و فراخی

ونرمی وسختی وصاف اور کہرکہرا اور لنبے وچوڑے ہونے مین مخرجون کو طرح طرح کا بنایا
کہ اوسکے سبب سے آوازین جدا ہوجائین اور دو آوازون مین خلط نہو بلکہ دونون
الگ الگ معلوم ہون یہانتک کہ آدمی ایک دوسرے کو اندہیرے مین آواز سے
پہچان لے پہر سر کو بالون اور زلفون سے زینت دی اور چہرے کو داڑہی وابرو
سے ابرو کو کمان کی صورت پتلی بالون سے کیا آنکہون کو پلکون سے زینت بخشی
پہر اعضاء باطن کو پیدا کرکے ہر ایک کو ایک مقرر کام کے لئے مخصوص کیا مثلاً
معدہ کو غذا کے پکانے کے لئے مسخر کیا جگر کو اسلئے بنایا کہ غذا کو خون کر دے تلی اور
پتے اور گردے کو جگر کا خادم ٹہرایا تلی کی یہ خدمت ہے کہ سودا کو جگر سے کہینچتی ہے
پتا صفرا کو گردہ رطوبت آبی کو ٹپکنا گردے کا خادم ہے کہ پانی گردے مین سے
لیکر بول کے راستے سے نکال دیتا ہے رگین جگر کی یہ خدمت کرتی ہین کہ خون کو تمام
اطراف بدن مین پہنچاتے ہین پہر دونون ہاتون کو لنبا بنایا کہ چیزون کیطرف
بڑہ سکین اور ہتیلی کو چوڑا کر کے اوسکی تقسیم پانچ انگلیون مین کی اور ہر
انگلی مین تین تین پوروین رکہین اور چار انگلیون کو ایکطرف کیا اور انگوٹہے کو
ایکطرف تاکہ انگوٹہا سب پر گہوم سکے اور چارون انگلیون کو طول مین مختلف
رکہکر ایک صف مین ایک دوسرے کے بعد رکہا کہ اگر سب اول و آخر کے لوگ متفق ہو
کوئی اور شکل بڑہی باریک فکر سے نکالا چاہین کہ اس وضع خاص سے جو انگلیون کو
حاصل ہے دوسرے طرز پر رکہین اور وہ سب کام دین جو کہ اب دیتی ہین تو ہرگز
نہو سکے اس ترتیب خدا داد سے بہت فائدے حاصل ہوتے ہین لینا دینا پکڑنا سب
اسی سے ہوتا ہے اگر انگلیون کو پہیلا ہوا رکہے تو ایک تشتری ہے جو جا ہو اوسپر رکہ لو
اور اگر بند کر لو تو ایک مارنے کا آلہ گہونسا ہو جائے اور اگر ادہ کہلا رکہو تو بیلچہ
کی شکل ہو جائے اگر ملا کر کہولدو تو کہرپی یا بیلچے کی صورت ہو جائے پہر انگلیون کو

پہرون پر ناخن بنائے کہ زینت کی زینت ہوا ور پشت کیطرف سے روک ہو کہ کٹ نجاوین اور باریک چیزین جو پورون سے نہ اوٹھہ سکین اونکو بہی اوٹھا سکے اور اپنا بدن وقت حاجت کے اونسے کہجا سکے ناخن سب اعضا مین ادنی ہے لیکن اگر فرضا نہو اور آدمی کو خارش ہو جاے تو نہایت عاجز و اضعف ہو جاے اور کوئی بدن کہجلانے مین قائم مقام اوسکا نہو سکے

بنخوارگی جنز سر انگشت من	نخار دکسے درجہان پشت من

پہر ہاتہہ کو خارش کی جگہہ تبلادے کہ اوسی جگہہ پہنچتا ہے گو آدمی خواب یا غفلت مین ہو اور اگر کہجلانے مین دوسرے سے مدد لیتا تو جاے خارش کو بڑی مشقت کے بعد تبلاتا پہر یہ سب احوال نطفے مین پیٹ کے اندر تین اندہیرون کے درمیان بنائے کہ اگر فرضا رحم پر سے یہ سب پردے اوٹہالئے جاوین اور آدمی کو بچہ نظر آنے لگے تو دیکہے کہ یہ سب کام ایک دوسرے کے بعد بنتے چلے جاتے ہین نہ مصور معلوم ہوتا ہے اور نہ کوئی آلہ اوسکے بنانے کا دکہائی دیتا ہے تو بہلا کسینے بہی کوئی مصور یا کاریگر ایسا دیکہا ہے کہ اپنی اوزار کو ہاتہہ لگائے نہ جس چیز کو بناتا ہے اوسکو چہوے نہ اوسکے پاس آئے اور تہہ بتہہ کے اندہیرون کے اندر اوسمین تصرف کرے یہ شان اوسی ذات پاک کی ہے اور کسیکا مجال نہین پہر اوسکے کمال قدرت و رحمت تامہ کو دیکہو کہ جب بچہ بڑہا اور رحم مین گنجایش نرہی تو کیسے اوسکو تبادیا کہ اوندہا ہو کر اور وہان سے ہلکر اوس تنگی سی نکلنے کی راہ ڈہونڈہتا ہے گویا جس چیز کیطرف محتاج ہے اوسکو سمجہتا بوجہتا ہی پہر جب نکل آیا اور غذا کا محتاج ہوا تو کیسے اوسکو چہاتی منہہ مین دبانے کی ہدایت کی پہر چونکہ اوسکا بدن نرم تہا اور موٹی غذا کی برداشت نرکہتا تہا تو اوسکے لئے کیسی لطیف غذا یعنے دودہ کا بندوبست کیا اور خون و نجاست مین سے کیسا خالص شیر گلے ہین اوترتا ہوا بنا دیا اور

چہاتیون کو کسطرح بناکر اونمین دودہ جمع کر دیا اور اونکے سر ایسے کر دئے کہ لڑکے کے منہ مین سما سکین پہر اونمین بہت باریک سوراخ رکہدئے تاکہ دودہ بغیر دبانے نہ نکلے اور دبانے پر آہستہ آہستہ نکلے اسلئے کہ بچہ تہوڑا تہوڑا ہی تحمل کر سکتا ہی پہر اوسکو چوسنا سکہایا تاکہ وقت شدت بہوک کے اوس جاے تنگ سے بہت سا دودہ نکلے پہر اس مہر ومحبت الٰہی کو دیکہو کہ دانتون کا نکالنا دو برس تک پورا ہونے پر رکہا کیونکہ دو برس تک اوسکی غذا دودہ ہی ہوتا ہی دانت کی حاجت نہین ہوتی اور جب بڑا ہوتا ہی تو نرم دودہ اوسکے موافق نہین ہوتا اوسوقت گاڑہی غذا چاہیئے پہر غذا کے چابنے اور پیسنے کی حاجت ہی اسلئے دانت دئے نہ پہلے نہ پیچہے پہر سخت ہڈیان ان نرم مسوڑون مین کیسی نکالین پہر ان باپکو کیسی شفقت رکہی کہ جب وہ اپنی کچہہ نہین کر سکتا اوسدم یہ اوسکی خدمت کرتے ہین اگر اللہ یہ رحمت اونکے دلین نڈالتا تو وہ اپنی تدبیر سے عاجز تہا پہر جون جون بڑہتا گیا قدرت وتمیز وعقل وہدایت پاتا گیا یہانتک کہ پہتا کتا ہوکر قریب بلوغ ہوا پہر جوان پہر ادہیڑ پہر بوڑہا اب ناشکر ہے یا شکر گزار مطیع ہی یا نافرمان ایماندار ہے یا کافر هل اتی علی الانسان حین من الدهر لم یکن شیئا مذکورا انا خلقنا الانسان من نطفة امشاج نبتلیه فجعلناه سمیعا بصیرا انا هدیناه السبیل اما شاکرا واما کفورا آدمی پہلے اوسکے لطف وکرم کو دیکہے پہر قدرت وحکمت مین فکر کرے تو عجائبات حضرت ربوبیت سی کب رہجاے یہ چند عجائب بدن انسان کے ہین سب کا لکہنا ممکن نہین آدمی اگر فکر کیا چاہے تو مجال فکر بہت قریب ہی اور ایک دلیل واضح ہی عظمت خالق پر لکن وہ توانسے غافل اور اپنے پیٹ وشرمگاہ کے دہندے مین شاغل ولگا ہوا ہی اوسکو اسکے سوا اور کچہہ نہین آتا کہ بہوک لگی تو کہالیا پیٹ بہر اتو سورہا شہوت ہوئی تو صحبت کر لی غصہ آیا تو لڑلیا حالانکہ ان امور مین بہائم ودرندے اوسکے شریک ہین فائدہ انسان جن سے چوپاے محروم ہین یہ تہا کہ آسمان اور زمین کے اسرار اور

جان و جہان کے صنائع و بدائع و عجائب و غرائب مین فکر کرتا اللہ کو پہچانتا کیونکہ اِس
شناخت سے بند و جماعت مین ملائکہ مقربین کے داخل ہو سکتا ہی اور زمرۂ انبیا و صدیقین
مین اوٹھکر اللہ پاک کا مقرب بن سکتا ہی یہ مرتبہ بہائم کو نہین ہے اور نہ اوس آدمی
کو جو دنیا سے فقط شہوات بہائم پر راضی ہوا بلکہ ایسا آدمی بہائم سے بھی زیادہ بُرا ہے
کیونکہ بہائم مین قدرت معرفت کی سرے ہی سے نہین اور انسان مین اللہ نے یہ قدرت
پیدا کی تھی لکن اوسنے اوسکو بیکار رکھا اور نعمت الٰہی کا شکر بجا نہ لایا تو ایسے لوگ بہائم کیا
بلکہ بہائم سے بھی بدتر و گمراہ تر ہین ؎

گر آدمیئے ترا ہنر بایستے	قول تو بلیغ و معتبر بایستے
جز خوردن و خواب چون خران کارے	گوش تو ازین و راز تر بایستے

ف جب آدمی کو اپنے نفس مین فکر کرنے کا طریق معلوم ہو گیا تو اب زمین کو دیکھے
کہ یہ اوسکی فرود گاہ ہے پھر اوسکے شہرون و دریاون اور نہرون اور پہاڑون اور
کانون مین غور کرے پھر بعد اسکے آسمانون کے اسرار پر ترقی کرے سو زمین مین بہت
نشانیان ہین ایک یہ ہے کہ زمین کو بچھونا و بستر بنایا اوسمین راستے اور سڑکین
ٹھیرائین اونکو نرم کیا کہ اوسکے اطراف مین پھرے زمین کو ساکن کر دیا کہ ہلتی نہین
اوسمین پہاڑون کی میخین جڑ دین کہ حرکت کرنے ندین ؎

زمین از تپ و لرزہ آمد ستوہ	فرو کوفت بر دامنش میخ کوہ

پھر اطراف زمین کو ایسا چوڑا کیا کہ آدمی اوسکے سب اطراف مین پھرنے سے عاجز
ہوا گو عمر کتنی ہی بڑی کیون نہو اور کتنی ہی گردش کیون نکرے قال تعالیٰ والارض
فرشنا ھا فنعم الماھدون و قال تعالیٰ وھو الذی جعل لکم الارض ذلولا فامشوا
فی مناکبھا اور فرمایا الذی جعل لکم الارض فراشا اللہ نے ذکر زمین کا قرآن مبین
مین بہت جگہہ فرمایا ہی تاکہ عجائب زمین مین فکر کیجاے کہ اوسکی پشت زندون سے

رہنے کی جگہہ ہے اور پیٹ مُردون کے سونے کا مکان ہر ولہذا فرمایا ہی الم نجعل الارض
کفاتا احیاء وامواتا یعنے کیا نہین بنائی ہمنے زمین سمیٹنے والی جیتون اور مُردون
کو یہ زمین بیجان ہوتی ہر جب اوسپر پانی پڑتا ہی تو تر و تازہ و زندہ ہو کر اوبہرتی
ہی سرسبز ہو کر عجیب سبزے و بہار نکالتی ہے اوس مین سے طرح طرح کے جاندار نکل پڑتے
ہین زمین کے کنارون کو کیسے سخت و ٹھوس اونچے اونچے پہاڑون سے مضبوط کیا ہی
پہر اونکے نیچے پانی رکھا کہ چشمے و نہرین اور نالے ندی بہا ئین جو زمین پر چلتے ہین خشک
پتہر میلی مٹی سے کیسا میٹھا پتلا صاف ستہرا پانی نکالا اور اوس سے ہر چیز کو زندہ کیا طرح
طرح کے درخت و روئیدگی اناج و انگور و ترکاری و زیتون و خرما و انار و بیشمار
میوے جدی جدی شکل و رنگ و مزہ و بو و صفت کے پانی ہی سے پیدا کئے کہانے مین
ایک دوسرے سے بڑہ چڑہ کر ہین حالانکہ ایک ہی پانی سے سیچے جاتے ہین اور ایک ہی
زمین سے نکلتے ہین اگر کوئی یہ کہے کہ یہ اختلاف بیجون کے اختلاف سے ہے تو گٹھلی مین
خوشے کہان لگے ہوئے تہے ایک دانہ مین ساتہہ بالین ہر بال مین سو دانے کہان تہے
پہر جنگلون کی زمین اور اوسکے ظاہر و باطن مین غور کرو تو ایک ہی سی مٹی معلوم
ہوگی جب اوسپر پانی پڑتا ہی تو ابہرتی ہے اور رنگ برنگ کی جنسین او طرح طرح کی
سبزی و پہول اگاتی ہے کہ ہر ایک کا مزہ و رنگ و بو و شکل و خود دوسرے سے جدا
ہوتا ہی پہر اونکی کثرت و اختلاف اقسام و کثرت اشکال مین غور کرو پہر طبیعتون
کے اختلاف و کثرت منافع کو سوچو کہ اللہ پاک نے ان نباتات و حشائش و عقاقیر
مین کیسے فوائد عجیبہ رکھے ہین کوئی چیز غذا کے کام کی ہے کوئی قوت دیتی ہی کوئی موجب
حیات ہے کوئی زہر قاتل سبب ممات ہی کوئی سرد ہے کوئی گرم کوئی معدہ مین جا کر
صفرا کو رگون کے اندر سے دور کرتی ہی کوئی خود صفرا بن جاتی ہے کوئی دافع بلغم
و سودا ہی کوئی بلغم و سودا بنجاتی ہے کوئی مصفی خون ہی کوئی خون ہوجاتی ہی

کوئی مفرح ہو کسی سے نیند آتی ہے کسی سے زور بڑہتا ہے کسی سے ضعف آتا ہے غرضکہ زمین
سے جو پتّا یا تنکا نکلتا ہو اوسمین ایسے فائدے ہین کہ آدمی اونکی ماہیت پر آگاہ نہین ہوسکتا
پہران نباتات کی پرورش مین کسانون اور مالیون کو جدا جدا کام کرنا پڑتا ہی مثلاً
مین انکا پانی مادہ مین دیا جاتا ہی انگو قطع کیا جاتا ہی کہیتی مین سے گہاس جدا کرنی پڑتی
ہے کسی چیز کا بیج زمین مین بکہیرتے ہین کسیکا پودہ لگاتے ہین کسیکی قلم جماتی ہین اگر نباتات
کے اجناس و اقسام کا اختلاف اور منافع و حالات و عجائبات کا بیان کیا جاے
تو ایک مدت چاہیئے کام کا طور جاننے کو اتنا ہی کافی ہے دوسری نشانی زمین کی یہ کہ زمین کے پہاڑون
دکانون مین جواہر رکہے ہین یعنی زمین ہے کہ اسمین بہت سے ٹکرے پاس پاس ایک دوسرے
صفات مین جدا جدا ہین پہاڑون مین سے جواہر نفیس چاندی سونا لعل فیروزہ وغیرہ
نکلتے ہین پہر اونمین بعض ہتوڑون سے پٹتے ہین جیسے چاندی سونا تانبا رانگ
لوہا اور بعض نہین پٹتے جیسے فیروزہ لعل وغیرہ پہر اللہ نے لوگون کو انکا نکالنا
صاف کرنا انسے برتن و اوزار و نقد و زیور بنانا کیسے بتادیا پہر زمین کے کانون
سے رال گندہک تیل وغیرہ نکلتے ہین سب سے ادنی نمک ہی جسکی حاجت اصلاح طعام
مین ہوتی ہے اگر کسی شہر مین نہو تو جلد وہان کے لوگ مرنے لگین یہ اللہ کی رحمت
ہی کہ بعض زمینون کے جوہر کو شور بنایا ہے کہ اوسمین صاف پانی مینہ کا جسمع
ہوکر نمک شور جاربنجاتا ہی ممکن نہین کہ کوئی اوسکو تنہا پیسا بہر کہا سکے بلکہ وہ ہر
کہانیکے درست کرنیکو بنایا گیا ہے غرضکہ کوئی پتہر حیوان نبات ایسی نہین ہے
کہ جسمین ایک حکمت یا زیادہ نہو کوئی شئے بیکار اور کہیل کے لئے نہین ہی بلکہ سکو
جیسا کہ چاہیئے تہا اور جس طرح چاہیئے تہا اور جیسا کہ لائق اوسکے جلال اللطف
کرم کے تہا ویسا ہی حق طور پر بنایا ہے ولہذا خود فرمایا ہے وما خلقنا السموات
والارض وما بینہما لاعبین ماخلقناہما الا بالحق تیسری نشانی طرح

طرحکے جاندار ہین کوئی اڑتا ہے کوئی چلتا پھر چلنے والون مین کوئی دو پاؤن
سے چلتا ہے کوئی چار کوئی دس کوئی سو پاؤن سے جسطرح کہ بعض حشرات مین
یہ بات دیکھی گئی ہے پھر وہ سب اپنے اپنے فوائد و طبائع و صور و اشکال مین الگ
الگ ہین پھر پرندون و خشکی کے وحشیون اور خانگی بہائم مین وہ عجائب غرائب
ہین جنسے اونکے خالق و مقدر و مصور کی حکمت و قدرت و عظمت صنعت مین
کچھ شبہہ نہو سکے ان سبکا لکھنا ممکن نہین ہے بلکہ اگر ہم چھوٹے جانور کے عجائب بیان کرنا
چاہین جیسے مچھر پسو چیونٹی شہد کی مکھی مکڑی کہ یہ گھر ایسے بناتے ہین اور غذا اون
جمع کرتے ہین اور اپنے جوڑے سے باہم یون الفت ہوتی ہے اور گھر کی شکل
موزون بنانے مین ایسی مہارت رکھتے ہین اور اپنے حاجات کی طرف کیونکر رستہ
پا لیتے ہین تو ہرگز ہم سے اسکا بیان نہو سکے ایک مکڑی کو دیکھتے ہو کہ اپنا گھر نہر کے
کنارے پر بناتی ہے تو پہلے ایسی جگہہ تلاش کرتی ہے کہ اون دونون مین تھوڑا سا
فاصلہ ایک ہاتھ یا کم زیادہ کا ہو تاکہ دونون جگہون مین اپنا تار کھینچ سکے پھر وہ اسطرح
شروع کرتی ہے کہ اپنا لعاب یعنی تار ایک کنارے پر ڈالتی ہے تاکہ اوسمین چمٹ جاکر
پھر دوسری طرف جاکر وہان دوسرا سرا تار کا چپکا دیتی ہے اسیطرح دوبارہ سہ بارہ
آمد و رفت کرتی ہے اور فاصلہ تارونکا مناسب و موزون رکھتی ہے یہانتک کہ جب
تارون کے سرے دونون جگہون مین مضبوط ہوجاتے ہین اور اونکو تانے کی
شکل کر لیتی ہے تب بانے میں مصروف ہوتی ہے اور بانے کو تانے پر رکھنا شروع کرتی ہے اور جس جگہہ بانے کا تار تانے سے
ملتا ہے وہان مضبوط گرہ لگا دیتی ہے اور اوسمین بھی زینت و شکل ہندسے کو ملحوظ رکھتی ہے اور اس تانے بانے سے ایسا
جال بناتی ہے جس مین مچھر و مکھی پھنس جاے اور خود ایک کونے مین تاک لگا کر بیٹھی رہتی ہے
کہ کوئی شکار جال مین آ پھنسے جب کوئی پھنس جاتا ہے تو لپک کر اوسکو پکڑ کر کھا جاتی
ہے جب اسطرح کے شکار کرنے سے تھک جاتی ہے تو کسی دیوار کا کونا ڈھونڈ کر کونے

کے دونو جانب مین تار لگا کر ایک اور تار مین آپ لٹک جاتی ہے اور اولٹی ہوا مین لٹکی
رہتی ہے اور اوڑتی مکھی وغیرہ کی منتظر ہوتی ہے جب کسی مکھی کا گزر وہان ہوتا ہے تو
اوسکو پکڑ کر اپنا تار اوسکے ٹانگون مین لپیٹ کر خوب مضبوط کر دیتی ہے پہر اوس کو
کہا لیتی ہے سو کوئی چھوٹا یا بڑا حیوان ایسا نہین ہے کہ اوس مین ایسے بیشمار عجائب نہون
اب کہو کہ مکڑی نے یہ صنعت اپنی آپ سیکہی ہے یا وہ خود بخود موجود ہو گئی ہے یا کسی آدمی نے
اوسکو بتائی ہے یا کوئی اوسکا معلم و ہادی نہین ہے کوئی عقلمند اس مین شک نکریگا کہ وہ
بیچارے عاجز و ناتوان ہے بلکہ ہاتی جسکا تن بہت بڑا اور اوسکی قوت ظاہر ہے وہ بہی
اپنے نفس کے امر سے عاجز ہے بجسمہ یہ تو ایک ضعیف ہی جانور ہے پہر بہلا وہ اپنی
شکل و صورت و حرکت و ہدایت و صنعت عجیب سی کیا اپنے خالق حکیم قادر دانا
پر شہادت نہین دیتے ہوشیار آدمی تو ایسے چھوٹے سے جانور مین عظمت خالق
مدبر کی اور اوسکا جلال و کمال قدرت و حکمت کا ایسا کچھہ دیکہتا ہے جس سے
عقلین دنگ رہجاتی ہین بڑے حیوانون کا تو کیا ذکر ہے ہمنے خود ایک بہنگا دیکہا ہے جو
برابر ایک ذرا سے نقطہ قلم کے تہا وہ اوڑتا پہرتا تہا آنکہ ناک کان پر پاؤن وغیرہ
اعضا سب کچھہ اوسکے تہا اور یہ قسم بہی بیشمار ہے کیونکہ حیوانات اور اون کے
اشکال و عادات و طبائع گنتی سے باہر ہین دلون کو جو اونسے تعجب نہین ہوتا ہے
سو اسلئے کہ وہ کثرت سے دیکہنے مین آتے ہین دیکہتے دیکہتے دل اونسے مانوس ہو گیا ہے
کسی جاندار عجیب یا نئے کیڑے کو دیکہتے ہین تو تعجب سے سبحان اللہ کہتے ہین حالانکہ
انسان سب حیوانات سے عجیب تر ہے مگر اپنے آپکو دیکہہ کر تعجب نہین کرتا ہے بلکہ جن
چوپاؤن سے مانوس ہو رہا ہے اگر اونکے اشکال و منافع و فوائد پر لحاظ کرے
اور اونکے چمڑون اور اون اور بالون کو دیکہے کہ اللہ نے اپنے خلق کا لباس و گہر
[illegible] اور بر تر ہینے کے اور غذا رکہنے کو اور حفاظت پاؤن کو [illegible]

اور اونکے شیر و گوشت کو غذا خلق کی ٹھیرایا ہے پھر بعض کو زینت کے لیے اور بعض کو بوجھ لادنے کے لیے اور دور دور کے جنگل و بیابان طے کرنے کو بنایا ہے تو دیکھنے والیکو حکمت خالق سے کمال درجہ کا تعجب ہو کیونکہ انکے خالق نے انکو جب ہی پیدا کیا کہ خلق سے پہلے سب فوائد انکے اپنے علم مین گھیر لیے وہ کیا ذات پاک ہے جسکے علم مین بے فکر و تامل سب امور کھلے ہین اور کسی وزیر و مشیر کی مدد نہین لیتا دانا حکیم قدیر ہے اوسنے اپنے اوسنے مخلوق سے شہادت عارفون کو دل کی بابت تصدیق قائم کی ہے اب خلق کو اسکے سوا اور کچھہ نہین کہ اوسکے قہر و قدرت کا یقین کرین اور اوسکی ربوبیت کے مقر ہون اور اوسکی عظمت و جلال کے معترف چوتھی نشانی گہرے گہرے دریا ہین جو زمین کے حصون مین ہین یہ سب اوس بحر اعظم کے ٹکڑے ہین جو ساری زمین کے گرد ہے یہ سب اتنے ہین کہ جتنی زمین مع پہاڑ کے پانی سے کھلی ہے وہ سب بنسبت پانی کے ایسے ہین جیسے سمندر مین ایک چھوٹا سا جزیرہ ہوا اور باقی زمین پانی سے پوشیدہ ہے سمندر کے عجائب مین فکر کرو کہ عجائب اوسکے بنسبت اون جواہر و عجائب کے جو زمین پر نظر آتے ہین دگنی چوگنی ہین جیسے کہ پھیلاؤ سمندر کا وسعت زمین سے زیادہ ہے اسیطرح اوسکے عجائب بھی زیادہ ہین اور اسیلیے کہ سمندر بہت بڑا ہے اوسمین حیوانات بھی اتنے بڑے ہوتے ہین کہ اگر وہ سطح آب پر دیکھے جائین تو یہ گمان ہو کہ کوئی ٹاپو ہے کبھی یہ بھی ہوا ہے کہ تری کے مسافر حیوان آبی کی کمر کو جزیرہ سمجھکر اوترپڑے اور اوسپر آگ جلائی جب اوس نے آگ کی حرارت سے حرکت کی تو جانا کہ جانور ہے اور جتنی قسم کے جانور خشکی مین ہین جیسے اسپ پرندہ گاؤ انسان وغیرہ ایکی اقسام دگنی چوگنی بلکہ زیادہ تری مین پائے جاتے ہین بلکہ سمندر مین بعض چیزین ایسی بھی ہین جنکی نظیر خشکی مین نہین ملتی اون کے صفات اون کتب مین مذکور ہین جنہون نے مشقت سفر

دریا او ٹھا کر عجائب بحر کو جمع کیا ہے اسیطرح اللہ نے موتی بنایا اوسکو سیپ کے اندر پانی کے نیچے کیسے گول کیا مونگے کو زیر آب ٹھوس پتھر مین سے کیسے نکالا گویا پتھر مین سے سبزہ نکلا ہے پھر عنبر وغیرہ ونفائس اشیا ہین جنکو سمندر پھینکتا ہی پھر کشتیون کے عجائب ہین کہ اللہ نے اونکو سطح آب پر روکا ہے اور تجار ولالبان مال کو اون مین بھرایا اور ناؤن کو اونکا تابع کیا کہ اپنی بوجھ اوسمین لادین پھر ہواؤن کو بھیجا کہ کشتیون کو چلائین پھر ملاحون کو ہواؤن کے رخ اور اونکے چلنے کی جگہہ ووقت بتائے غرضکہ عجائب صنع الٰہی بحر مین بیشمار ہین جنکا بیان نہین ہو سکتا سب مین عجب وظاہر تر کیفیت قطرہ آب کی ہے کہ وہ ایک پتلا شفاف جسم متصل الاجزا ہر گویا ایک ہی چیز ہے اوسکی ترکیب نازک علیحدگی کو جلد قبول کرتی ہے جو چاہو تصرف کرو خواہ ملادو یا جدا کرو خشکی کے سب جانورون کی زندگی اور نبات کی حیات اسی پانی سے ہو اگر ایک شخص ایک گھونٹ پانی کا محتاج ہوا ور اوسکو نہ پینے دیا جائے تو اگر اوسکے ملک مین تمام روئے زمین کے خزانے ہون تو وہ اس ایک گھونٹ کے لئے خرچ کرڈالے پھر اگر پینے کے بعد پیشاب بند ہو جاے تب بہی سارے خزانے جہان بھر کی دے ڈالے آدمی سے نہایت عجب ہو کہ دینار ودرم وجواہر کو تو بڑا سمجھے اور ایک گھونٹ پانی کو جو اللہ کی ایسی نعمت ہو کہ جسکے پینے اور نکالنے کے لئے تمام دنیا دیڈالے غافل رہے فکر کو ان عجائب بحر ونہر وچاہ مین جولانی کی جگہہ ہے اور یہ سب دلائل ایک دوسرے کے مددگار اور علامات متفقہ ہین کہ اپنی زبان حال سے صراحۃً اپنے پیدا کرنے والے کا جلال بیان کررہے ہین اور اوسکے کمال حکمت کو جتا رہے ہین اور اہل دل کو اپنے نغمات دلاویز سے پکار کر یون کہہ رہے ہین کہ کیا تو مجھے نہین دیکھتا کیا میری صورت وترکیب وصفات وفوائد واختلافات حال پر نظر نہین کرتا کیا تجھے یہ گمان ہے کہ مین خود بخود ہو گئی

ہون یاکسی میری جنس نے تجھے بنایا ہے کیا تجھے شرم نہین آتی کہ جب کوئی لفظ
تین چار حرفون کا لکھا دیکھتا ہے تو یقین کر لیتا ہے کہ اوسکو کسی شخص دانا صاحب
قدرت وارادہ وکلام والے نے لکھا ہے اور تو یہ عجائب لکھے ہوے اسمر کے میرے
چہرے کے ورق پر اوس قلم قدرت خداوندی سے دیکھتا ہے اور پھر تیرے دلمین
اوسکی کاریگری کا جلال نہین آتا ہے

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار | ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

اسیطرح نطفہ کان والون سے نہ اونسے جو کانون سے بہرے ہین یہ کہتا ہی
کہ تو مجھکو یہ وہم کر کہ اندر کے پردون کے اندہیرے مین خون حیض مین ڈوبا ہون
اور معدوم کہ میرے چہرے پر نقش وتصویر ظاہر ہوتی ہی یعنے نقاش ازل میری
آنکھہ پلکین پیشانی رخسارہ لب بناتا ہے پہر رفتہ رفتہ سارے نقش ایک دوسرے
کے بعد بنتے چلے جاتے ہین نقاش نہ اندر نطفے کے نظر آتا ہے نہ باہر نہ بچہ دانین
پہر اون نقشون کی خبر نہ مان کو ہے نہ باپ کو نہ نطفہ کو نہ رحم کو تو بھلا کیا یہ نقاش
اوس نقاش سے عجیب تر نہین ہے جو قلم سے ایک صورت عجیب نقش کیا کرتا ہی
جسکو تم اگر ایکدوبار بناتے دیکھو تو سیکھہ جاؤ کیا تمسے یہ بھی ہو سکتا ہی کہ اسیطرح
تم نقش وتصویر نطفہ کے ظاہر وباطن مع تمام اجزا سیکھہ لو اور نطفہ کو بے ہاتھہ
لگاے اور اندر باہر بے پاس ہونے کے نقش بنا دو پہر اسپر بھی اگر تم نسمجھو کہ نطفے
کا نقاش ومصور اپنا نظیر ومثل نہین رکھتا ہے اور کوئی نقاش ومصور اوسکے
برابری نہین کر سکتا جیسکہ اوسکا کام بے نظیر ہے اور اوسکے برابر کوئی نقش وصورت
نہین ویسی ہی اوسکی ذات پاک ہی تو تمکو اسپر تعجب نہ لانے سے تعجب کرنا چاہیئے
جس چیز نے باوجود اس ظہور کے تمہاری بصیرت کو اندہا کر دیا ہے وہ بلاشک
قابل زیادہ تر تعجب کے ہے بے شک وہ پاک ذات ہے جسنے ہدایت کی یا گمراہ کیا

بدبخت یا نیکبخت بنایا اور اپنے دوستون کے دلکی آنکہین کہولدین تو اونہون نے تمام ذرّات عالم اور اجزا ہر جہان مین اوسکو مشاہدہ کیا اور اپنے دشمنون کے دل اندہے کر دئے اور اپنی عزت و عظمت و جلالت اونسے مخفی رکھی فله الخلق والامر والمنة والفضل واللطف والقہر نہ کوئی اوسکے حکم کو ٹال سکے نہ کوئی اوسکے قضا کو پیچھے ڈال سکے پانچوین نشانی ہوا ہے لطیف ہی جو درمیان آسمان و زمین کے رُکی ہوئی ہے چلنے کے وقت تو اوسکا جسم بدن پر لگنے سی معلوم ہوتا ہی مگر آنکھ سے وجود اوسکا نہین سوجہتا اور وہ مثل ایک دریا کے ہے پرند آسمان کے جو مین اوسی سے پہرتے ہین اور جیسے آبی جانور اپنے بازو ہاتھ پاؤن مارکر تیرتے ہین اسیطرح پرند ہوا مین اپنے بازؤن سی ہوا کو چیرتے ہین اور جیسے تیز ہوا کے چلنے سے موجین دریا کی اوٹھتی ہین اسیطرح ہوا کی آندھی سے دریا مین لہرین اوٹھتی ہین سو جب اللہ ہوا کو حرکت دیتا ہی تو وہ چلتی ہوا ہو جاتی ہے پہر اگر چاہتا ہے تو اوسکو واسطے باران رحمت کی خوش خبری کر دیتا ہے کما قال تعالیٰ وارسلنا الریاح لواقح اس حرکت سی ہوا کے حیوانات و نباتات مین جان پہنچتی ہی اور وہ بڑھنے کے لئے تیار ہو جاتی ہین اور اگر چاہتا ہی تو اوسکو حقین اپنے نافرمانون کے عذاب کر دیتا ہی کما قال تعالیٰ انا ارسلنا علیہم ریحا صرصرا فی یوم نحس مستمر تنزع الناس کانہم اعجاز نخل منقعر پہر ہوا کی نزاکت و سختی کو دیکھو کہ باوجود اس لطافت کے کتنا زور اوسمین ہی ایک مشک مین ہوا بہر کے کوئی چاہے کہ اوسکو پانی مین ڈبو دے کیا ذکر ہے اور سخت لوہا اگر پانی پر رکھا جاے تو اندر بیٹھ جاے اب دیکھو کہ ہوا پانی سے باوجود لطافت کے کیسے رُکتی ہے کہ ہرگز اوسکے اندر نہین رہتی اسی حکمت سی اللہ نے کشتیون کو سطح آب پر روکا ہے اسیطرح جو چیز

مجوف ہر اور اوسکے اندر ہوا ہے وہ پانی مین نہین ڈوبتی اسلیے کہ وہ ہوا اوسکو ڈوبنے سے روکتی ہے سطح اندرونی کشتی کو نہین چہوڑتی بہاری کشتی باوجود قوت وسختی کے ایسی ہوائے لطیف کے سہارے سے پانی پر ٹہیری رہتی ہے جیسے کوئی کوئین مین گر پڑے مگر ایک زبردست کا دامن پکڑے ہو جو اوسمین نگر سکے اسیطرح ناؤ بھی اپنی تمام جگہہ سے ہوائے قوی کے دامن کو تہام لیتی ہے اور پانی مین ڈوبنے سے بچی رہتی ہے سو پاک ہے وہ ذات جسنے بہاری جہازونکو ہوائے نازک کے سہارے سے رکہا بدون کسی علاقہ یا گرہ یا بندش وغیرہ کے جو دکہائی دے عجایب جو دیکہو کہ اوسمین بادل وابر و بجلی و باران و برف و شہاب و کڑک کی عجیب آثار ہین جو زمین و آسمان مین ہین اللہ نے مجملاً انکی طرف اشارہ کیا فرمایا وما خلقنا السموات والارض وما بینہما لاعبین درمیان کی چیزین یہی ہین جنکا ذکر کیا گیا پہر کئی جگہہ انکی تفصیل کی طرف اشارہ کیا ہے مثلاً فرمایا والسحاب المسخر بین السماء والارض اسیطرح وہ آیات جنمین رعد و برق و مطر و بادل کا ذکر ہے پہر اگر انسان کو ان سب سے بجز اسکے بہرہ نہو کہ مینہ کو انکہہ سے دیکہہ لیا رعد کو کان سے سن لیا تو اس امر مین بہائم بہی اوسکے شریک ہین بلکہ اسکو تو چاہیے کہ ظاہر کی انکہہ بند کر کے دلکی انکہہ سے باطن کے عجائب کو دیکھے تاکہ شدہ و عجیب اسرار نظر پڑین اس قسم مین بہی مجال نظر بہت ہے گاڑہے بادل سیاہ اندہیری کو دیکہو کسطرح صاف جو مین جمع ہوتا ہے جسمین کہین کدورت نہین ہوتی اللہ پاک جب چاہے اور جہان چاہے اوسکو کیسے پیدا کر دیتا ہے اور وہ باوجود اپنی نرمی کے بہاری پانی کو اوٹہاتا اور اوپر اوپر لیے پہرتا ہے یہانتک کہ اوسکو اجازت پانی چہوڑنے کے ہو پہر لبدا جانا کے قطرات باران ایسے جدا کرتا ہے جیسیکہ خدا نے مقدر رکہے ہون اور جتنے اور جس شکل کے ارادہ کیے ہون مقدور نہین کہ ایک قطرہ دوسرے سے ملجائے یا ایک ہی جگہہ گرے بلکہ ہر ایک اوسیطرح پر گرتا ہے جو مقرر فرما دیا ہے ذرا انحراف نہین کرتا نہ پچہلا

اکے برت نہ اوگاکا چھپتے بیٹھے بلکہ زمین پر قطرہ ہی قطرہ ہوکر گرتا ہے اگر سارے اگلے
پچھلے لوگ جمع ہوکر یہ چاہین کہ یا دلون مین سے ایک قطرہ پیدا کرلین تو ممکن نہین
ہے یا جتنے قطرے ایک شہر یا ایک گاؤن مین گرتے ہین اونکی گنتی کرلین جو کرین دانش
دورون کے حساب سے باہر ہونگے سوا موحد کے کوئی شمار اونکا نہین جانتا ہر ہر قطرہ
مینہ کا ایک حصہ زمین کے لئے معین ہے اور جس پرند یا چرند یا کیڑے کموڑے وغیرہ
کے لئے وہ قطرہ ہے تو اوس قطرے پر خط الٰہی سے لکھا ہوا ہے جو ظاہری آنکھ سے
نہین سوجھتا کہ یہ قطرہ فلان کیڑے کا رزق ہے جو فلان پہاڑ کی طرف ہے جب اوسکو پیاس
لگی تو یہ قطرہ اوسکے پاس پہنچیگا اسیطرح جو عجائب کہ دلون کے اس لطیف پانی سے وابستہ
ہین یا دھنی روئی کی طرح اسی پانی مین جگہ کرنے مین ہین اونکی کچھہ گنتی نہین یہ
سب باتین جبار قادر کی تفضل و خالق زبردست کی قدرت سے ہین جنمین کسی مخلوق
کو شرکت نہین نہ اونمین کسیطرح کا دخل بلکہ ایمان دارون کو بجز مسکنت و خضوع
اوسکے جلال و عظمت کے سامنے اور کچھہ بہرہ نہین جاہل مغالطے مین پڑا یہ کہتا ہے
پانی برسنے کا یہ سبب ہے کہ پانی اپنی سرشت مین بھاری ہے اسیلئے نیچے گرتا ہے اور
اسپر خوش ہوتا ہے کہ مجھے وجہ معلوم ہوگئی تو اوس سے پوچھنا چاہیے کہ سرشت کو
جانتے ہین اور سرشت کو کسنے پیدا کیا اور یہ پوچھہ اوسکے سرشت مین کسنے رکھا اور
پانی جو درخت کی جڑ مین پانی ڈالتے ہین وہ اوسکی شاخون مین اوپر پہنچ جاتا ہے
تو اپنی سرشت سے بھاری ہے تو نیچے گر کر پہر اوپر کیونکر چڑھ گیا اور درخت کی نلیون
سے تھوڑا تھوڑا سب طرف کے پتون مین کسطرح پھیل گیا کہ آنکھون سے
نظر نہ آیا اور پتے پتے کے ہر جز کو غذا پہنچائی اور ان رگون مین ہوکر جو بال
سے باریک و چھوٹی ہین کیونکر گیا وہ یہی اسطرح کہ پہلے بڑی رگ مین گیا جو بیچ
ہے پہر اوس رگ سے ان رگون مین گیا جو پتے کے اندر چھوٹی چھوٹی و باریک باریک

پہیلی ہوئی ہین پہر اونسے اور چہوٹی و باریکتر ہین گویا بڑی رگ مثل نہر کے ہے پہر اوس
سے جو شاخین نکلی ہین وہ چہوٹی نہرین ہین اور ان نہرون سے نالیان نکلی ہین اور
نالیونسے مکڑی کے تار جیسے باریک دہاگے ہین کہ انکہہ سے نہین سوجہتے اور سارے
پتے کے عرض مین پہیلی ہوئی ہین انہین مین پانی ہوکر پتے کے ہر رگ و ریشہ مین پہنچ
جاتا ہے اور اوسکو غذا دیکر بڑہاتا اور ادہار تا ہے اور اوسکی تر و تازگی قائم رکہتا ہے
اسیطرح سارے اجزا میوہ جات کا حال سمجہنا چاہئے پس اگر پانی اپنی طبیعت سے نیچے
کو حرکت کرتا ہے تو پہر یہان اوپر کو کیون چڑہتا ہے اگر رگون کی کشش ہے تو وہ کشش
کہان سے آئی آخر یہی کہوگے کہ اللہ نے اونمین یہ خاصیت رکہی ہے تو پہر اول ہی سے
کیون نہین کہتے کہ اللہ کی حکمت و قدرت سے یہ باتین ہوتی ہین جہالت سے کیا فائدہ
چہٹی نشانی آسمان کے اسرار ستارون کی کیفیتین ہین اور اصل ہی یہی ہین اگر کسیکو
سب امور معلوم ہون اور عجائب آسمان نجانے تو واقع مین اوسنے کچہہ نجانا کیونکہ زمین
و دریا و ہوا اور جتنی چیزین آسمان کی ہین وہ بنسبت آسمانون کے ایسی ہین
جیسے ایک بوند بنسبت سمندر کے بلکہ اس سے بہی کم اللہ نے اپنی کتاب مین آسمانون
و ستارون کے امر کو کیسا بڑا کیا ہے کوئی صورت ایسی نہین جو انکی بڑائی پر شامل نہو
انکی قسم بہی کہائی ہے جیسے والسماء ذات البروج اور والسماء والطارق اور
والسماء ذات الحبک اور والسماء وما بناھا اور والشمس وضحاھا والقمر
اذا تلاھا اور فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس اور والنجم اذا ھوی اور فلا
اقسم بمواقع النجوم وانہ لقسم لو تعلمون عظیم سو عجائب نطفۂ ناپاک کو
تو معلوم ہوئی کہ اوسکی معرفت سے اگلے پچہلے لوگ عاجز ہین مگر اوسکی قسم اللہ پاک
نے نہین کہائی پہر اس سے سمجہنا چاہیے کہ جسکی قسم کہائی ہے اوسکے عجائب کیا کچہہ ہونگے
اور اوسکی صنعت ملکوت آسمانون او ستارون مین کیا کچہہ ہوگی اور اونکے اوضاع

واشکال و متضاد یر واسداد اور بعض کے یکجا ہونے پھر سب کی صورتین علیحدہ ہونے اور
نکلنے ڈوبنے کی جگہہ جدا ہونے مین کیا کچھہ حکمت ہوگی پیدایش کی رو سے یہ مضبوط
اور صنعت کی راہ سے نہایت درست ہین اور بنسبت بدن انسان کے زیادہ تر
جامع عجائب ہین بلکہ تمام روی زمین کی چیزون کو آسمان کے عجائب سے کچھہ نسبت
نہین ہے ولہذا اللہ تعالی نے فرمایا ہے ءانتم اشد خلقا ام السماء بناھا رفع
سمکھا فسواھا واغطش لیلھا واخرج ضحاھا پھر علاوہ قسم کہانے کے رزق کا
حوالہ بھی آسمان پر کیا ہے اور فرمایا وفی السماء رزقکم وما توعدون پھر جو لوگ
آسمانون مین فکر کرتے ہین اونکی ثنا فرمائی ویتفکرون فی خلق السموات والارض
روایت مین آیا ہے ویل لمن قرء ھذہ الایۃ ثم مسح بھا سبلتہ یعنی خرابی
ہو اوسکی جو اس آیت کو پڑھے پھر اپنی موچھون کو تاو دے مطلب یہ کہ فکر کرکے آگے
بڑہ جاے اور جو لوگ معرض ہین اونکی مذمت کی ہے فرمایا وجعلنا السماء سقفا
محفوظا وھم عن ایاتہا معرضون اب سوچو کہ تمام دریاؤن اور زمین کو آسمان
سے کیا نسبت ہے

چہ نسبت ذرہ را با مہر خورشید	چہ دعوے خاک را با عالم پاک

علاوہ اسکے زمین وغیرہ کی چیزین جلد بدلتی رہتی ہین اور آسمان سخت محکم ہین
تغیر سے محفوظ یہانتک کہ اونکا وقت مقرری تغیر کا پہنچے ولہذا اللہ نے کہا ہے وبنینا
فوقکم سبعا شدادا اب انکے عجائب مین فکر کرنا چاہیے تاکہ عزت وجبروت کے عجائب
نظر آئین ملکوت کے دیکھنے سے یہ غرض نہین کہ آنکھہ اوٹھا کر آسمان کا نیلا پن اور تارون
کی چمک اور چمکنا دیکھہ لیا کہ اسمین تو ہوائم بھی شریک انسان ہین اگر یہی نظر مراد ہوتی
تو اللہ تعالی ابراہیم علیہ السلام کی مدح کیون کرتا وکذلک نری ابراھیم ملکوت
السموات والارض بلکہ اصل بات یہ ہے کہ جتنی چیزین آنکھہ سے سوجھتے ہین قرآن

کریم اوسکو ملک وشہادت کے نام سے بیان فرماتا ہے اور جو آنکھ سے نائب ہین اوسکو غیب وملکوت کے نام سے یاد کرتا ہے اور وہ غیب وشہادت دونون کو یکسان جانتا ہے اور ملک وملکوت دونون مین وہ حاکم وفرمان روا ہے کوئی شخص اوسکے علم پر کچھ بھی حاوی نہین مگر اوتنا کہ وہ چاہے عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول اس بنیاد پر ایمان دار ہوشمند کو چاہیئے کہ ملکوت مین بہت فکر کرے شاید اوسکے لیے آسمانون کے دروازے کہلجاوین اور وہ اپنے دل سے اونکے اطراف مین جولانیان کرے یہانتک کہ اوسکا دل سامنے عرش الٰہی کے جا کھڑا ہو اور ان بخشش نشانیون کی ترتیب وار دیکھنے کی وجہ یہ ہو کہ دور کی چیزیں نزدیک کی چیزسے گزر کر پہنچا کرتے ہین اور سب سے نزدیک آدمی کا نفس ہو پہر زمین جسپر رہتا ہو پہر ہوا جو اوسکے بدن سے متصل ہے پہر نبات وحیوانات وغیرہ اشیاء زمین پہر اوپر کی چیزین پہر ساتون آسمان اور اونکے تارے پہر کرسی پہر عرش جو ملائکہ حاملین عرش کہ خزانچی ہین سماوات کے پہر ان سبکے بعد نظر کرنا ہو طرف مالک عرش وکرسی وارض وسما کے اس سے معلوم ہوا کہ آدمی اور خدا کے بیچ مین اتنے جنگل وسیع وفاصلہ ہاے بعید اور گھاٹیان بلند ہین اور وہ ابھی سب سے نیچے کی گھاٹی سے فارغ نہین یعنے ہنوز معرفت ظاہر نفس سے اوسنے فرصت نہین پائی اور بیحیائی سے زبان واسطے دعوے معرفت کے کھولتا ہے اور کہتا ہے کہ مین اللہ کو پہچان گیا اور مینے اوسکے خلق کو جان لیا اب کس چیز مین فکر کرون اور کیا دیکھون اوسکو کہنا چاہیئے کہ تو آسمان کی طرف اپنا سر کر اور دیکھ اون اور اونکے تارون اور اونکی گردشون اور طلوع وغروب وسورج وچاند ومشرق ومغرب کے اختلاف اور ہمیشہ حرکت کی مشقت مین نظر وفکر کر کہ کبھی وہ اپنی چال مین سستی وتغیر نہین کرتے بلکہ سب کی سب ترتیب اپنی منزلون مین ایک حساب معین پر بلا کم وبیش

بہرتے ہین یہانتک کہ اعداد اونکو مکتوب کیطرح تہ کردے اور ستارون کی گنتی اور اونکی کثرت ورنگ کے مختلف ہونے مین غور کرکہ کوئی سرخی مائل ہے کوئی سفید ہی مائل کسیکا زنگ رانگ کا سا ہی پہر اونکی شکلون پر نظر کرکہ کوئی بچھو کی صورت کوئی بکری کے بچہ کی شکل کوئی بیل و شیر و انسان کی صورت پر ہے زمین مین کوئی صورت ایسی نہین ہے کہ جسکی مانند آسمان مین نہو پہر آفتاب کی چال کو برس دن کی مدت مین اوسکی آسمان پر سوچ کہ ہر دن طلوع وغروب اوسکا ایک نئی چال سے ہوتا ہی جو خالق نے اوسکے لئے معین کردی ہی اگر سورج نکلتا ڈوبتا نہین تو رات دن کسطرح ہوتے وقت پہچانا نجاتا ہمیشہ اندہیرا رہتا یا اوجالا معاش کی حاصل کرنے کا وقت اور آرام کا زمانہ نہوتا اب دیکھہ کہ اللہ نے کسطرح رات کو اوڑہنا اور سونے کو آرام اور دن کو معاش کے لئے بنایا ہے ؎

خورشید کا ماہ کا نکلنا دیکھو	تارون کا ہجوم کرکے چلنا دیکھو
ہے دن کو سفید شب کو پوشاک سیاہ	گردون کا ذرا رنگ بدلنا دیکھو

پہر رات مین سے دن لین اور دن سے راتین کیسی کم و بیش ایک ترتیب مقرر کی ہے کہ کبھی دن بڑے اور کبھی رات اور کسطرح سورج کی چال کو بیچ سے آسمان کو جھکا دیا جسکے سبب سے گرمی جاڑا ربیع خریف نوبت بنوبت ہونے لگی جب سورج خط جدی کی طرف نیچے ہو جاتا ہے تو ہوا سرد ہو جاتی ہے جاڑا آجاتا ہے جب چال اوسکی عین خط سرطان کے بیچ مین ہوتی ہے تو سخت گرمی پڑنے لگتی ہے جب نقطہ ہای اعتدال پر ہوتا ہے تو موسم اعتدال پر رہتا ہی آسمانون کے عجائب اتنے ہین کہ اونمین گنتی کی طمع نہین ہوسکتی اتنا فقط طریق فکر بتانے کو لکھدیا ہے غرضکہ یون اعتقاد کرنا چاہیئے کہ کوئی ستارہ نہین جسکی پیدایش مین اللہ پاک نے بہت سی حکمتین نرکھی ہون پہر اوسکی مقدار و رنگ و شکل مین پہر اوسکے ایک جاے معین پر آسمان سے رکھنے مین پہر خط استوا اور پاس کے ستارون کے نزدیک و دور رہونے مین بے گنتی حکمتین ہین

اس امر کو اوسی پر قیاس کرو جو اعضاء انسانی مین جنہ کہا ہے کہ کوئی جز اعضاء
کا ایسا نہین ہے جسمین ایک حکمت بلکہ بہت سی حکمتین نہون سو آسمان کا معاملہ تو انسان
سے کہین بہت بڑا ہے بلکہ اس عالم زمین کو عالم آسمان سے کچھ بھی نسبت نہین ہے جسم
کے بڑائی مین نہ کثرت معانی مین اور کثرت معانی کے فرق کو ایسا جانو جیسا کہ دونون
کی بڑائی مین فرق ہے اور یہ تو معلوم ہی ہے کہ زمین اتنی بڑی ہے کہ آدمی اوسکے گرد نہین
پھر سکتا اور اسپر ناظرین کا اتفاق ہے کہ سورج کا پیالہ بہ نسبت زمین کے چند اوپر ایکسو
ساٹھہ گنا زیادہ ہے اور جو ستارے نظر آتے ہین اونمین چھوٹا سا چھوٹا تارا زمین سے
اٹھہ گنا ہے اور بڑے کا تو کیا ٹھکانا اس سے اونکا فاصلہ و بلندی سمجھہ مین آتی ہے کہ کتنے
دور مین باوجود اتنی بڑی ہونے کے کتنے چھوٹے نظر آتے ہین اسی جگہہ سے اسنے اون کی
دوری کیطرف اشارہ کیا ہے رفع سمکہا فسواہا اور احادیث مین آیا ہے کہ ایک آسمان
کا فاصلہ دوسرے آسمان تک پانسو برس کی راہ کا ہے رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ
سو جب ایک ستارے کا مقدار زمین سے بہت گنا ہے تو اب اونکی کثرت پر خیال کرو پھر
اوس آسمان کو دیکھو جسمین ستارے جڑے ہین کہ وہ کتنا بڑا ہوگا پھر سرعت سیر کو
دیکھو کہ اونکی چال معلوم نہین ہوتی پھر سرعت کے معلوم ہونے کا کیا ذکر ہے پھر آسمان
ایک لحظہ مین بمقدار عرض ستارے کے چلتا ہے کیونکہ جب ایک کنارہ ستارے کا نکلتا ہے
تو اوس سے دوسرے کنارے تک نکلنے کا وقت ایک لحظہ ہے پس اگر ستارہ کا عرض زمین
سے سو گنا ہو تو آسمان ایک لحظہ مین زمین کے عرض سے سو گنا چلا اسیطور پر ہمیشہ چلتا
رہتا ہے مگر آدمی اوس سے غافل ہے حکیم مطلق کی قدرت کو دیکھو کہ باوجود اس
وسعت اطراف سما کی کسطرح آنکھہ کے چھوٹے سے ڈھیلے مین اوسکی صورت قائم کی کہ
اگر زمین پر بیٹھہ کر اوسکی طرف آنکھہ کھولو تو سارے ستارے دکھائی دین تو اب آسمان
اور ستارونکی کثرت و عظمت کی طرف نہ دیکھے بلکہ اونکے خالق کیطرف غور کرے کہ اوسکی

کسطرح اونکو پیدا کیا اور کیونکر بے ستون اور بے کسی لگاؤ کے اون کو تھام رکھا ہی
اور سارا جہان ایک گھر کی طرح ہے جسکی چھت آسمان ہے پہر تعجب کی بات ہی کہ آدمی کسی
امیر کے گھر جاتا ہی اوسکو رنگ برنگ منقش سنہری کام سے آراستہ دیکھتا ہی تو اوسکا
تعجب تمام نہین ہوتا ہمیشہ اوسکو یاد کرکے اوسکی خوبی کی عمر بہر تعریف کیا کرتا ہی اور
اس بڑے گہر کو ہمیشہ دیکھتا ہی اور اوسکی زمین و ہوا و چھت و عمدہ امتعہ و نادر حیوانات
و عجائب نقوش پر روز مرہ نگاہ ڈالتا ہی لکن دل سے کبھی اوسکی طرف متوجہ نہین ہوتا حالانکہ
یہ گھر جیسا اوس گھر سے کم نہین جسکی وہ تعریف کیا کرتا ہے بلکہ اگر سوچے تو وہ گھر ایک
جزو اس زمین کا ہی جو اس عالیشان گھر کے اجزا مین سے ایک حقیر جزو ہے معہذا اسکی
طرف نہین دیکھتا سو اسکی وجہ بھی ہے کہ یہ جہان اوسکے رب کا گھر ہے اور اوسنے اسکو
تنہا بنایا ہی اور یہ شخص اپنے نفس اور اپنے رب اور اوسکے گھر کو سب کو بھول کر اپنی پیٹ
و شرمگاہ کے دہندے مین لگا ہے اسکو بجز اپنی شہوت و حشمت کے اور کچھ فکر نہین
سو انجام اسکی شہوت کا یہ ہے کہ اپنا پیٹ بھرے مگر یہ نہین ہو سکتا کہ جو پایہ کے دسوین
حصے کے برابر بھی کھا سکے تو اس باب مین چوپایہ اس سے دس درجہ زیادہ ہوا اور
غایت حشمت یہ ہی کہ اسکے پاس دس یا سو آشنا جمع ہو کر زبان سے خوشامد کرین
اور دلین بد عقیدہ رہین اور اگر فرضاً دوستی مین سچے ہی ہوون تب ہی اسکے لئے
یا اپنے لئے کسی نفع یا نقصان کے مالک نہین اور نہ حیات و ممات و بعد الحشر کے مالک
ہین حالانکہ اسکے شہر مین بہت سے کافر ہون گے جنکی دولت و جاہ اسکے دولت و جاہ
سے زیادہ ہوگی اور یہ اوسمین مشغول ہو کر جمال ملکوت زمین و آسمان سے غافل
ہے پہر اس کو اوس مرنے سے بھی خبر نہین جو مالک ملک و ملکوت کے جمال دیکھنے سے
حاصل ہوتا ہے بلکہ اس شخص کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی چونٹی کسی ایسے محل
عالیشان شاہی مین گھر کھود لے جسکے پائے مضبوط اور عمارتین بلند و مکانات

مین لونڈی غلام بے سنوری حاضر اور طرح طرح کی نفیس چیزین اور ذخائر عدہ و مرتب رکھے ہون تو وہ چونٹی جب اپنی سوراخ سے نکلیگی اور دوسری چونٹی سے ملیگی تو اگر بولنے پر قادر ہوگی تو اوس سے اور کچھہ گفتگو نکریگی مگر اپنے مکان کا حال اور غذا کا قصہ اور جوڑ رکھنے کی کیفیت بیان کرے گی بادشاہی محل کا حال اور بادشاہ کا اوس گھر مین رہنے کا حال اوسکو کچھہ معلوم نہوگا نہ اوسمین فکر کریگی بلکہ یہ مثال بھی ٹھیک نہین اسلئے کہ چونٹی کو تو یہ قدرت سرے ہی سے نہین ہے کہ وہ اپنی نظر کو اپنے نفس و غذا و گھر سے دوسری طرف بڑھاوے وہ بیچاری جو محل شاہی اور اوسکی زمین و چھت و دیوار و تمام عمارت اور اوسکے باشندون سے غافل ہے تو بمجبوری غافل ہے کہ قدرت نہین رکھتی ہے

در بهاران زاد و مرگش در دی ست		پشه کے داند که بستان از کے ست

اور آدمی جو خدا کے گھر اور اوسکے باشندون سے غافل ہے اور آسمان کو آشنا جانتا ہی جتنا کہ چونٹی اوسکے گھر کی چھت کو جانتی ہے اور آسمان کے فرشتون کو ایسا سمجھتا ہی جیسے وہ تمکو سمجھتی ہی حالانکہ اسکو یہ قدرت ہی کہ ملکوت مین جولانیان کرے اور اوسکے عجائب مین وہ باتین معلوم کرے جنسے خلق غافل ہے تو باوجود اس قدرت کے متوجہ نہونا اس بات پر دلیل ہے کہ یہ چونٹی سے بھی بدتر ہے اب ہم اپنے قلم کی باگ اس فکر کے ذکر سے روکتے ہین اسلئے کہ یہ ایک ایسا میدان ہے جسکی کچھہ نہایت نہین اگر ہم بہت سی بڑی بڑی عمرین اسمین صرف کرین تب بھی ذرا سی شرح اوسکی معرفت کی نکر سکین اور جتنا ہمنے معلوم کیا ہے وہ نسبت اور اہل علم اور اونکے علم کی نہایت کم و حقیر ہے یہی حال اولیا کی معرفت کا بنسبت انبیار کی معرفت کے ہے انبیار کو جو معرفت ہی وہ بنسبت اوس معرفت کے جو سید المرسلین خاتم الانبیار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تھی نہایت قلیل و حقیر ہے اور جو معرفت سارے انبیا کو تھی وہ بنسبت

معرفت ملائکہ مقربین کے جیسے جبرئیل واسرافیل علیہما السلام ہین بہت تھوڑی ہے
پھر ساری علوم ملائکہ وجن وانس اولین وآخرین کے ازل سے ابد تک اگر اللہ پاک کی علم
کیطرف نسبت کیے جائین تو اس لائق بھی نہین کہ اونکو علم کہا جاے بلکہ بہتر ہی کہ اونکا
نام قصور وعجز وحیرت ومدہوشی رکھا جاے پاک ہی وہ ذات جسنے اپنے بندون کو جتایا جو
جتایا پھر سبکو یہ فرمایا وما اوتیتم من العلم الا قلیلا یہ بیان ہے اون مجمل طریقون کا جنہین
فکر اون لوگون کی دوڑتی ہے جو اللہ تعالی کے مخلوق مین فکر کرتے ہین اسمین بیان اللہ پاک
کی ذات مین فکر کرنیکا نہین ہے ان خلق مین فکر کرنے سے ضرور ہے کہ خالق کی معرفت اور
اوسکی عظمت وہیبت وقدرت سمجھ مین آجاے سو جتنی معرفت عجایب صنعت الٰہی کی
زیادہ ہوگی اوتنی ہی اوسکے جلال وعظمت کی معرفت کامل تر ہوگی اوسکو ایسا جاننا
چاہیے کہ جیسے کوئی شخص کسی عالم کے علم سے مطلع ہو کر اوسکی بڑائی کرے تو ہمیشہ یہ
ہوگا کہ اگر کوئی اوسکی عمدہ تصنیف یا شعر دیکھیگا تو اوس سے اور زیادہ معرفت
بڑہیگی اور اوتنی ہی اوسکی توقیر وعزت زیادہ کرے گا یہانتک کہ ہر ایک کلمہ اوسکے کلام
کا اور ہر بیت اوسکے اشعار کی اوسکے دل مین جگہ زیادہ کرے گی اور اسبات کی خواہان
ہوگی کہ یہ شخص اوسکی تعظیم کرے اسیطرح خدا کی مخلوق مین اور اوسکی تصنیف وتالیف
مین تامل کرنے کا حال ہے اور جو چیز مخلوق کی موجود ہے وہ اوسیکے تصنیف وتالیف کی
اوس مین فکر کرنا کبھی تمام نہین ہوتا بلکہ ہر ایک بندہ اوسیقدر فکر کرتا ہے جو اوسکو
مرحمت ہوئی ہے یہ چیزین جنمین ہمنے نظر کی ہے انہین مین فلسفی بھی نظر کرتا ہی لکن
اوسکی نظر اوسکی گمراہی وبدبختی کا باعث ہوتی ہے اور صاحب توفیق ان اشیا مین
دیکھتا ہے تو اوسکی نظر سبب اوسکی ہدایت وسعادت کی ہوتی ہے اور کوئی ذرہ آسمان
وزمین مین ایسا نہین کہ اللہ تعالی اوسکی وجہ سے جسکو چاہے گمراہ نکرے اور جسکو
چاہے ہدایت ندے سو جو کوئی ان امور مین اس نظر سے فکر کرے گا کہ یہ اللہ پاک کی

افعال وصنائع ہین تو وہ ان سی معرفت عظمت وجلال آلہی کی حاصل کریگا اور ہدایت ورشد پائیگا اور جو کوئی او نہین نظر قصور سے دیکھیگا یعنے اس نظر سے کہ یہ سب چیزین ایک دوسرے مین مؤثر ہین اور مسبب الاسباب سے علاقہ نہین رکھتین تو وہ بدبخت وتباہ ہوگا اسد ہمکو گمراہی وگناہون سے بچائے اور راہ سعادت ونجات پر لگائے الہم آمین ان مقامات منجیات یعنے ذکر وفکر کو امام عالیمقام حجۃ الاسلام غزالی رحمہ اللہ تعالی نے نہایت شرح وبسط سے اپنی کتاب مستطاب احیاء العلوم مین لکھا ہی جسمین جو کچھ اس رسالہ مین وہانسے چنکر ذکر کیا ہے یہ ایک ذرہ ہے آفتاب سے اور ایک قطرہ ہے سحاب سے والمھدی من ھداہ اللہ سبحانہ وتعالی۔

خاتمہ بیان مین موت کے

قرآن پاک مین ذکر موت کا جابجا آیا ہے فرمایا کل نفس ذائقۃ الموت یعنے ہر جی مزہ موت کا چکھے گا اور فرمایا اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ یعنے جہان کہین تم ہوگے تمکو موت آپکڑیگی اگرچہ تم ہو مضبوط برجون مین اور فرمایا وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد افائن مت فھم الخالدون یعنے نہین دیا ہمنے تجسے پہلے کسی آدمی کو ہمیشہ جینا پھر کیا اگر تو مرگیا تو وہ رہ جائینگے ؎

تمنی رجال ان اموت وان امت	فتلک سبیل لست فیھا باوحد

اور فرمایا انک میت وانھم میتون بیشک تو بہی مرنے والا ہے اور وہ بھی مرینگے اور فرمایا نحن قدرنا بینکم الموت وما نحن بمسبوقین علے ان نبدل امثالکم یعنے ٹہیرا دیا ہم مین مرنا اور ہم ہارنہین رہے اس سے کہ بدل لاوین تمہاری طرح کے اور فرمایا قل ان الموت الذی تفرون منہ فانہ ملاقیکم تو کہہ موت وہ ہی جس سے تم بہاگتے

ہو سو وہ تمسے ملنے والی ہے اور فرمایا ولن یؤخر الله نفساً اذا جاء اجلہا ہرگز مہلت نہ دیگا الله کسی جی کو جب پہنچا اوسکا وعدہ اور فرمایا خلق الموت والحیاۃ لیبلوکم ایکم احسن عملا بنایا مرنا جینا تاکہ جانچے تمکو کون تم میں اچھا کام کرتا ہے یعنے فرمانا تو بہلے بڑے کام کی جانچ کیونکر ہوتی اس طرح کے آیات بہت ہین انمین دلیل ہے اثبات پر کہ مرنا برحق ہے دنیا کے سارے اخبار مین موت سے بڑھکر کوئی چیز سچی پکی نہین ن اب حدیث الغاشیہ مین آیات موت کو یکجا جمع کیا ہے بہرحال جسکے بچھڑنے کا وقت موت ہوا اور بستر خاک اوسکے خوابگاہ اور کیڑے مکوڑے اوسکے انیس اور منکر نکیر اوسکے جلیس گور اوسکا مقام اور شکم زمین جائے آرام اور قیامت جگہہ اوسکے وعدے کی اور بہشت یا دوزخ جگہہ اوسکے اوترنے کی تو اوسکو یہ لائق ہے کہ بجز موت کسی امر مین فکر نکرے نہ کسی اور چیز کا ذکر نہ کسی اور چیز کے لئے سامان بہم پہونچائے بیکی سواکوئی اور تدبیر عمل مین لائے نہ کسی اور چیز کی اوسکو تاک ہو نہ اوسکے سوا کسی اور شی سے کچھہ تپاک ہو اہتمام ہی اوسیکا ہو اور انتظار ہی اوسیکا بلکہ اپنی جان کو مردون اور قبر والون مین گن لے کیونکہ جو چیز آنے والی ہے وہ بہت پاس ہے دور تو وہی ہو جو نہ آئے حدیث مین آیا ہے جو مرا اوسکی قیامت قائم ہوگئی قبر پہلی منزل ہو آخرت کی مرتے ہی احکام عقبے کے جاری ہونے لگتے ہین بہشتی دوزخی ہونے کا حال کھلجاتا ہے سو ظاہر ہے کہ جب تک کسی چیز کا ذکر دل پر بار بار نہو تب تک اوسکی طیاری نہین ہوسکتی ہو اور بار بار ذکر جب ہوتا ہو کہ یاد دلانے والے چیزین سنتا ہے اور جو چیزین اوسے یاد کرین اونکو دیہان کرتا رہے سفر کا وقت آپہنچا اور زندگی بہت تہوڑی رہی مگر لوگ خواب خرگوش مین ہین کما قال تعالی اقترب للناس حسابہم وہم فی غفلۃ معرضون جو شخص دنیا مین ڈوبا رہتا ہو اور اوسکے مغالطے مین سرگردان اور اوسکی شہوات پر فریفتہ اوسکا دل موت سے غافل رہتا ہے ولہذا اوسکو یاد نہین کرتا اور اگر کوئی یاد

ولائے تو برا مانتا ہے اور اوسکے ذکر سے نفرت کرتا ہے پھر آدمی تین طرح کے ہین ایک ڈوبا ہوا دوسرے بتدی تائب تیسرا عارف منتہی اول قسم کا آدمی موت کو یاد نہین کرتا اور اگر کرتا ہے تو اپنی دنیا پر مارے افسوس کے کرتا ہے اور اوسکی برائی کرتا ہی ایسے شخص کو یاد موت کی اسدرسے اور زیادہ دور کردیتی ہے اور تائب موت کو اسلئے زیادہ یاد کرتا ہے کہ اوسکے دلمین خوف اوٹھے اور توبہ کو انجام تک پورا کردے اور کبھی جو اوسکو برا جانتا ہے تو اس نظر سے کہ کہین پہلے توبہ کے کامل ہونے اور توشہ کی درستی کی مرجائے یہ شخص موت کے برا جاننے مین معذور ہے اور اس حدیث کے مضمون مین من کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ داخل نہین اور اوسکی پہچان یہ ہے کہ ہمیشہ موت کے سامان مین لگا ہے کوئی کام سوا اسکے نہو ورنہ قسم اول مین شامل ہوجائیگا تیسرا شخص ہمیشہ موت کو یاد کرتا رہتا ہے کیونکہ موت پر وعدہ ملاقات حبیب کا ہے

بیفروشد خویش را اول خریدار شما	بے فنا سے خود میسر نیست دیدار شما

محب اپنے محبوب کے وعدہ وصال کو کبھی نہین بھولتا سو ایسا شخص اکثر موت کی جلدی کیا کرتا ہے اور اوسکے آنے سے خوش ہوتا ہے اور اوسکو دوست رکھتا ہے تاکہ گناہگارون کی جگہہ سے رہا ہوکر ہمسایگی رب العالمین مین جا پڑے

ہمین دانم کہ گوش از دوست پیغامی شنید اینجا	زبان دان محبت بودہ ام دیگر نمیدانم
سر شوریدہ بر بالین آسایش رسید اینجا	حزین از پای رہ پیما بسی سرگشتگی دیدم

حذیفہؓ نے قریب وفات کے کہا تہا دوست ضرورت کے وقت پر آیا ہے جو کوئی پشیمان ہو اوسکو فلاح نصیب نہین اے رب اگر تو جانتا ہے کہ مجھکو مفلسی بنسبت تونگری کے اور مرض بنسبت صحت کے اور مرنا بنسبت جینے کے زیادہ پسند ہے تو موت کو مجھپر آسان کردے کہ مین تجھسے ملون غرضکہ تائب موت کے برا جاننے مین اور عارف موت

کے اچھا جانتے ہین اور اوسکی تمنا کرنے مین معذور ہے ان دونون مین بڑہ کر وہ ہے جو اپنا معاملہ اللہ پاک کو سپرد کر دے اپنے لئے نہ موت پسند کرے نہ زندگی بلکہ سب سے زیادہ محبوب اوسکو وہی بات ہو جو اوسکے مالک کو پسند ہو ایسا شخص فرط محبت سے مقام تسلیم و رضا مین پہنچ جاتا ہے اور یہی علت غائی و منتہائے تمنا ہے ع سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آے ❊ بہرحال ذکر موت کا ثواب و فضیلت سے خالی نہین ہوتا بلکہ دنیا مین ڈوبا ہوا بھی یاد مرگ سے اتنا فائدہ اوٹھاتا ہے کہ دنیا سے کنارہ کشی کرتا ہے اسلئے کہ موت کی یاد اوسکی راحت کو مکدر اور اوسکے عیش کو تلخ کر دیتی ہے سو جن چیزون سے آدمی کی لذات و شہوات گم یا کم ہون وہی چیزین نجات کی سبب ہین حضرت نے فرمایا ہے اکثروا ذکر ھاذم اللذات الموت رواہ اھل السنن عن ابی ھریرۃ مطلب یہ ہے کہ یاد موت سے اپنے لذائذ کو مکدر کرو تا کہ میل خاطر اونکی طرف سے جاتا رہے اور اللہ کی طرف متوجہ ہو جاؤ حدیث ام حبیبہ مین فرمایا ہے کہ اگر چوپائے وہ بات جانین جو تم جانتے ہو تو تم اونمین سے کوئی فربہ جانور نکہاؤ رواہ البیہقی یعنے سب دبلے ہو جائین عایشہ صدیقہ رضہ نے پوچھا تہا بہمراہ شہدا کے بھی کوئی اوٹھے گا فرمایا ہان وہ جو کہ موت کو رات دن مین بیس بار یاد کرے یہ اسلئے کہ یاد موت کی موجب علیحدگی کی دنیا سے اور باعث آخرت کے طیاری کی ہے حدیث ابن عمر مین موت کو تحفہ مومن فرمایا ہے رواہ الحاکم وغیرہ یہ اسلئے کہ دنیا ایماندار کا قید خانہ ہے ہمیشہ اوسمین رنج و تعب مین گرفتار اور مصایب نفس و شیطان بھگتا رہتا ہے تو موت کے سبب سے اس عذاب سے چھٹی ہو جاتی ہے یہ چھوٹنا اوسکے حقمین تحفہ ہے انس کا لفظ رفعا یہ ہے موت کفارہ ہے ہر مسلمان کا رواہ البیہقی مراد مسلمان سے اسجگہہ سچا مسلمان پکا ایماندار ہے کہ اوسکے ہاتھ و زبان سے مسلمان بچے ہون اور اخلاق ایماندارون کے رکھتا ہو اور بجز لغزشون اور صغیرہ گناہون کے کبائر مین آلودہ نہوا ایسے گناہون سے موت اوسکے لئے کفارہ ہو جاتی ہے بشرطیکہ فرائض پر

تا نام رہا ہو جس نے کہا موت نے دنیا کو رسوا کر دیا عاقل کے لئے خوشی کا نام نچھوڑا ربیع
بن خیثم نے کہا ایماندار اگر کسی غائب کا انتظار کرے تو موت سے بہتر اوسکے لئے اور کچھ
نہیں ع خاک شو وانتظار بادی بکن ✦ پھر کہتے تھے کہ جب مین مرون تو میری
خبر کیسکو نکرنا آہستہ مجھکو میرے رب کی طرف کہسکا دینا عمر بن عبد العزیز ہر شب فقہا
کو جمع کر کے موت و قیامت و آخرت کا چرچا کرتے اور اتنا روتے کہ گویا سامنے جنازہ
دہرا ہوا ہے کعب نے کہا جو شخص موت کو پہچان لیتا ہے دنیا کی مصیبتین اوسپر آسان
ہو جاتی ہین **حکایت** ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے سختی دل کی شکایت کی کہا موت
کو بہت یاد کیا کر تیرا دل نرم ہو جائیگا اوسنے ایسا ہی کیا اوسکا دل نرم ہوگیا وہ اونکے
پاس شکر ادا کرنے کو آئے حضرت عیسے کے سامنے جب موت کا ذکر ہوتا تو جلد سے
خون ٹپکنے لگتا ہے

رکو نہین دوڑتے پہرنے کے ہم نہین قائل ۔۔۔ جو آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پہر لہو کیا ہے

حضرت داؤد ذکر موت و قیامت پر بیحد روتے یہانتک کہ بند اوکھڑ جاتے جب رحمت
کا ذکر ہوتا تب سانس ٹھکانے پر آتی ہے

بر سر کوئی توام یکبار میباید گریست ۔۔۔ ابر تا داند کہ این مقدار میباید گریست

حسن نے کہا ہے جس عقلمند کو دیکہا ہے تو موت سے خائف اور اوسی سے اندوہناک
پایا ہے **حکایت** ربیع بن خیثم نے اپنے گہر مین ایک قبر کہود رکھی تھی ہر دن کئی
بار اوسمین لیٹا کرتے اسیطرح موت کی یاد پر ہمیشگی رکھتے مطرف نے کہا اس
موت نے اہل راحت کے آرام مین رخنہ کر دیا اب ایسی راحت ڈہونڈو جسکو
فنا نہو ہے

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ۔۔۔ ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

حکایت ابو سلیمان دارانی نے ام ہارون سے پوچھا کہ تم موت کو دوست

رکھتی ہو کہا نہین پوچھا کیا سبب کہا اگر تم کسی شخص کا قصور کر وگے تو اوسکی
ملاقات نپچا ہوگے مین اوسکی نافرمانی کرکے اوس سے ملنے کو کیونکر اچھا جانون
ف موت ہولناک ہی اوسکا کھٹکا بہت بڑا ہے آدمی جو اوس سے غافل ہین تو
اسلیے کہ اوسکی یاد و فکر بہت کم کرتے ہین اور اگر کوئی یاد بھی کرتا ہے تو خالی دل سے
نہین کرتا بلکہ اوس دل سے جو شہوات دنیا سے لبریز ہے ولہذا تاثیر اوس کی یاد
کی نہین ہوتی ہے

غیر حق ہر چہ دلت را بربود — سد راہ تو ہمان خواہد بود

سو ذکر موت کے جانے کا رستہ یہ ہی کہ آدمی اپنے دل کو بجز ذکر موت کے جو ہر دم سامنے
ہی اور چیزون سے فارغ کرے جیسے کوئی مسافر کسی جنگل خطرناک یا کسی جہاز مین سوار
ہوکر سمندر مین سفر کرنا چاہتا ہے تو اوسکو سوا سفر کے اور کوئی فکر نہین رہتی
سو اسیطرح جب یاد موت کی دلمین جم جائیگی تو عجب نہین کہ اثر کرے اب خوشی شادمانی
دنیا کی کم پڑجائیگی اور دلمین شکستگی و نرمی آجائیگی زیادہ تر موثر اس باب مین یہ ہی
ہر کہ اپنے ہمسرون ہمعمرون کو جو پہلے مر چکے ہین یاد کرے اون کی صورتین اور عہدے
و مناصب و حالات سوچے کہ اب مٹی نے اونکی وہ خوبصورتی خاک مین ملا دی اونکے
اعضا قبر مین پریشان ہوگئے وہ اپنی بی بیون کو بیوہ اپنے بچون کو یتیم چھوڑ گئے
مال اونکے جاتے رہے مسجدین اونکی اوجاڑ ہوگئین بیٹھکین سونی پڑ گئین کچھ نشان
باقی نہ رہا وہ کر و فر تھا یا اب یہ قبر کا اندھیرا اور مٹی ہی ہے

سب کہان کچھ لالہ و گل مین نمایان ہوگئین — خاک مین کیا صورتین ہونگی جو پنہان ہوگئین
یاد تہین ہمکو بھی رنگا رنگ بزم آرائیان — لیکن اب نقش و نگار طاق نسیان ہوگئین

غرضکہ اسیطرح ایک ایک شخص کو جدا جدا یاد کرے اور اپنے جی مین اوسکے حال و کیفیت
موت کی تفصیل کرے اور اوسکی صورت کا تصور کرکے اوسکا واسطے اپنی مسرت

وتجاوز حیات کی توقع کرنا اور موت کا بھولے رہنا اور موافقت اسباب سے وہم کرنا
اور اپنی قوت وجوانی پر اعتماد کرنا اور ہنسی ٹھٹھے مین لگا رہنا اور لہو ولعب کے شغل
مین ویسا رہنا اور اس مرگ جلد باز وموت شتابکار سے غافل رہنا یاد کرے اور دیکھے
کہ وہ کیسے پاپ تا تھا اب اوسکے دونون پاؤن اور سارے جوڑ ٹوٹ گئے اور کیسے
بولا کرتا تھا اور ہنسا کرتا تھا اب کیونکر زبان بند ہو گئی اور دانت چاٹ گئی انکو لوگ
ایسی تدبیر مین لگا تھا کہ جو برس تک اوسکی حاجت نہ پڑے حالانکہ مرنے مین ایک
ہی مہینا باقی تھا اور اسکو خبر نہ تھی کہ مجکو کیا پیش آنا ہے موت ایسے وقت مین
آگئی کہ اوسکو گمان بھی نہ تھا کہ یکایک موت کا فرشتہ اوسکی نظرون مین ظاہر ہو گیا
اور اوسکے کان مین آواز بہشت خواہ دوزخ کی ڈالدی جب یہ فکر وتامل کر چکے تو
پھر اپنے نفس پر غور کرے کہ مین بھی ویسا ہی ہون اور مجکو بھی ویسی ہی غفلت ہے
جیسی کہ اون لوگون کی تھی اور میرا انجام بھی ویسا ہی ہوگا جیسا کہ اونکا ہوا ہے

جامی آن به که درین مرحله آن پیشه کنی	از مرگ دگران مرگ خود اندیشه کنی

قال تعالی وکم اهلکنا قبلهم من قرن هل تحس منهم من احد
او تسمع لهم رکزا ۝ ۔

دم از سیر این دیر دیرینه زن	صلائی بشاهان پیشینه زن
جهان مرحله است این بیابان دور	که گم شد درو لشکر سلم و تور
جهان منزل ست این جهان خراب	که بد دست ایوان افراسیاب
کجا رای پیران لشکرکشش	کجا شیدهٔ ترک خنجر کشش
نه تنها شد ایوان و قصرش بباد	که کس دخمه اش هم ندارد بیاد
چه خوش گفت جمشید با تاج و گنج	که یک جو نیرزد سرای سپنج

ابو الدردا رضی نے فرمایا ہے جب تو مردون کو یاد کرے تو اپنے آپ کو بھی اونہین

یابند دو بے جوابے عبرت نصیحت نہ بے عبرت
ابھی اپنے دوسروں کی موت سوا اپنا مرنا یاد کرے

فرداست صبر ...	اوراز رفتہ حریفان خبری نیست

ان فکروں یا ان جیسی اور فکروں کو ہمیشہ کرتا اور قبرستان ... اور
ان کا دیکہنا ایک ایسی تدبیر ہے جس سے موت کی یاد ... ہوتی جاتی ہے
یہانتک کہ ایسی غالب ہوجاتی ہے کہ ہردم گویا آنکہوں کے سامنے رہتی ہے ... دور
نہین کہ آدمی موت کی طیاری کرے اور دنیا سے کنارہ کش ہو

ببین کہ نقش الم ... باطل ... است	پیکے بگور غریبان شہر سیرے کن

ورنہ زبان کی قول اور ظاہر دل سے یاد کرنا فائدہ کم دیتا ہے اس سے نہ کچہہ
فائدہ ہوا ورنہ ہوا آدمی کا دل جب کسی دنیا کی چیز سے خوش ہو تو اوسی وقت وہ
یاد کرلے کہ مجہے اس چیز کو چہوڑنا ضرور ہے حکایت ابن مطیع نے ایکدن اپنے
گہر کو دیکہا اوسکی خوبی و زینت اچھی معلوم ہوئی پہر خوب روے اور کہا واللہ
اگر موت نہوتی تو مین تجہسے خوش ہوتا اور اگر انجام ہمارا قبرون کی تنگی نہوتی تو
دنیا سے ہماری آنکہین ٹہنڈی ہوتین اسکے بعد غزالی رح نے فضیلت قصر امل و مذمت
طول امل لکہی ہے پہر مراتب لوگون کے طول امل کے باب مین ذکر کیئے ہین عمر ہزار
سال کی تمنا سے لیکر ایک ساعت تک کا امل زندگی بیان کیا ہے پہر کہا ہے کہ اثر
قصر امل کا عمل پر سبقت کرنے سے ظاہر ہوتا ہے ورنہ جہوٹا ہے کیونکہ جب ایسے اسباب
کے درپے ہوا کہ غالبا برس روز مین بہی اونکی ضرورت نہوگی تو صاف ثابت ہوا
کہ طول امل رکہتا ہے توفیق کی پہچان یہ ہے کہ موت آنکہون کے سامنے ہو ایک
گہڑی اوس سے غفلت نہو ہردم اوسکی طیاری مین لگا رہے کہ ابہی آجاویگی
اور اگر شام تک بچ گیا تو اللہ کا شکر کرے کہ مجہسے اپنی طاعت کرائی اور اسباب

سے جی خوش ہو کہ دن ضائع نہوا بلکہ اوس مین جتنا نصیب تہا وہ لگیا اور ذخیرہ آخرت ہوا پہر جسکو از سر نو یون ہی کرے اور صبح و شام اسیطرح کام کرتا رہے لیکن یہ بات اوس شخص کو میسر ہوتی ہے جسکو کل کی فکر نہو کہ کل کو کیا ہوگا ایسا شخص اگر مر گیا تو سعادت و غنیمت پائیگا اور اگر زندہ رہا تو عمدہ طیاری و لذت مناجات سے خوش رہیگا موت اوسکی سعادت ہے اور حیات زیادت منزلت ورنہ مصداق اس آیت کا ہوگا ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلہم کالذین امنوا وعملوا الصالحات سواء محیاہم ومماتہم ساء ما یحکمون **ف** بندۂ عاجز اگر کوئی ہول و عذاب بجز سختی جان کندنی کے نہوتا تب بہی یہی زیبا تہا کہ اوسکا عیش تلخ اور اوسکا سر در خمار ہو جاتا اور وہ سہو و غفلت سے دور رہتا اور بڑی بڑی فکر موت کے باب مین کرکے بڑی دہوم سے اوسکی طیاری کرتا خصوصا ایسی حالت مین کہ موت ہر دم درپے اسکے ہے ع والموت ادنی من شراک نعلہ بعض حکما نے کہا ہے تیری سختیان دوسرے کے ہاتہ مین ہین تجہے معلوم نہین کہ وہ تجہپر کب آگرینگا لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا تہا بیٹا موت کا حال تجہے معلوم نہین کہ کب آویگی تو پہلے اس سے کہ وہ اچانک آد بائے اوسکی طیاری کرلے تعجب یہ ہے کہ آدمی اگر بڑی سی بڑی لذت اور عمدہ سے عمدہ مجلس تماشے مین ہوا اور یہ تصور کرے کہ ابہی ایک سپاہی آکر پانچ لاٹہیان ماریگا تو وہ لذت خاک مین ملجائیگی اور عیش مین کدورت آجائیگی اور معلوم ہے کہ ملک الموت جان کندنی کی سختیان بین غفلت کے وقت مین لاڈالیگا مگر اوس اسکا کچہہ عیش تلخ نہین ہوتا ہے سوا اسکا سبب بجز جہالت و مغالطے کے اور کیا ہے جتنی تکلیف نزع مین ہوتی ہے اوس کی ماہیت وہی جانے جو اوسکو چکہے کوئی اور کیا جانے اور جسنے اوسکو نہین چکہا وہ دو طرح جان سکتا ہے ایک یہ کہ اور اوجاع پر قیاس کرے جو درد کہ اوسکو ہوئے ہون یا اورون کا کرب وقت نزع کے دیکہا ہو قیاس

کی صورت یہ ہے کہ درد کی جاننے والی چیز روح ہے سو جب کوئی عضو زخمی ہوتا ہے یا اوسمین کسیطرحکی سوزش ہوتی ہے تو جتنا اثر اوسکا روح پر ہوتا ہے اوتنا ہی درد زیادہ ہوتا ہے مثلاً اگر آدمی کے کانٹا لگتا ہے تو درد اوسکا فقط روح کے اوسی حصہ مین ہوتا ہے جو کہ اوس جگہہ سے ملا ہوا ہے جہان کہ کانٹا لگا ہے اور جلنی کے ایذا اس سے زیادہ ہوتی ہے کہ آگ سارے اجزا بدن مین گھس جاتی ہے اور زخم فقط اوسی جگہہ ہوتا ہے جہان لوہا لگا ہے اسی لئے زخم کی تکلیف جلنے کی نسبت کم ہوتی ہے رہی جانکنی سو نفس روح پر ہوتی ہے روح کے سارے اجزا پر حاوی ہوجاتی ہے کیونکہ ہر ایک رگ و پے مین سے کھچکر نکلتی ہے کوئی جز و جوڑ و بال و کھال سر سے پاؤن تک ایسا باقی نہین رہتا جسمین سے جان نکالی نہ جاتی ہو تو اس تکلیف و سختی کا کیا پوچھنا ہے

عاشق ہوا ہے درد مرے بند بند کا		الٰہی طبیب اک مجھہ دردمند کا

اسی لئے کہتے ہین کہ موت تلوارون کی مار اور آرے سے چیرنے اور قینچی سے کترنے کی نسبت بہت سخت ہے اور یہ بات کہ تکلیف ضرب پر آدمی چیختا چلاتا ہے اور جانکنی مین آواز نہین کرتا سو وجہ اوسکی یہ ہے کہ ضرب مین دل و زبان کے اندر قوت رہتی ہے اور موت کی سختی دل و زبان و ہر عضو پر چڑھ جاتی ہے اور ساری قوت کو برباد کردیتی ہے اور ہر ایک عضو سست پڑجاتا ہے طاقت فریاد کی باقی نہین رہتی عقل کو جدا پریشان کردیتی ہے زبان کو جدا گونگا بنا دیتی ہے ہاتھہ پاؤن کو جدا ڈہیلا کردیتی ہے آدمی چاہتا ہے کہ اگر بن پڑے تو واویلا کرنے سے کچھہ دم لے مگر نہین ہوسکتا اسلئے کہ درد اندر و باہر پھیلا ہوا ہے یہانتک کہ آنکھہ کے ڈہیلے اوپر کو چڑھ جاتے ہین اور ہونٹ کھچ جاتے ہین زبان جڑ کیطرف دب جاتی ہے خصیے اوپر کیطرف ہوجاتے ہین انگلیان سبز پڑجاتی ہین تو ایسے بدن کا حال کیا ہوگا جسکی ہر ایک رگ تنتی ہے فرضاً اگر ایک ہی رگ کھچتی تو بھی اوسکا درد بہت ہوتا اور جبکہ ساری جان ہی نکلتی ہے اور وہ

بھی ایک رگ سے نہین بلکہ تمام رگون مین سے تو پھر اوسکی تکلیف کا کیا اندازہ
ہو سکتا ہے ایک ایک عضو مرنے لگتا ہے اول دونون پاؤن ٹھنڈے ہوتے ہین
پھر پنڈلیان پھر رانین ہر ایک عضو مین نئی طرح کی سختی نئی انداز کی ایذا ہوتی جاتی ہے
یہانتک کہ نوبت گلے کی آتی ہے اوسدم اوسکی نگاہ دنیا و اہل دنیا سے جدا ہوجاتی ہے
اور دروازہ توبہ کا اوسپر بند ہوجاتا ہے حسرت و ندامت چھا جاتی ہے

توبہ بار انفس باز پسین دست ردست		بخبر دیر رسیدہ می در مہمل لستند

حضرت نے فرمایا تہا اللھم اعنی علی سکرات الموت آدمی جو اس مصیبت سے پناہ
نہین مانگتے اور نہ اوسکو برا جانتے ہین اوسکی وجہ یہ ہے کہ وہ اس تکلیف کو جانتے
نہین ہین کیونکہ چیزون کا حال ہونے سے پہلے نور نبوت و ولایت سے معلوم ہوا
کرتا ہے نہ اس آنکھہ ظاہری سے اسی لئے انبیاء اولیا موت سے بہت ڈرا کرتے تھے
عایشہ نے کہا ہے کہ حضرت کے انتقال کی سختی دیکھہ کر مجھکو کسیکی موت کی آسانی پر
رشک نہین آتا ابراہیم علیہ السلام نے کہا موت ایسی ہے جیسے گرم سیخ بھیگی روئی
مین سے کھینچی جاے موسے علیہ السلام نے کہا جیسے زندہ چڑیا کو دیگچی مین چھوڑ دین
کہ نتو وہ مرے کہ چھٹی ہو نہ اوسکو نجات ملتی ہے کہ اوڑ جاے یا جیسے زندہ بکری کی
کھال قصاب کے ہاتھہ سے اوترے کعب احبار نے کہا جیسے کانٹے دار شاخ کسی آدمی
کے اندر گھسیڑ دی جاے اور ہر ایک کانٹا اوسکی رگون مین چبھہ جاے پھر اوسکو کوئی
بزور بردست پکڑ کر کھینچے کہ جو ہاتھہ مین آیا سو آیا اور جو رہا سو رہا غزالی کہتے ہین حال
موت کی سختیون کا اسرکے دوستون پر ہے ہم لوگ جو گناہون مین ڈوبے ہین ہمارا کیا
حال ہوتا ہے ہمارے اوپر تو سکرات کے سوا اور مصائب بھی آوینگے کیونکہ موت
کی مصیبتین تین ہین ایک سختی جانکنی کی دوسری ملک الموت کی صورت دیکھنے کی جس
سے دلپر سخت خوف و دہشت ہوگی ابراہیم علیہ السلام نے عزرائیل علیہ السلام

ے کہا تہا کہ وہ صورت دکھاؤ جس سے گنہگار بدکار کی روح قبض کرتے ہو دیکہا تو ایک
سیاہ آدمی بال کہڑے ہوے بدبودار کالے کپڑون والا کہڑا ہے اوسکے منہہ اور نتہنون
سے اگ کی لپٹ اور دہوان نکلتا ہے ابراہیم علیہ السلام کو غش آگیا پہر کہا کہ اگر مردود قت
اور کچہہ تکلیف نہو تو بہی تمہارا دیکہنا کافی ہے غرضکہ یہ مصیبت گناہگارون کو بہگتنی
پڑتی ہے طاعت والے اوس سے محفوظ رہتے ہین انبیار علیہم السلام نے فقط سختی
جان کنی کی بیان کی ہے وہ خوف جو ملک الموت کے دیکہنے سے ہوتا ہے اوسکا بیان
نہین کیا آدمی اوسکو اگر خواب مین بہی دیکہہ لے تو باقی عمر مین عیش تلخ ہوجاے
توپہر جو لوگ کہ اوس حال مین اوسکو دیکہتے ہونگے اونکا کیا حال ہوتا ہوگا اے
اللہ اے رحیم کریم تو مجہپر موت کو آسان کردینا ایمان پہ میری روح قبض فرمانا تجہپر
یہ بات کچہہ مشکل نہین ہے ع

امید ہست دم مرگ از لب توفیق		برآید اشہد ان لا الہ الا اللہ

تیسری مصیبت یہ ہے کہ گناہگارون کو اپنا ٹہکانا دوزخ مین نظر پڑجاتا ہے اور
دیکہنے سے پہلے ہی وہ ڈر جاتے ہین کیونکہ جانکنی مین اونکے قوے سست پڑجاتے
ہین اور جان نکلنے کے لئے مستعد ہوتے ہین مگر اونکی روحین جب تک ایک نغمہ ملک
الموت کا نہین سن لیتین تب تک نہین نکلتین اوسکے نغمے دو ہین ایک تو یہ کہ اے
دشمن خدا تو دوزخ کی خوشخبری سن دوسرے یہ کہ اے دوست خدا جنت کی بشارت
لے اہل عقل کا خوف اسی جگہ سے تہا صحیحین مین رفعا آیا ہے کہ تم مین سے کوئی دنیا سے
ہرگز باہر نہ نکلیگا جب تک کہ اپنا ٹہکانا نہ جانلے اور اپنی بیٹہک بہشت یا دوزخ مین
سے دیکہہ لے اوکما قال صلعم ع

عروسی بود نوبت ماتمت		اگر نیک روزی بود خاتمت

حکایت کسینے جابر بن زید سے وقت موت کے کہا تم کیا چاہتے ہو کہا

حسن بصری کا دیکھنا جب وہ آئی کہا لو بھائی اب ہم تم سے جدا ہو کر جنت یا دوزخ کیطرف جاتی ہین **حکایت** محمد بن واسع نے موت کے وقت فرمایا بھائیو السلام علیکم دوزخ کی طیاری ہے مگر یہ کہ اللہ مجھے درگزر فرماے غرضکہ خوف خاتمہ نے عارفون کے دل ٹکڑے کر دیئے ہین ہمنے حال خوف ورجا کا رسالۂ صدق الرجا مین لکھاہے اوسطرف رجوع کرنا چاہیئے **ف** بہتر صورت مرنے کی یہ ہے کہ ساکن ہو اور زبان کلمۂ شہادت سے گویا اور دل مین اللہ کے ساتھہ حسن ظن ہو ماتھے پر پسینا ہو آنکھین آنسوؤن سے تر ہون لب خشک ہون یہ علامتین ہین اللہ کے رحمت کی اور اگر گلا گھونٹے ہوے کی طرح خراٹالے اور رنگ لال اور ہونٹ مٹی کے رنگ ہون تو یہ علامت عذاب کی ہے زبان سے کلمہ شہادت کا نکلنا دلیل ہے خیر و حسن خاتمہ کی حدیث مین آیا ہے انہا یتدم ما قبلہا من الخطایا یعنے کلمہ ڈھا دیتا ہے اوس سے پہلے کی خطائین بلکہ حضرت عثمان نے رفعا کہا ہے من مات وھو یعلم ان لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ پہر کہا کہ جو مرنے لگے اوس کو کلمۂ طیبہ کی تعلیم کرو کیونکہ جس بندہ کا آخر کلام یہ خاتمہ ہوگا وہ اوسکا توشہ ہو وسطے جنت کے غزالی کہتے ہین تعلیم کرنے والے کو چاہیئے کہ تعلیم مین اصرار نکرے بلکہ نرمی سے کہے کیونکہ بعض وقت بیمار کی زبان بولنے پر یاری نہین دیتی تو تعلیم گرگران جانتا ہے اس سے ڈر ہے کہ کہین خاتمہ برا نہو جاے معنے اس کلمہ کے یہ ہین کہ آدمی مرے اور اوسکے دلمین کوئی چیز سوا اللہ کے نہو تو ایسی موت موجب نہایت راحت کے ہوگی اور اگر دل دنیا مین مشغول اور طرف اوسکے ملتفت اور ترک لذات فانی پر متاسف ہوا اور کلمہ فقط زبان پر ہے اور دلمین کچھہ ثبوت اوسکا نہین ہی تو معاملہ خطر مین پڑجایگا چاہے اللہ راحت دے چاہے ندے کیونکہ حرکت زبان کی کم فائدہ دیتی ہے مگر یہ کہ اللہ اپنے فضل سے قبول کرلے اماد شیخ

مین حسن ظن کی فضیلت آئی ہے اسوقت مین حسن ظن مستحب ہی حضرت ایک جوان پر نزع کی حالت
مین داخل ہوے فرمایا تو اپنے آپکو کیسا پاتا ہے کہا اللہ سے توقع رکہتا ہون اور اپنے گناہون
سے ڈرتا ہون فرمایا یہ دونون باتین ایسے وقت مین جس بندے کے دلمین اکٹہی ہوتی ہین اللہ
اوسکو وہی دیتا ہے جسکا وہ متوقع ہی اور خوف سے اوسکو امون رکہتا ہے **حکایت** ثابت
بنانی کہتے ہین ایک جوان تیز مزاج تہا اوسکی مان اوس سے کہا کرتی کہ بیٹا تجہے ایکدن مرنا ہے
تو وہ دن یاد کر جب وہ مرنے لگا تو اوسکی مان اوسپر گر پڑی اور کہا کہ مین کہتی تہی کہا
ای مان میرا رب بڑا محسن ہے مجہے توقع ہے کہ آج بہی مجہے اپنے احسان سے محروم نہ کریگا اللہ نے
اوسکو بسبب حسن ظن کے بخشدیا **حکایت** ایک اعرابی بیمار ہوا اوس سے کہا تو مر جائے گا
پوچہا مرنے کے بعد مجہے کہان لیجائینگے کہا اللہ کے پاس کہا اوسکے پاس جانے کو مین بُرا نہین جانتا
وہ تو ہمیشہ میرے ساتہہ سلوک ہی کرتا رہا ہے اکابر سلف مستحب جانتے تہے کہ موت کے وقت بندہ
کے سامنے ذکر اوسکی خوبی اعمال کا کیا جاتے تاکہ وہ اللہ کے ساتہہ نیک گمان کرے **حکایت**
جابر بن وداعہ کہتے ہین ایک جوان کو کبر تہا جب وہ مرنے لگا اوسکی مان نے کہا تو کچہہ
وصیت کرتا ہے کہا میری انگوٹہی مت لنکالیو اوس مین اللہ کا نام ہے شاید اللہ مجہپر
رحم کرے جب دفن ہو اکسینے خواب مین اوسکو دیکہا کہا میری مان سے کہدیجیو کہ کلمہ نے
مجہکو فائدہ کیا اور اللہ نے بخشدیا اسکے بعد غزالی نے کیفیت حضرت صلعم کے انتقال کی اور
حال وفات خلفاء اربعہ کا تفصیل وار لکہا ہے پہر کہا ہے کہ حضرت معاذ پر جانکنی کی سخت
تکلیف ہوئی جب ہوش مین آتے تو کہتے اے رب تو جتنا چاہے میرا گلا گہونٹ لے قسم ہے
تیری عزت کی کہ میرا دل تجہسے محبت رکہتا ہے ابن مبارک نے مرنے کے وقت آنکہین کہولکر
اور ہنسکر کہا لمثل ھذا فلیعمل العاملون فضیل پر مرتے دم بیہوشی ہو گئی پہر آنکہین
کہولکر کہا افسوس اتنا بڑا سفر اور یہ ذرا سا توشہ **حکایت** عطا بن یسار کہتے ہین
ایک شخص کے سامنے شیطان مرتے وقت ظاہر ہوا اور کہا تو بچ گیا جواب دیا کہ مین ابتک

جیسے اسون نہین **حکایت** ایک بزرگ وقت موت کے روئی لگے پوچھا کیون روئی ہو کہا یہ
آیت لاحق ہے انما یتقبل اللہ من المتقین احیاء العلوم مین اس قسم کی بہت سی حکایات
اہل علم و صوفیہ رحمہم اللہ تعالی کے لکہے ہین پہر جنازہ سے عبرت پکڑنے کا حال اور جو مانو ن
نے او سپر اور قبرستان مین وقت زیارت کے باتین کی ہین لکہا ہے **ع**

ای دوست بر جنازۂ دشمن چو بگذری		شادی مکن کہ بر تو ہمین ماجرا رود

اسکے بعد احوال قبر لکہا ہی اس باب مین ہم رسالہ قضیۃ المغدود لکہ چکے ہین اور
شرح الصدور سیوطی جامع جملہ ابواب برزخ ہی **ف** نور عقل جو کتاب اللہ اور
سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے حاصل ہوتا ہی اور عبرت کی راہون مین سے
ایک راہ ہی اوس سے ہمکو مردون کا احوال مجملاً معلوم ہوتا ہی کہ وہ سعید ہین یا شقی مگر
کسی شخص خاص کا حال نور بصیرت سے ہی معلوم نہین ہوتا اگر ہم زید و عمر و کے ایمان پر
مثلاً اعتماد کرین تو یہ نہین جانتے کہ اونکی موت کس حال پہ ہوئی اور خاتمہ کیسا ہوا اگرچہ
صلاحیت ظاہر پر اعتماد کر سکتے ہین مگر اس وجہ سے کہ تقوے کا مقام دل ہے اور وہ ایسی
ایک چیز ہی کہ خود متقی کو نہین معلوم ہوتی تو پہر دوسرے کو کیسے معلوم ہو کہ وہ متقی ہے
اور اللہ نے فرمایا ہے انما یتقبل اللہ من المتقین ہان انبیاء کی آنکہ سے وہ پردہ ہٹا
ہوا تہا وہ عجائب ملکوت کو ملاحظہ کرتے تہے ولہذا حضرت نے قبر کا ضغطہ حقین سعد
بن معاذ اور اپنی بیٹی زینب کے ملاحظہ کیا اور جابر کو اونکے باپ کا حال سنایا کہ اللہ نے
اونکو اپنے سامنے بے حجاب بٹہلایا ایسا مشاہدہ بعض اولیا کو جو انبیا کے درجہ سے
قریب ہین ہوا کرتا ہے اور خواب بہی ایک انکشاف ہی اور یہ خواب جبہی ہوا کرتی ہے
کہ دل سے پردہ ہٹ جاوے ولہذا بجز صالح صادق کے کسی اوسکے خواب کا اعتبار نہین
ہوتا اور جو شخص جہوٹ بہت کہتا ہے اوسکے بیداری تو لائق اعتبار کے ہوتے ہی نہین
ہی پہر اوسکا خواب کیا سچ ہوگا اور جو شخص فساد و گناہ کرتا ہے اوس کا دل تاریک

ہوتا ہی تو جو کچہ وہ دیکھیگا وہ خواب پریشان ہوگا اور جب کسیکا باطن صاف ہوتا ہے
تو الٰہی آئینہ مین وہ چیز منکشف ہوتی ہے جو آگے ہوگی اور خواب کا سچ ہونا اور اوس مین
غیب کا حال معلوم ہوجانا عجائب صنائع الٰہی سے ہے بہرحال منجملہ منامات کے ایک حضرت
صلعم کا خواب مین دیکھنا ہے ایک جماعت کثیر صحابہ و تابعین و صلحا امت نے حضرت کو خواب
مین دیکھا اور نفع اوٹھایا اور سوال کا جواب مناسب پایا اسیطرح بقیہ صلحا کا خواب مین
دیکھنا ہے **حکایت** کسی نے یوسف بن حسین کو خواب مین دیکھا پوچھا خدا نے تمسے
کیا معاملہ کیا کہا بخشدیا پوچھا کس بات پر کہا مینے ٹھیک بات کو ہزل سے نہین ملایا تھا **حکایت**
کسی نے مجمع کو خواب مین دیکھا پوچھا تمنے معاملہ کیسا پایا کہا جو لوگ دنیا مین زاہد تھے
وہ دنیا و آخرت کی خیر لے گئے محمد بن واسع نے کہا خواب مومن کو خوش کیا کرتی ہے مغالطے
مین نہین ڈالا کرتی **حکایت** صالح بن بشیر نے عطا سلمی کو خواب مین دیکھا کہا اللہ تجپر
رحم کرے دنیا مین تم بہت غم کیا کرتے تھے فرمایا لو بیسا اوتو اوسکے بعد مجھکو بڑی خوشی
و فرحت دائمی ہوئی کہا تم کسدرجہ مین ہو کہا اون لوگون کے ساتھ ہون جنپر اللہ
نے انعام کیا ہی **حکایت** کسی نے زرارہ بن ابی اوفی سے خواب مین پوچھا کہ تمہارے
نزدیک کونسا عمل افضل ہے کہا رضا بقضا و قصر امل **حکایت** اوزاعی سے خواب
مین پوچھا ایسا عمل بتاؤ جس سے اللہ کا تقرب حاصل ہو کہا مینے علما کے رتبے سے
کسیکا رتبہ بڑہ کر نہین پایا پہر غمگین لوگون کا ؎

غم دین خور که غم غم دین است	۰	همه غمها فروتر ازین است

حکایت ابن عیینہ نے اپنے بہائی کو خواب مین دیکھا حال پوچھا کہا جس گناہ سے
مینے استغفار پڑہا تہا وہ بخشدیا گیا اور جس سے استغفار نہین کیا تہا وہ نہین بخشا گیا **حکایت**
ابراہیم حربی نے زبیدہ کو خواب مین دیکھا کہا اللہ نے تمسے کیا کیا کہا مجھکو بخشدیا کہا
انہین خیراتون کے عوض مین جو تمنے مکہ کی راہ مین دی تہین کہا اونکا ثواب تو مالکون کو

کے پاس چلا گیا مجھے تو صرف نیت کی باعث بخشدیا حکایت سفیان ثوری سے بعد وفات کے خواب مین پوچھا تھا کہو اشتم ہو کیا کیا کہا مینے ایک قدم اپسراط پر رکھا دوسرا جنت مین حکایت کتانی رحمۃ نے حضرت جنید کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے آپ سے کیا معاملہ کیا فرمایا وہ اشارات تباہ ہوگئے اور وہ عبارتین کچھ کام آئین مگر وہ تسبیحین جو ہم راتکو پڑھا کرتے تھے ہمکو ملین حکایت بشر حافی کو کسی نے خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تم سے کیا سلوک کیا کہا مجھپر رحم فرمایا اور کہا بشر تجھے شرم نہ آئی تو مجھسے اتنا ڈرتا تھا حکایت ابو بکر کتانی رحمۃ نے خواب مین ایک جوان کو دیکھا کہ اوس سے بہتر کبھی نہین دیکھا تھا پوچھا تو کون ہے کہا مین تقوی ہون کہا تو کہان رہتا ہے کہا دل غمگین مین پھر جو دیکھا تو ایک عورت کالی مجتنی نظر آئی پوچھا تو کون ہے کہا مین دل کی بیماری ہون پوچھا تو کہان رہتی ہے کہا جو دل خوش اور راگ طلب ہو اوسمین رہتی ہون اوسدن سے عہد کیا کہ پھر بجز مجبوری کبھی نہ ہنسین حکایت ابو سعید خراز نے خواب مین شیطان کو دیکھا کہ اوپر پڑا آتا ہے لاٹھی اوٹھائی کہ اوسکو ماری غیب سے آواز آئی کہ یہ اس سے نہین ڈرتا یہ تو اوس نور سے ڈرتا ہے جو دل کے اندر ہوتا ہے حکایت مسوحی کہتے ہین مینے شیطان کو خواب مین دیکھا کہ ننگا چلا جاتا ہے کہا تجھے آدمیون سے شرم نہین آتی کہا سبحان اللہ یہ لوگ کیا آدمی ہین یہ آدمی ہوتے تو مین انکو صبح و شام کیون کھلونا بناتا جیسے لڑکے گیند سے کھیلا کرتے ہین آدمی اور ہی لوگ ہین جنہون نے میرے جسم کو بیمار کر دیا پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ طرف صوفیہ صافیہ کے کیا حکایت ابن عیینہ کہتے ہین مینے سفیان ثوری کو خواب مین دیکھا کہ جنت مین ایک درخت سے دوسرے درخت پر اوڑتے پھرتے ہین اور کہتے ہین لمثل ھذا فلیعمل العاملون مینے کہا مجھے کچھ وصیت کرو فرمایا لوگون کی شناسائی کم کر حکایت شبلی کو موت کے بعد خواب مین دیکھا حال پوچھا کہا مجھسے ایسا مطالبہ کیا کہ مین نا امید ہوگیا جب میری نا امیدی دیکھی تو مجھے

اپنی رحمت مین ڈہانپ لیا ع تا امیدت نشود یاس براحت نرسی **حکایت** مجنون بنی عامر کو خواب مین دیکہا پوچہا اللہ نے تجسے کیا کیا کہا مجہے بخشدیا اور محبین کے لیے مجہکو حجت مقرر کر دیا **حکایت** ثوری رح سے خواب مین حال ابن مبارک کا پوچہا کہا وہ ہر روز دو بار اللہ کے پاس ہر روز دوبار جایا کرتے ہین **حکایت** ایک بزرگ کو خواب مین دیکہکر حال پوچہا کہا ع

حاسبونا فدققوا	ثم منوا فاعتقوا

یعنے حساب کیا تو نہایت دقت کی پہر احسان کرکے آزاد کر دیا **حکایت** امام مالک کو خواب مین دیکہکر حال پوچہا کہا میری مغفرت اس کلمہ پر ہوئی جسکو عثمان رض جنازہ دیکہکر کہا کرتے تہے سبحان الحی الذی لا یموت **حکایت** ربیع بن سلیمان نے امام شافعی کو خواب مین دیکہا پوچہا اللہ نے آپ سے کیا معاملہ کیا فرمایا مجہکو ایک سونے کی کرسی پر بٹہایا اور میرے اوپر گوہر شاہوار اور در شاداب بکہیرے **حکایت** ابوبکر بن مریم نے ورقا بن بشر حضرمی کو خواب مین دیکہا کہا تمہارا کیا حال ہے کہا بڑی جانکاہی کے بعد چہٹکارا ملا پوچہا تمنے کون عمل افضل پایا کہا اللہ کے ڈر سے رونے کو **حکایت** یزید بن نعامہ کہتے ہین وبائے عام مین ایک عورت مرگئی تہی اوسکے باپ نے اوسکو خواب مین دیکہا پوچہا بیٹی مجہسے آخرت کا حال کہہ اوسنے کہا بابا ہم ایک بہاری کام پر پہنچے ہین ہم جانتے ہین اور عمل نہین کرتے اور تم عمل کرتے ہو اور نہین جانتے واللہ ایکبار یا دوبار سبحان اللہ کہنا یا ایکدو رکعت نماز کا میرے نامۂ اعمال مین ہونا مجہکو دنیا و ما فیہا سے محبوب تر ہے یہ تہے بعض مکاشفات جنسے احوال موتی معلوم ہوتا ہے اور اون اعمال و احوال پر دلالت کرتے ہین جو اللہ سے قریب کرین تفصیل ان منامات کی غزالی رح نے لکہی ہے ہم اپنے رب معبود سے سوال کرتے ہین کہ ہمکو توفیق اعمال صالحات و احوال باقیات کی مطابق اپنی مرضی کے دے اور ہماری اولاد کو راہ حق و طریق صواب پر

رہنمائی کرے اور بطفیل حضرت خاتم الرسل شفیع العصاۃ کے ہمکو اور ہمارے آبا و امہات مسلمین اور سارے مومنات و مومنین کو احوال قبر و مخاوف حشر سے امن بخشے اور وقت مرنے کے خاتمہ ہمارا کلمۂ طیبۂ توحید و حسن ظن با لسر پر فرمائے اور بقیہ انفاس ستعار کو اپنی ذکر و فکر مین بسر کر دے اور محبت ماسوا سے دل ہمارا پاک و تمام رکھے اللھم امین ثم امین

یہ رسالہ ۱۲ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۴ ہجری روز چہارشنبہ کو وقت عصر کی ایک عشرۂ کاملہ مین تمام ہوا والله الحمد اولاً و اخراً

تمت

صحت نامہ کشف الستر

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴	۱۳	واذکرو	واذکروا	۱۴	۱۷	ہشیم	ہیثم
۵	۲	چاہیئے	چاہے	۱۵	۷	اتوار	انوار
"	۱۲	بیٹہہ	بیٹھہ	۱۶	۴	ایال	ابال
۷	۱۸	اجرجہ	اخرجہ	"	۵	"	"
"	۲۱	گے	کے	۱۸	۲۰	مقلد	متلد
۹	۱۴	پڑہکر	بڑہکر	۲۰	۴	کوی	کوئی
۱۲	۸	وقاص	ابی وقاص	۲۲	۲۱	گر تلق	+
۱۳	۱	پہروجا	پروجا	۲۲	۹	نہ گرے	نہ گرنے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۵	۹	پرجو	پہرجو
۲۶	۲۱	ابتدام	ابتداءً
۲۷	۹	دجعت	لرجعت
۲۸	۱۵	للوعید بن نستنی	للوعیدین نستنی
۲۹	۲	یشبھھا	یشبھہ
〃	۲۱	مد	مُدّ
۳۱	۱۹	پڑہ کر	بڑہ کر
۳۳	۵	یوم	دعاءِ یوم
۳۴	۱	ہزار بار	ہزار
۳۶	۱۵	ددھن	وھن
۳۷	۱۷	جہال	جبال
۳۸	۱۹	ایسیرھا	ایسرھا
۳۹	〃	ہی	بہی
۴۱	۸	کوئی	کوئی وقت
〃	۲۰	مؤلفہ	تالیف
۴۲	۱۲	لبر	البر
〃	۲۱	فیعبلجان	نیعتلجان
۴۴	۲	الله	لله
〃	۵	الاَسناد	الاُسناد
۴۹	۲۰	من	بین
۵۰	۹	وکلکو	دتاکو
〃	۱۲	کرنے	کرنے کو
۶۳	〃	الله	لله
۶۳	۹	وطٹا	وطأ
〃	۱۱	اللیل	الّیل
〃	۱۵	یینبئون	یبینتون
۶۵	۷	بعد سورج	سورج
۶۶		وادجلا	وآجلا
۶۶	۱۴	الرحیم	رحیم
〃	۲۱	ظاہراور	ظاہرًا اور
۷۰	۲۰	حانے	جانے
۷۳	۱۰	قبلۂ	قبلہ
۷۶	۵	کہتی	کہیتی
۷۹	۴	لگن	لاکن
۸۰	۱۱	خارج	حارج
۸۱	۹	لٹے	لیٹے
〃	۲۰	حسب	حسب
۸۲	۱۷	سوہ	سودہ
۸۳	۸	کرتا ہے	کرتا ہو
〃	۱۳	عرص	عرض

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۸۴	۱۱	چٹا	چھٹا
۸۵	۱۴	عاشورہ	عاشورار
۸۶	۴	احمد	محمد
۸۶	۱۱	چاہئین	چاہیین
۸۷	۱۳	جسن	حسن
۹۴	۱۴	شرح	شرع
۹۷	۴	فکرنا	فکرکرنا
″	۵	منجبات	منجیات
۹۹	۱۷	حما	وحما
۱۰۱	۲	خلقة	خلقه
″	۲۰	ٹکرے	ٹکڑے
″	۲۱	اغضاے	اعضاے
۱۰۴	۱۳	پہٹے	پھٹے
۱۰۵	۸	رکھدیر	رکھدیے
۱۰۵	۱۰	ٹھہرے	ٹہرے
۱۰۶	۱	نرحردن	نرخرون
″	۱۱	یاکہ	تاکہ
۱۰۷	۱۳	ماتھہ	ہاتھہ
۱۰۹	۱	صنائع	صنائع
۱۱۰	۹	دصفت	وصفت

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۱۱	۸	دکانون	وکانون
″	۱۲	نہہکر	نرے
۱۱۵	۲۰	ترکیت	ترکیب
۱۱۶	۶	وفترے	دفترسے
۱۱۶	۸	دلون	بادلون
″	۱۴	چاہے	چاہیے
″	۲۰	یہی	بہی
۱۲۰	۱۴	صورت	سورت
۱۲۱	۱۹	نبینا	بتینا
۱۲۲	۱۲	عرش	عرش پر
۱۲۵	″	دسوین	دسوین
۱۲۹	۲	پہنچا	پہنچا
″	۵	چیز	خبر
۱۳۱	۱	جانتے	جانتے
″	۴	نتہاہے	غتہاے
۱۳۲	۱	جس	حسن
۱۳۶	۶	الو	ام
۱۴۳	۴	جواب	خواب

تمت